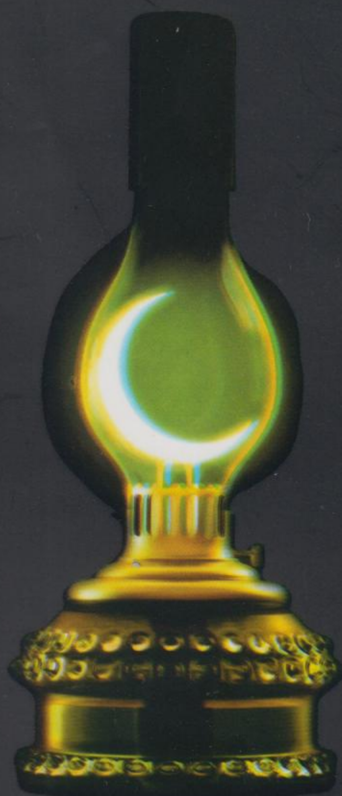
ماضل قوم بعد هدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل
(جامع ترمذی)

دست و گریباں

رضاخانیوں کی خانہ جنگی



مؤلف:

مناظر اہلسنت

مولانا ابو ایوب قادری

پیش فرمودہ

متکلم اسلام حضرت مولانا

محمد الیاس صاحب گھمن حفظہ اللہ

مَا ضَلَّ قَومٌ بَعدَ هُدًى كَانُوا عَلَيهِ إِلَّا أُوتُوا الجَدَلَ

(جامع ترمذی)

دستنو گریباں



رضاخانیوں کی خانہ جنگی

مؤلف : مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری



بیسمنٹ دکان نمبر ۱، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، چیٹرجی روڈ، اردو بازار، لاہور۔

نام کتاب	دست وگریبان
مؤلف	مولانا ابو ایوب قادری
ٹائیٹل	محمد عامر خان
تعداد	۱۱۰۰
قیمت	۴۵۰ روپے
اشاعت اول	جون ۲۰۱۳ء

ملنے کا پتہ



بیسمنٹ دکان نمبر ا، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، چیٹرجی روڈ، اردو بازار، لاہور۔



دست وگریبان

تقریظ

مولانا محمد الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

دنیا میں ہدایت کا ملنا اور اس پر کاربند رہنا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، راہ راست پر چلتے رہنا جہاں خدا وند تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے وہاں آخرت سنوارنے کا عظیم سبب بھی ہے۔ خدانخواستہ انسان اگر ہدایت کے نور سے گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک جائے تو ناکامی و نامرادی اس کا مقدار بن جاتی ہے۔ گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:۔

ماضل قوم بعدھدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل۔ (جامع الترمذی: سورۃ الزخرف)

کہ قوم کوئی ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔

اہل بدعت کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔ قرآن و سنت کے نور سے محروم، خودرائی کے نشے میں مست اور بدعات و رسومات کی دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں۔ بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک مبتدع ایک بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اس عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی "گستاخی" گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتوی سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باہمی دست و گریباں کا یہ عالم ہے کہ..... الامان والحفیظ۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ ان کے انہی اختلافات کو عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ واضح ہو کہ حدیث مبارک کی روشنی میں باہمی اختلافات کا شکار یہ فرقہ ہدایت کی راہ پر نہیں بلکہ گمراہی کی ڈگر پر چل رہا ہے اور "میٹھے میٹھے" لبادہ میں کی "زہر" لئے پھرتا ہے۔

اللہ جزاء خیر عطا فرمائے عزیزم مولانا ابو ایوب قادری سلمہ کو کہ انھوں نے زیر نظر کتاب "دست و گریبان" میں بڑی عرق ریزی اور محنت سے مبتدعین کی اس کارستانی کو خود ان کی کتب سے واضح فرمایا۔ مولانا موصوف بحمد اللہ تحریر و تقریر میں ایک منفرد مقام کے مالک ہیں اور اہل بدعت کا خوب جائزہ لیتے رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کے ذریعے عوام الناس کو اہل بدعت کی گمراہی سے آگاہ ہو کر ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیر اندیش

محمد الیاس گھمن

☆دل ہے داغدار☆

ناظرین کرام! احمد رضا خان بریلوی اور اس کے رضا خانی پیروکاروں نے اکابر اہلسنت دیوبند اور سنی دیوبندیوں کے بارے میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں ذرا ان کو ملاحظہ کریں۔ جس کی وجہ سے ہمیں یہ کتاب لکھنی پڑی

(۱) شاتمان رسول علیہ السلام (معاذ اللہ):۔

علمائے دیوبند شاتمان رسول ہیں:

(انوار رضا ص ۳۰۵، حسام الحرمین، الکوکبۃ، الشہابیہ، دیوبندی مذہب)

(۲) دیوبندی زبان دراز ہیں (معاذ اللہ):۔

یہ دیوبندی وہابی تبلیغی زبان دراز۔ (سفید و سیاہ ص ۲۵)

(۳) انگریز اور ہندوؤں کے پروردہ:۔

انگریز اور ہندوؤں کے پروردہ دیوبندی وہابی تبلیغی۔ (سفید و سیاہ ص ۲۷)

(۴) دیوبندی اللہ سے نہ ڈرنے والے:۔

یہ دیوبندی وہابی تبلیغی ہرگز اللہ سے نہیں ڈرتے۔ (سفید و سیاہ ص ۲۸)

(۵) دیوبندی علمائے یہود کے پیروکار:۔

مولوی حق نواز جھنگوی، مولوی محمد امین صفدر اکاڑوی، مولوی خالد محمود سیالکوٹی، مولوی سعید احمد قادری علمائے یہود کے مشن کی پیروی کرتے ہوئے سستی شہرت میں مصروف ہیں۔ (آئینہ اہل سنت ص ۹۲)

(۶) حضرت تھانوی کا نام آلہ تناسل کے نیچے لکھنا (معاذ اللہ):۔

تمہارا (اشرف علی تھانوی کا) نام الف (شرمگاہ کے تلے (نیچے) ہے)۔

(وقعات السنان ص ۱۶، مفتی مصطفےٰ رضا خان قادری)

(۷) علمائے دیوبند کی کتاب پیشاب سے زیادہ پلید (معاذ اللہ):۔

دیوبندیوں کی دو ورقیوں (کتب) پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک کرنا ہے۔ (سبحان السبوح ص ۹۴ از مولوی احمد رضا خان قادری)

تقویت الایمان و براہین قاطعہ وتحذیر الناس و معیار الحق وغیرھا تمام تصانیف وھابیہ کو کفری قول اور پیشاب سے زیادہ نجس و بدمانو۔ (سبحان السبوح ص ۱۵۵ از احمد رضا خان)

(۸) دیوبندی سب کافروں سے بدتر ہیں (معاذ اللہ):۔

کفر اصلی سے ارتداد بدتر کفر اصلی میں نصرانیت سے مجوسیت بدتر اور اس بھی بدتر وہابیت اور اس بدتر دیوبندیت ہے۔

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۳۵۱، فتاوی رضویہ ج ۱۴ ص ۱۳۴)

کتابیوں سے بدتر مجوس ہیں، مجوس سے بدتر مشرکین ہیں جیسے ہنود، مشرکین سے بدتر مرتدین ہیں جیسے وہابیہ خصوصاً دیوبند۔

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۴۳۱، فتاوی رضویہ ج ۲۱ ص ۲۶۴)

(۹) دیوبندی امام ہو تو جمعہ وعیدین ترک کرنا فرض (معاذ اللہ):۔

بخلاف قسم اول مثل دیوبندی وغیرہم کہ نہ ان کی نماز نماز ہے ان کے پیچھے نماز نماز۔ بالفرض وہی (دیوبندی امام) جمعہ یا عیدین کا امام ہو اور کوئی مسلمان امامت کیلئے نہ مل سکے تو جمعہ وعیدین کا ترک (چھوڑنا) فرض ہے۔

(احکام شریعت ص ۱۴۴ حصہ اول از احمد رضا خان)

(۱۰) دیوبندی وہابی ابلیس سے بڑے گمراہ ہیں (معاذ اللہ):۔

وہابیہ گمراہ نہ ہونگے تو ابلیس بھی گمراہ نہ ہوگا کہ اس (شیطان) کی گمراہی ان (وہابی) سے ۔۔۔۔ ہے۔ (احکام شریعت ص ۱۳۳ حصہ اول از احمد رضا خان)

(۱۱) دیوبندی کو لڑکی دینا کتے کے نیچے دینا ہے (معاذ اللہ):۔

جو عورت کسی بد مذہب (مراد دیوبندی ہے یہاں) کی جورو (بیوی) بنی وہ ایسی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی۔ (فتاوی افریقہ ص ۱۰۹ از احمد رضا خان)

کیا تم سے کسی کو پسند آتا ہے کہ اسکی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا

جانو گے۔ (فتاوی افریقہ ص ۱۰۸)

(۱۲) دیوبندی اور ان کے اکابر کا پیر شیطان (معاذ اللہ):۔

ایسے بدتر ان میں کے دیوبندی کہ انھوں نے گنگوہی و نانوتوی و تھانوی اپنے احبار و رہبان کی کفر اسلام۔ اللہ اور رسول کو سخت سخت گالیاں قبول کیں۔ اور ان سب کا پیر یقیناً شیطان ہے۔

(۱۳) دیوبندیوں کی نہ مسجد مسجد ہے نہ اذان اذان ہے نہ نماز نماز (معاذ اللہ)

عرض: وہابیہ (دیوبندیوں کو بریلوی وہابیہ بھی کہتے ہیں) کی جماعت جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھ سکتا ہے۔

ارشاد (احمد رضا): نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کی جماعت جماعت۔

عرض: وہابیوں کی بنائی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں؟

ارشاد: کفر کی مسجد مثل گھر ہے۔

عرض: وہابی مؤذن کی اذان کا اعادہ کیا جائے یا نہیں۔

ارشاد: جس طرح ان کی نماز باطل اس طرح اذان بھی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۱۳۲)

(۱۴) دیوبندی کا جنازہ پڑھا تو نکاح ٹوٹ گیا اور کافر ہوا (معاذ اللہ)

جن لوگوں نے دیوبندی جانتے ہوئے اس کے جنازے کی نماز پڑھی اور اس کیلئے دعائے مغفرت کی وہ لوگ توبہ و استغفار کریں اور بعد توبہ تجدید ایمان، بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔ (فتاوی بریلی شریف ص ۹۰ مطبوعہ بشیر برادرز لاہور)

(۱۵) قرن الشیطان کا مطلب دیوبند (معاذ اللہ):۔

حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہاں سے قرن الشیطان یعنی شیطان گروہ نکلے گا۔

اردو میں قرن الشیطان کا مطلب ہے دیوبند۔ (جاء الحق ص ۱۴ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

(۱۶) دیوبندی کے گھر کھانا جائز نہیں (معاذ اللہ):۔

دیوبندی مذہب کے گھر کھانا جائز نہیں۔ (فتاوی بریلی شریف ص ۱۰۴)

☆عرض مولف☆

برادران اہل سنت! آپ یہ بات ضرور جانتے ہونگے کہ ہرایک عمل کا ایک رد عمل ضرور ہوتا ہے اسی طرح ہمیں بھی فریق مخالف کے عمل کے نتیجے میں رد عمل میں قلم اٹھانا پڑا۔

جب فریق مخالف کی طرف سے:

(۱) زلزلہ (۲) دیوبندی مذہب (۳) خون کے آنسو (۴) تبلیغی جماعت (۵) تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں (۶) سفید وسیاہ (۷) دیو بند سے بریلی (۸) تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ (۹) ابلیس تا دیوبند (۱۰) علمائے دیو بند کی کرامات (۱۱) بلی کے خواب میں چھچھڑے (۱۲) لطائف دیوبند (۱۳) مقیاس حنفیت (۱۴) جاء الحق (۱۵) حسام الحرمین (۱۶) الکوکبۃ الشہابیہ (۱۷) صداقت اہل سنت (۱۸) تعارف علمائے دیوبند (۱۹) الحق المبین (۲۰) آئینہ دیوبند (۲۱) سپاہ صحابہ سے اختلاف کیوں؟ (۲۲) کڑوا سچ۔

جیسی بدنام زمانہ کتب علمائے حق علمائے دیوبند کے خلاف لکھی گئی اور اس میں جو سخت سے سخت الفاظ علمائے اہل سنت علمائے دیوبند اور مسلک دیوبند کے متعلق نقل کیے گئے اور جس طرح علمائے دیو بند کی دل آزاری کی گئی اس کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں ص ۶ پر۔

ہم کو مجبوراً بریلوی علماء اور بریلوی حضرات کو آئینہ دکھانے کے لئے اپنا قلم اٹھانا پڑا کہ بریلوی حضرات دوسروں پر کفر کے فتوے لگانے سے پہلے اپنے بارے میں فیصلہ کریں، دوسروں کو کافر بنانے سے پہلے اپنا مسلمان ہونا اپنے ہی گھر سے ثابت کر کے دکھادیں۔

برادران اہلسنت! یاد رہے کہ جب بریلوی حضرات کے سامنے ان کے جید بریلوی علماء کی تحریرات سامنے رکھ کر ان کو آئینہ دکھایا جاتا ہے تو ان کے پاس جب بچنے

کا کوئی چھٹکارا نہیں ہوتا تو بجائے شرمندہ اور سرتسلیم کرنے کے بے غیرت اور بے حیا لوگوں کی طرح اپنے باپ دادا اور جید بریلوی علماء واکابرین کا انکار کردیتے ہیں۔

شاید ہماری ایسی تحریر دیکھ کر بریلوی علماء بجائے شرمندہ اور ماننے کے بے غیرت اور بے حیا لوگوں طرح اپنے کئی بڑے بڑے علماء واکابرین کا انکار کردیں، تو ناظرین تب آپ کو ان بریلوی علماء کی علمیت کا اندازہ ہوجائے گا۔

کہ بریلوی مولوی اور علم دو متضاد چیزیں ہیں۔ جہاں بریلوی ہونگے وہاں علم نہ ہوگا اور جہاں علم ہوگا وہاں بریلوی مولوی نہ ہونگے ، فاضل بریلوی کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ جاہلوں کے پیشوا تھے ملتانی بولی میں کہتے ہیں ”جڈاں پیر کھڑ کے موترے تاں وَل مریدکوں جائز ہے کہ دھر کدا موترے“ یعنی جب پیر کھڑا ہوکر پیشاب کرے تو مرید کیوں نہ بھاگتے ہوئے پیشاب کرے۔

قارئین کرام! ہم دوبارہ عرض کررہے ہیں کہ ہمیں یہ کتاب اس لئے لکھنی پڑی کہ:

جب ہم نے دیکھا کہ:

بریلوی علماء اپنی تقریر وتحریر میں علمائے دیوبند کے خلاف گندی زبان استعمال کررہے ہیں بریلوی علمائے دیوبند کو کافر وگستاخ کہتے پھرتے ہیں۔

بریلوی علماء اپنی قل، چالیسویں، گیارہویں، اور حمد ونعت کی محافل میں بھی علمائے دیوبند کے خلاف فتوے بازی کررہے ہیں۔

تو مجبور ہوکر ہم کو یہ قلم اٹھانا پڑا۔

یادرہے کہ ہم نے اس کتاب میں بریلوی علماء کی تحریرات پر بریلوی علماء کے فتوے نقل کیے ہیں۔

ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ نہ کہیں۔

اِن کا سر ہو اِن ہی کا جوتا ہو۔

"پیش لفظ"

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

برادران اہلسنت!

بابا ہجویریؒ کے دربار پر حملے کے بعد مخالفین اہلسنت دیوبند صاحبزادہ فضل کریم بریلوی (فیصل آباد) اور سنی تحریک کے نام نہاد لیڈر ثروت اعجاز قادری کے بیانات میڈیا پر سننے میں آئے کہ:

۱) دیوبندی مدارس میں بریلوی نصاب پڑھایا جائے۔

۲) تبلیغی جماعت کا رائیونڈ اجتماع بند کیا جائے۔ (روزنامہ نوائے وقت)

ان بریلوی حضرات نے جو یہ کہا کہ دیوبندی مدارس میں بریلوی نصاب پڑھایا جائے تو ان کو چاہیے تھا کہ ایسا بیان دینے سے پہلے اپنے مسلک کے نصاب کی علمی حیثیت ہی دیکھ لیتے۔

اپنے علماء کے بنائے ہوئے نصاب کے بارے میں ہی جان لیتے تو کبھی ایسا جاہلانہ بیان جاری نہ کرتے۔

بریلوی شیخ الحدیث جامعہ نظام مصطفیٰ بہاولپور "گھر کا بھیدی" بن کے اپنے نصاب کی علمی حیثیت کے متعلق درج ذیل خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

۱) یہ نصاب (بریلوی نصاب) چھوت چھات نظر آتا ہے۔

۲) ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہونگے کہ مروجہ نصاب درس نظامی (بریلوی نصاب) کی معاشرتی افادیت اصلاً معطل ہو چکی ہے اور اپنی موجودہ مخصوص پوزیشن میں یہ کسی بھی زندہ قوم کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ یہ نصاب (بریلوی نصاب) دور ملوکیت کی پیداوار ہے۔

(زوال دین کا بنیادی نقطہ ص ۱۳ مطبوعہ مکتبہ نظام مصطفیٰ بہاولپور)

آگے لکھتے ہیں کہ:۔

۳) "مروجہ نصاب درس نظامی (بریلوی نصاب) میں کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں سکھائی جاتی جو طلباء کو معاشرے کے قابل بنا دے۔" (ایضاص ۱۷)

ایک جگہ یوں رقم طراز ہوتے ہیں کہ:

۴) "دس سالہ بے فائدہ نصاب (بریلوی نصاب) پڑھنے والے قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔" (ایضاص ۱۲)

ایک جگہ تو سعیدی صاحب حد ہی کر جاتے ہیں کہ:۔

۵) میں علی وجہ البصیرت یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہ عجیب وغریب نصاب (بریلوی نصاب) حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ یکسر مسترد فرما دیتے اور اس کی تشکیل نو کا حکم ارشاد فرماتے۔ (ایضاص ۱۱)

تو صاحبزادہ فضل کریم صاحب!

کیوں آپ ایسے نصاب کو اہلسنت کے مدراس میں لانا چاہتے ہیں جو خود تمہارے بریلوی شیخ الحدیث کی رو سے:

۱۔ بے فائدہ نصاب ہے۔

۲۔ یہ نصاب پڑھنے والوں کے لئے چھوت چھات کا نظام ہے۔

۳۔ اس نصاب میں کوئی ایسی چیز نہیں سکھائی جاتی جو بریلوی طلباء کو معاشرے کے قابل بنا سکے۔

۴۔ یہ نصاب کسی زندہ قوم کے لئے قابل قبول نہیں۔

۵۔ یہ نصاب پڑھنے والے قدم قدم پہ ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

۶۔ یہ عجیب وغریب نصاب ہے۔

۷۔ اس نصاب کی معاشرتی افادیت معطل ہو چکی ہے۔

۸۔ یہ نصاب دور ملوکیت کی پیداوار ہے۔

۹۔ اس نصاب میں خامی ہے۔

۱۰۔ اس بریلوی نصاب کو پیارے نبی علیہ السلام بھی مسترد فرما دیتے اگر آپ

علیہ السلام کے سامنے پیش کیا جاتا۔

تلک عشرۃ کاملہ

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

کیوں صاحبزادہ فضل کریم صاحب!

تم بریلوی نصاب کو مندرجہ بالا خصوصیات کے باوجود اہلسنت کے مدارس میں لانا چاہتے ہو؟

حالانکہ بریلوی مدارس تو اہلسنت کے مدارس کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں۔

جیسا کہ بریلوی شیخ الحدیث پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں واضح کرتے ہیں کہ:

آج مخالفین اہل سنت کے مدارس بڑے بڑے ہیں اور ہمارے چھوٹے چھوٹے ان کے مدارس جگہ جگہ ہیں اور ہمارے انتہائی قلیل وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچیے یہ مقام عبرت ہے۔" (اپنی محافل کا قبلہ درست کیجئے ص ۲۸)

آگے فضل کریم جیسے بریلویوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

تم اپنی جہالت اور کام کی کیفیت دیکھ لو جس کو مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی نے شعر کی صورت میں لکھی ہے کہ:

اہلسنت بہر قوالی وعرس دیو بندی بہر تصنیفات ودرس

خرچ سنی برقبور و خانقاہ خرچ نجدی برعلوم ودرس گاہ

ترجمہ: اہلسنت عرس اور قوالیاں کرتے رہتے ہیں جبکہ دیوبندی وہابی تصنیفات اور درس وتدریس میں مشغول رہتے ہیں۔ سنیوں کے خرچے قبروں اور خانقاہوں پر ہوتے ہیں جبکہ نجدی اپنا سب کچھ علوم وفنون اور مدارس پر خرچ کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۳۲)

لو اب اپنے بریلوی شیخ الحدیث کا اہلسنت دیوبند کے نصاب کے متعلق بھی حتمی فیصلہ سن لو کہ:

"ان کا نصاب (اہلسنت دیوبند کا نصاب) بہرحال ہمارے نصاب سے کافی بہتر ہے۔" (زوال دین کا بنیادی نقطہ ص ۲۲)

صاحبزادہ صاحب!

تم ہم اہلسنت کے خلاف زبان کھول رہے ہو۔ مگر ادھر ذرا اپنے گھر کی خبر لو کہ تمہارے گھر کا بریلوی شیخ الحدیث تمہارے بریلوی نصاب کے خلاف کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے:

"اگر تنظیم المدارس نے ہمارے مطالبات پر کان نہ دھرا تو اس کے خلاف ملک گیر تحریک چلائی جائے گی، جگہ جگہ کانفرنسز، سیمنار اور جلسے کیے جائیں گے اور پھر اندھیروں کو سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔" (زوال دین کا بنیادی نقطہ ص ۳۲)

بریلوی شیخ الحدیث کا مطالبہ یہ ہے کہ:۔

(تنظیم المدارس) جدید ترین نصاب مرتب کرے اب کا موجودہ نصاب (بریلوی نصاب) ٹھیک نہیں۔ (ایضاً ص ۳۲)

یہی بریلوی شیخ الحدیث صاحب

بریلوی تنظیموں اور بریلوی جماعتوں میں سے جماعت اہل سنت، دعوت اسلامی، منہاج القرآن، تنظیم المدارس وغیرھم۔

اور

دیگر مشائخ بریلوی سے سوالات کرتے ہوئے

اپنے "سوالنامہ" میں ایک بات حتمی درجے میں لکھتے ہیں کہ:

آپ (بریلوی تنظیموں اور بریلوی علماء واکابر) کو ماننا پڑے گا کہ آپ کے پاس نہ کوئی جامع سیاسی پروگرام ہے نہ معاشرتی پروگرام ہے، نہ عدالتی پروگرام ہے، نہ دفاعی پروگرام ہے، نہ تعلیمی پروگرام ہے نہ قومی پروگرام ہے اور نہ ہی بین الاقوامی پروگرام ہے۔" (کاروباری پیر اور زوال اہلسنت)

آگے بریلوی تنظیموں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یقیناً" آپ مکمل ضابطہ حیات کے مفہوم سے آگاہ نہیں ہیں۔یقیناً آپ اسوہ حسنہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔"(ایضاً)

تو صاحبزادہ فضل کریم صاحب!

جب آپ لوگوں کے پاس کوئی جامع سیاسی اور تعلیمی پروگرام ہی نہیں اور نہ آپ لوگ مکمل ضابطہ حیات کے مفہوم سے آگاہ ہیں، تو پھر تم کس منہ سے بریلوی نصاب کو اہلسنت کے مدارس میں داخل کرنا چاہتے ہو؟؟

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

یاد رہے کہ بریلوی شیخ الحدیث پروفیسر عون محمد سعیدی کی تقریظ بریلویوں کی مستند کتاب التصدیقات لدفع التلبیسات پر موجود ہے۔

جو کہ پسران کاظمی نے کرنل انور مدنی بریلوی کی کتاب کے جواب میں لکھی ہے اس کتاب پر ۱۲۰ جید بریلوی علماء کی تقاریظ شامل ہیں جس میں سے ایک پروفیسر صاحب بھی ہے۔

اور رہی بات تبلیغی جماعت کے رائیونڈ اجتماع کی......

تو یہ وہ اجتماع ہے جو مسلمانان عالم کے لئے ہدایت ورہنمائی کا مرکز ہے۔

یہ وہ اجتماع ہے جو حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے یہ سواداعظم اہلسنت والجماعت کا اجتماع ہوتا ہے۔

لہذا اس اجتماع کو بند کروانے کی ناکام ونامراد کوششیں بند کردو کیونکہ تم اپنے اس مقصد میں قیامت تک کامیاب نہیں ہوسکتے۔

تم لوگ صرف رائیونڈ کے اجتماع کو بند کروانے کی بات کرتے ہو جن سے نکلنے ہوئے مسلمان:۔

۱۔دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مصروف ہیں۔

۲۔جو نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعوت کو پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کررہے ہیں۔

۳۔نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنتوں کو اپنانے کی دعوت دے رہے ہیں۔

۴۔توحید ورسالت کی تبلیغ کررہے ہیں۔

۵۔"امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کے حکم کو لے کر دنیا میں پھیل رہے ہیں۔

تمہیں بند کروانے کے لئے سینما نظر نہ آئے؟

تمہیں بند کروانے کے لئے شراب خانے نظر نہ آئے؟

تمہیں بند کروانے کے لئے فحاشی کے اڈے نظر نہ آئے؟

تمہیں بند کروانے کے لئے جوئے خانے نظر نہ آئے؟

صرف دعوت وتبلیغ کا عالمی اجتماع نظر آیا؟

کیا قرآن پاک میں یہ بات آپ نے نہیں پڑھی کہ مساجد میں اللہ کے ذکر سے روکنے والے ظالم ہیں؟

تو اللہ کے ذکر والے اجتماع کو روکنے کی بات کرنے والے ظالمو! تم لوگوں کی پنے مسلک سے محبت کا تو یہ حال ہے کہ اپنے دعوت اسلامی کے اجتماع کو محض پاکستانی ج وسپاہی کی سیکورٹی نہ ملنے پر بند کردیتے ہو۔

دوسال سے تم اپنا اجتماع بند کیے ہوئے ہو۔ ہمارے اجتماع کو بند کروانے کے ہلکر میں اپنا اجتماع بند کر بیٹھے ہو۔

کچھ عقل کے ناخن لو ثروت اعجاز قادری صاحب!

مقصد تالیف

برادران اہلسنت! میرا اصل موضوع تحریر بریلویت کے متعلق تقریباً ویسا ہی ہے جیسا کہ:

حجة اللّٰہ فی الارض امام المناظرین فاتح غیر مقلدیت۔

حضرت علامہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ نے غیر مقلدیت کے متعلق ”غیر مقلدین کی خانہ جنگی“ نامی مضمون لکھا تھا جو کہ تجلیات صفدر“ میں موجود ہے۔ ”دست وگریباں المعروف بریلویوں کی خانہ جنگی۔“

یہ درج ذیل بدنام زمانہ رسوائے زمانہ رضاخانی کتب کا دندان شکن الزامی جواب ہے:

۱۔زلزلہ

۲۔علمائے دیوبند کی کرامات؟

۳۔سفید وسیاہ

۴۔دیوبند سے بریلی

۵۔دیوبندی مذہب

۶۔کلمہ حق

۷۔تعارف علمائے دیوبند

۸۔لطائف دیوبند

۹۔آئینہ دیوبند

ہم نے کتاب کو چند ابواب میں قارئین کرام کی آسانی کے لئے تقسیم کیا ہے۔

(۱) پہلا باب

اس میں یہ بیان کیا جائے گا بریلویوں نے اپنے مسلک کو ہی غلط قرار دیا ہے اور

غلو پر مبنی اور مقام توحید کو کم کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔

(۲) دوسرا باب

اس باب میں بریلویوں کی وہ عبارت پیش کریں گے۔ جس میں دوسرے بریلوی علماء اس کے خلاف بات کریں گے،اور فاسق وفاجر کے فتوے ایک دوسرے کے خلاف دیں گے۔

(۳) تیسرا باب

اس باب میں بریلویوں کی ایسی عبارات لائی جائیں گی جس کو خود بریلوی علماء نے رد کرنے کے ساتھ سخت قسم کے فتوے لگائے ہونگے مثلا کافر، مرتد، شیعہ ورافضی فتنہ باز وغیرھم۔

(۴) چوتھا باب

اس باب میں بریلویوں کی ایسی عبارات آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی جس میں بریلوی مولوی ایک دوسرے کا منہ نوچتے ،گریبان پھاڑتے ، پگڑیاں اچھالتے کردار کشی کرتے نظر آئیں گے۔

(۵) پانچواں باب

یہ باب چوتھے باب کا تتمہ ہے جس میں ان بریلوی مولویوں کی تفصیلی فہرست درج کی گئی ہے جو ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔

دستِ و گریبان

باب اوّل

اس میں یہ بیان کیا جائے گا بریلویوں نے اپنے مسلک کو ہی غلط قرار دیا ہے اور غلو پر مبنی اور مقامِ توحید کو کم کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔

مؤلف: مناظرِ اہلسنّت مولانا ابو ایوب قادری

بریلویت کیا ہے؟

برادران اسلام: جب سے ہندوستان کی سرزمین پر انگریز کے ناپاک ومنحوس قدم لگے ہیں یہاں فتنوں کے دروازے کھل گئے۔

لوگ اسلام کے نام پر اپنی خواہشات اور بدعات کومشہور کرنے لگے کہیں ترک تقلید کا فتنہ اٹھا تو کہیں عشق ومحبت کے نام پر ہر غلط اور ناجائز خیال ونظریہ اچھا معلوم ہونے لگا جیسا کہ اگر کوئی آدمی سبز عینک پہن لے تو ہر چیز سبز ہی معلوم ہونے لگتی ہے۔

بالکل ایسا ہی ہوا کہ انہوں نے شرک وبدعت کو یہ کہہ کر پھیلایا کہ یہ سب عشق ومحبت ہے حالانکہ آپ علیہ السلام کی محبت تو آپ کی اطاعت میں ہے۔اور یہ لوگ اطاعت سے منہ پھیر کر اپنی بنائی ہوئی بدعات ورسومات میں لگنا ہی عشق ومحبت سمجھتے ہیں اور ان سے کوئی پوچھے کہ محبت وعشق تو اس ہستی سے ہونے کا دعوی کرنا مگر کرنی اپنی من مانی یہ کیسی محبت ہے۔کیونکہ محبت کرنے والا تو اپنے محبوب کی چال وڈھال بلکہ ہر ایک طریقے سے محبت کر کے اتباع کرتا ہے۔

ان المحب ،لمن یحب مطیع

مگر یہاں الفت ومحبت کا انداز ہی ہے کہ محبوب سفید پگڑی باندھیں اور سبز زندگی بھر نہ باندھیں۔ یہ محب کہلانے والے سفید سے احتراز کر کے سبز کو اختیار کریں۔

اگر وہ محبوب اپنا نام مبارک سننے والوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم دیں۔مگر تو یہ بجائے درود کے انگوٹھے چومنے پر زور دیں۔

وہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنے سے روکیں تو یہ بجائے رکنے کے مشائخ کی قبور کو سجدہ کریں وہ اگر یہ سمجھائیں کہ جب بھی مدد مانگنی ہو تو خدا سے مانگو مگر یہ حضرات بجائے خدا سے مانگنے کے باقی ہر در کے سوالی ہیں۔بہرحال ہم ان کی حالت زار انہی کے علماء کی زبانی سنوانا چاہتے ہیں۔

مولوی عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

ایک صاحب نے مغرب کی نماز پڑھائی اور سلام پھرنے کے بعد یوں دعا مانگی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ — یارسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحر غم مغرق خذ یدی سھل اشکالنا۔ اس کے بعد یہ درود شریف پڑھا اور ہاتھ پھیر لئے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

(مقالات شرف قادری ص ۲۳۵)

القصہ ایک لمبی داستان ہے۔

ہم تو صرف نمونہ دکھانا چاہتے تھے کہ عشق ومحبت کا نام استعمال کر کے اپنی من مانی کرنا ان لوگوں کا وطیرہ ہے۔

اس مسلک بریلویت کے بارے میں بریلوی علماء بھی بڑے پریشان ہیں اور وہ بھی اس بریلویت کوتفریط کا شکار سمجھتے ہیں نہ کہ صراط مستقیم پر یہ ہزاروں میں سے ایک آدھ آدمی ایسی سوچ رکھتا ہوگا۔

ورنہ سب بریلویوں کا حال ایک جیسا کہ سب تفریط کا شکار ہیں۔

آیئے ملاحظہ فرمائیے:

(۱) عبدالحکیم شرف قادری صاحب اپنے بریلویوں کے متعلق لکھتے ہیں:

دوسرا طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کو مانتا ہے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دونو جزوں کو مانتا ہے اور اقرار بھی کرتا ہے لیکن جس قدر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہونی چاہیے اور جتنا تعلق رب کریم جل مجدہ کے ساتھ ہونا چاہیے وہ دکھائی نہیں دیتا پہلا طبقہ اس معاملے میں افراط کا شکار ہے تو دوسرا طبقہ تفریط کا۔

(مقالات شرف قادری ص ۲۳۵)

غور فرمائے اس بریلوی جید عالم کی تحقیق میں بریلوی تفریط کا شکار ہیں۔باقی

اہلسنت دیوبند کوافراط کا شکار کہنا غلط ہے۔ تفصیل کسی اور جگہ۔

ایک جگہ شرف صاحب لکھتے ہیں:

ہمارے (بریلویوں) کے ہاں ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے ہی ہیں تو ضمنا اورتبعا حالانکہ یہ بات قطعا اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں ہے۔

(مقالات شرف قادری ص ۲۴۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

لاہور کے ایک ماہنامے (بریلوی) میں ایک مقالہ چھپا جس کا عنوان ہے ”ربط رسالت کی اہمیت اور ناگزیر“ اس میں فاضل مقالہ نگار نے اپنا مدعا ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

بے شک عقیدہ توحید اسلامی تعلیمات کی اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے لیکن جب دوسرے الہامی مذاہب سے اسلام کا مقابلہ موازنہ کیا جائے تو اسلام کا دوسروں سے ممتاز اور منفرد گوشہ توحید نہیں بلکہ رسالت ہے“۔

شرف صاحب اپنے بریلوی فاضل کے اس مقالہ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ ایک لحاظ سے یہ لاشعوری طور پر عقیدہ توحید کی اہمیت کم کرنے کے مترادف ہے۔

(مقالات شرف قادری ص ۲۴۷)

معلوم ہوگیا کہ واقعی بریلوی سرکار طیبہ ﷺ کی محبت میں غور کرتے ہیں اور خداوند ذوالجلال کے حقوق کو کم کرتے ہیں۔

اس بات کو مزید دیکھنے کے لئے آپ سنئے جناب شرف قادری صاحب لکھتے ہیں۔ حال ہی میں ایک مجلّہ میں ایک مقالہ پڑھنے لگا (بریلوی مجلّہ تھا) تو اس میں لکھا تھا کہ ذکر خالق کے بعد رسول افضل ترین عبادت ہے اور اس کے بعد درج ذیل خطرناک ترین جملہ درج تھا۔

اور یہ وہ عبادت ہے کہ جس میں خالق اور مخلوق دونوں برابر کے شریک ہیں۔

راقم نے اس کے ایڈیٹر کو ایک عریضے میں لکھا کہ لکھنے والے اور چھاپنے والے دونوں پر اس جملے کے لکھنے اور شائع کرنے والے پر توبہ فرض ہے ورنہ ایمان جاتا رہا۔

(مقالات شرف قادری ص ۲۵۴)

اگر مزید بریلوی فرقہ کے مقام خداوند ذوالجلال کو گھٹانے کی کوشش اور مقام سید کائنات کو بڑھانے کی کوشش ملاحظہ کرتی ہے تو پھر سنیئے۔

شرف صاحب لکھتے ہیں کہ:

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارا سرمایہ بزرگوں بلکہ مجذوبوں کے مزارات پر خرچ ہورہا ہے قوالوں اور نعت خوانوں پر نوٹوں کی بارش کی جاتی ہے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ ان حضرات کی وضع قطع شریف ہے یا نہیں وہ نماز روزے کے پابند بھی ہیں یا نہیں ہم صرف صوت (آواز) اور صورت کو دیکھتے ہیں ہم ڈھنگ اور آہنگ کو دیکھتے ہیں ہمیں سروکار نہیں کہ نعت کے برابر پڑھا جانے والا کلام شریعت مصطفےٰ ﷺ ہم سے ہم آہنگ ہے بھی یا نہیں؟ ہمارے سامنے خدا ہے محمد۔ محمد خدا ہے جیسے غیر شرعی کلمات کہ جاتے ہیں تو ہم جھوم جاتے ہیں اور سبحان اللہ ماشاء اللہ کہہ کر داد بھی دیتے ہیں۔

(مقالات شرف قادری ص ۳۸۱)

اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ:

اصل میں ہمارے نعت خوان اور خطبا نے فاتبعونی کو غائب ہی کردیا ہے۔

(ص ۵۶۷)

آگے لکھتے ہیں:

بعض (بریلوی) مقررین حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور رفعت قدر کو تو بہت جوش وخروش سے بیان کرتے ہیں لیکن آپ کی شخصیت کے دوسرے پہلو عبدیت کو غیر شعوری طور پر نظر انداز کرجاتے ہیں یہ بات ہرگز مناسب نہیں۔

(ص ۵۶۷)

ایک جگہ شرف صاحب کو ایک بریلوی عالم مخاطب کرکے لکھتے ہیں:

آج بہت سے ایسے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جو نبی الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ محبت کسے کہتے ہیں اور اس کے طریقے اور تقاضے کیا ہیں آپ نے صحابہ کرام کے کردار سے محبت کے انداز پیش کر کے عامۃ المسلمین کی صحیح سمت میں راہنمائی کی ہے۔ (شرف ملت نمبر ص ۷۷)

ایک جگہ شرف صاحب لکھتے ہیں:

حضرت لوگ توحید سے پہلے دور ہورہے ہیں۔ (شرف ملت نمبر ۱۲۴)

ایک جگہ شرف صاحب لکھتے ہیں:

غضب یہ ہوا کہ اپنے آپ کو سنی کہلانے والے چند افراد نے اس جائز (غیر اللہ سے استعانت) کو صرف جائز نہیں سمجھا بلکہ وہ استعانت کے اس طریقہ کو اپنا تشخص اور شعار بنانے لگے گویا یا اللہ مدد کہنا کسی اور کی نشانی ہے۔ اور یا علی مدد کہنا، ہماری نشانی اور پہچان ہے ان لوگوں نے نادانی میں حقیقت کو مسخ کردیا، حقیقت کو مجاز اور مجاز کو حقیقت کا روپ سمجھ لیا جو اہل سنت کے عقائد کے متصادم ہے۔

(شرف ملت نمبر ۱۹۶)

شرف صاحب کی بھول ہے سارے رضاخانیوں کا یہی نظریہ ہے فاضل بریلوی سے لیکر اشرف سیالوی تک ۔ باقی استعانت کا یہ طرز درست نہیں تفصیل کیلئے گلستان توحید ملاحظہ فرمائیں۔

۲) بریلوی علامہ غلام رسول سعید لکھتے ہیں۔

ہمارے دور کے نامور محقق علامہ مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم اہل سنت (بریلوی) میں نظریہ پرستی کی جگہ شخصیت پرستی جڑ پکڑ چکی ہے جس سے اہل سنت مسلک محدود ہوکر رہ گیا ہے۔

کچھ آگے لکھتے ہیں:

لیکن ہم نے ایک ہی شخصیت حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کی ساتھ حد سے زیادہ جذباتی وابستگی کرنے اور اپنے مسلک کو ان کی ذات کے حوالہ سے

متعارف کرانے کی وجہ سے اپنے آپ کو محدود کردیا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم کوئی بھی بات کریں اور وہ بات کتنی ہی مدلل کیوں نہ ہو دوسرے اہل علم یہ کہہ کر اسے رد کردیتے ہیں یا اس کا وزن کم کردیتے ہیں کہ یہ تو بریلوی مکتبہ فکر ہے اور یہ فرقہ واریت ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

فقہی مسائل میں اس حد تک تنگ ظرف نہیں ہونا چاہیے کہ ہم ایک فقہ رضوی یا مسلک رضوی بنا کر دوسرے اہل علم کو اس پر چلنے کے لئے مجبور کریں اور اگر کوئی کسی مسئلہ میں اعلیٰ حضرت کی رائے کے مقابلہ میں دوسرے فقہاء کی رائے کو ترجیح دے تو ہم اس پر کیچڑ اچھالنا شروع کردیں اور اس اہل سنت سے خارج ٹھہرا کر لائق احترام و اکرام ہی نہ سمجھیں ایسا کرنا بلاشبہ بڑی زیادتی ہوگی۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

کاش کہ سنیت کو محض اعلیٰ حضرت کی ذات میں محدود کرنے والے یہ سمجھتے کہ وہ اس سے سنیت کی کوئی خدمت نہیں کررہے بلکہ سنیت کے ساتھ زیادتی اور دشمنی کررہے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷، ص ۲۷۔۲۸)

علامہ صاحب:

مزید ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ مولانا (فاضل بریلوی) کے علمی ذخائر میں یہ تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ نے کس کس سے اختلاف کیا ہے بلکہ اصل دقت طلب کام یہ ہے کہ وہ کونسا فقیہ ہے جس سے مولانا نے بالکل اختلاف نہ کیا ہو پھر اگر ایسا کوئی شخص نکل آیا تو یہ ایک بڑی تحقیق ہوگی۔ (شرح مسلم ج ۷، ص ۲۵)

فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ ہم بانی بریلویت جناب احمد رضا خان صاحب کے متعلق یہیں کچھ عرض کردیں۔

بریلویوں کی مشہور اور مستند کتاب ''انوار رضا'' میں موجود ہے جدید تعلیم یافتہ طلباء تو امام احمد رضا کو جانتا بھی نہیں۔

آگے بھی مزید لکھا ہے کہ:

آج کا سنجیدہ انسان ان کی طرف رد کرتے جھجکتا ہے عام طور پر امام احمد رضا کے متعلق مسئلہ ہے کہ وہ مکفر المسلمین تھے (مسلمانوں کو کافر گرداننے والے) بریلی میں انہوں نے کفر ساز مشین نصب کر رکھی تھی آج ایشیا میں جتنے بھی تحقیقی ادارے ہیں وہاں امام رضا کا کام تو درکنار نام بھی نہیں ملے گا۔ (انوار رضا ص ۱۰)

فاضل بریلوی کے متعلق مولانا مظہر اللہ شاہ دہلوی نے لکھا کہ فاضل موصوف کی چلبلی طبیعت الخ۔ (فتاوی مظہریہ ص ۲۹۲)

بریلویت کے بانی میانی کا جب یہ حال ہے تو آگے کارندے کس حال کے ہوں گے۔

بہرحال علامہ سعید صاحب لکھتے ہیں:

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض شہروں میں عید میلاد کے جلوس کے تقدس کو بالکل پامال کر دیا گیا ہے۔ جلوس تنگ راستوں سے گزرتا ہے اور مکانوں کی کھڑکیوں اور بالکونیوں سے نوجوان لڑکیاں اور عورتیں شرکائے جلوس پر پھل وغیرہ پھینکتی ہیں۔ اوباش نوجوان فحش حرکتیں کرتے ہیں جلوس میں مختلف گاڑیوں پر فلمی گانوں کی ریکارڈنگ ہوتی ہے اور نوجوان لڑکے فلمی گانوں کی دھنوں پر ناچتے ہیں اور نماز کے اوقات میں جلوس چلتا رہتا ہے مساجد کے آگے سے گزرتا ہے اور نماز کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا، اس قسم کے جلوس میلاد النبی کے تقدس پر بدنما داغ ہیں۔

اگر ان کی اصلاح نہ ہو سکے تو ان کو فوراً بند کر دینا چاہیے کیونکہ ایک مستحسن کے نام پر ان محرمات کے ارتکاب کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

(شرح مسلم ج ۳، ص ۱۷۰)

سعید صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

بعض غیر معتدل لوگ رسول اللہ ﷺ سے عقیدت کے اظہار میں غلو کرتے ہیں نماز روزہ اور دیگر فرائض باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے اور عید میلاد کے جلوس کو باقاعدہ

میلوں ٹھیلوں کی طرح نکالتے ہیں۔

آگے لکھتے ہیں:

اسی طرح بعض غیر معتدل مقرر اور شاعر رسول اللہ ﷺ کے کمالات کو اللہ تعالیٰ سے بڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت قتادہ بن نعمانؓ کی نکلی ہوئی آنکھ کو دوبارہ لگا دیا اور آپ کے دست اقدس کی برکت سے اس سے زیادہ نظر آنے لگا۔ تو اس میں یہ نکتہ آفرینی کرتے ہیں کہ خدا کی دی ہوئی آنکھ سے اتنا نظر نہیں آتا تھا جتنا مصطفے کی دی ہوئی آنکھ سے نظر آتا تھا۔ (تبیان القران ج۱، ص ۲۹۳)

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

بعض غالی اور ان پڑھ عوام اللہ سے دعا مانگنے کی بجائے ہر معاملہ میں غیر اللہ کی دہائی دیتے ہیں انہی کو پکارتے ہیں اور انہی کی نذر مانتے ہیں۔

(تبیان القرآن ج۱، ص ۲۰۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہمارے زمانہ میں بعض جہلا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی بجائے اپنی حاجتوں کا سوال پیروں فقیروں سے کرتے ہیں اور قبروں پر جا کر اپنی حاجات بیان کرتے ہیں اور اولیاء کی نذر مانتے ہیں حالانکہ ہر چیز کی دعا اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے اور اسی کی نذر ماننی چاہیے کیونکہ دعا اور نذر دونوں عبادت ہیں غیر اللہ کی عبادت جائز نہیں ہے البتہ دعا میں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کا وسیلہ پیش کرنا چاہیے۔

(تبیان القرآن ج۱، ص ۶۹۱، ۶۹۲)

(۳) پیر کرم شاہ الازہری کے سوانح نگار پروفیسر حافظ اللہ بخش لکھتے ہیں پیر صاحب کے متعلق کہ مذہب میں سختی، یک رخی اور تعصب کو نہیں لاتے تھے آپ کی اس اعتدال روش کو بعض سخت گیر سنی علماء کرام نرم گوشے والا پیر کچھ صلح کل کیا کرتے تھے۔

(جمال کرم ص ۳، ص ۹۶)

پیر صاحب علماء دیو بند کو مسلمان سمجھتے تھے۔

تو اعتدال یہی ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا جائے اور ان کو کافر و گستاخ کہنے والے بریلوی متعصب، سخت گیر ہیں۔

ایک جگہ پیر صاحب فرماتے ہیں:

ایک دوسرے پر الزام تراشی کے وقت ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں اور فرزان اسلام پر شرک وکفر کے فتوے لگانے سے بھی باز نہیں آتے۔ (جمال کرم ج ۲، ص ۲۱۸)

معلوم ہوا کہ بریلوی حد سے تجاوز کر کے امت مسلمہ کو کفر وشرک کے فتوے سناتے ہیں بلکہ بریلویت ہے ہی تعصب اور حد سے متجاوز ہونے کا دوسرا نام ہے۔

(۴) مولوی عبدالحکیم شاہ جہان پوری صاحب اپنے بریلویوں کو جھنجوڑتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

۸) پورے ملک میں اہلسنت وجماعت کے کتنے سہ روزہ ہفت روزہ پندرہ روزہ اور ماہوار رسالے ہیں جو کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں اور وہ عام مسلمانوں کو راہ حرم دکھا رہے ہوں اگر ایسا ایک پرچہ بھی نہیں تو اس کی ذمہ داری عوام الناس پر ڈالی جائے گی یا بلا شرکت غیر پر وارث علم پیغمبر پر؟

۹) اہلسنت کے جو دینی رسالے اس دور میں گھٹنوں کے بل چل رہے ہیں یا دم توڑ رہے ہیں ان کے ساتھ آپ نے دامے، درمے، قدمے سخنے کس حد تک تعاون فرمایا ہے اگر بالکل نہیں تو اس کی کوئی معقول وجہ؟

۱۰) اہل سنت وجماعت کی دینی درسگاہیں کیوں سونی پڑتی جارہی ہیں امید ہے کہ کامیاب دوربین کی قلت کے اسباب پر آپ نے ضرور غور فرمایا ہوگا یقیناً آپ کے علم میں یہ بات ہوگی کہ دیوبند کی درسگاہیں کیوں دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہیں اپنے دینی مدارس کے تنزل میں غیروں کی سازش کارفرما ہے یا صرف آپ حضرات کی بے تدبیری۔

۱۲) درس نظامی کی کتنی کتابوں پر آپ کے حواشی اور شروح ہیں اگر آپ کے

درس گاہوں میں وہی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جن پر گمراہ گروہ نے حواشی لکھے ہیں تو اس صورت حال کے نفسیاتی اثر کی ذمہ داری حواشی لکھنے والوں پر عائد ہوئی یا ساری کی ساری آپ حضرات پر۔

۱۴) پنجاب کے دل اور پاکستان کے لاہور جیسے شہر عظیم میں بیس سال پہلے نوری کتب خانے کے نام سے دینی کتابوں کی ایک چھوٹی سی دکان تھی جہاں سے اہلسنت جماعت کی بعض چھوٹی موٹی کتابیں مل جایا کرتی تھیں اور اس کے علاوہ اہلسنت جماعت کا لاہور میں کوئی مکتبہ چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا تھا، جبکہ بدمذہبوں کے متعدد مکتبے بڑے ٹھاٹھ باٹ سے چل رہے ہے کیا آپ بزرگوں کے نزدیک اب مبلغ دین کی ضرورت نہیں رہی ہے یا میدان میں گمراہ گروہ کو دیکھ کر آپ حضرات نے راہ فرار اختیار کرلی تھی؟

۱۵) سید المرسلین ﷺ کے سیرت مقدمہ پر صحابہ کرامؓ کی خصوصیات پر نیز دیگر بزرگان دین واولیاء پاک وہند کے کارناموں پر مشتمل آپ حضرات کی کتنی ایسی تصانیف ہیں جو جدید تقاضوں کو پورا کرنے والی ہیں جنہیں بے خوف وخطر ایسے عنوانات پر لکھی ہوئی گمراہ گروں کی تصانیف کے مقابلے میں دکھایا جاسکتا ہے۔

آپ حضرات نے غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اسلاف کے بارے میں یقیناً بہت کچھ لکھ کر ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا ہوگا یا آپ اپنے سارے بزرگوں کو طاق نسیان کی زینت بنا کر روحانی منزلیں طے کرنے میں مشغول ہیں۔

۱۷) قیام پاکستان کے وقت دیوبندی حضرات کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی تھی ان لوگوں نے اپنے تبلیغی دستوں کے ذریعے کلمہ اور نماز کے آڑ میں اہلسنت وجماعت کے خاصے حصے کو دیوبندی وہابی بنا لیا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی جماعت سے انہیں نکال کر محمد بن وہاب نجدی اور مولوی محمد اسماعیل دھلوی کے کیمپ میں پہنچا دیا کیا ان بدنصیبوں کی دینی موت پر آپ تڑپے کیا آپ کی آنکھوں میں ایک دو آنسو آئے۔ کیا آپ کی راتوں کی نیند میں کوئی کمی اس صورت حال کے باعث واقع ہوئی؟ معلوم ہوتا

ہے کہ ایسے لوگوں کی دینی موت کا آپ کو چنداں صدمہ نہیں ہے۔

۲۳) بدمذہب قریباً ایک صدی سے کتب احادیث کو اردو ترجموں کیساتھ اردو دان طبقہ تک پہنچاتے آرہے ہیں انہوں نے بیسیوں کتابیں لاکھوں کی تعداد میں اردو میں ترجمہ کے ساتھ پاک وہند کے گوشے گوشے میں پہنچا دیں، جبکہ اہلسنت کی طرف سے صرف مفتی احمد یار خان نعیمی کی مرآۃ شرح مشکوۃ بازار میں دستیاب ہے اس کے علاوہ پوری چودھویں صدی میں حدیث کی پوری کتاب اہلسنت کے اردو ترجمے یا شرح کے ساتھ بازار میں موجود نہیں تھی دریں حالات صورت حال سے بے خبر عوام الناس ان لوگوں دشمنان کو رسول اور آپ حضرات کو وراثان علم پیغمبر اور عاشقان رسول مان لیں گے؟

۲۷) قیام پاکستان سے پہلے ہمارے علماء مشائخ کی کارکردگی بہت عمدہ نہ سہی لیکن اطمینان بخش ضرور تھی ....ادھر پاکستان قائم ہوا تو معلوم نہیں کہ آپ حضرات کو کس ظالم کی نظر لگ گئی خدا جانے آپ حضرات نے میدان خالی کیوں چھوڑ دیا اور لمبی تان کر سو گئے۔ نصوص دین نے موقع غنیمت جانا اور دین ودنیا کے ہر شعبے پر چھا گئے۔ حق و باطل کو غیر بود کردیا، رہبروں کو راہزن اور رہزنوں کو برملا راہبر کہا جانے لگا، یہی وہ صورت حال تھی جس پر ۱۹۷۶ء میں یہ ناچیز بلبلایا تھا آج بھی اسی طرح نوحہ کناں ہے..........

آپ بھی لمبی تان کر سوئے اور باطل کے علمبرداروں نے شب وروز کام کیا کام کے باعث وہ چھا گئے ان کا کام نسبتاً ہے بہت مشکل کہ اپنے سرغنوں کے چہروں پر نقاب ڈالنا اور پھر انہیں راہزنوں کی جگہ پر منوانا بہت کچھ گنوالیا، لیکن خدرا اب نہ گنوایئے بہت کچھ کھودیا لیکن خدارا اب ایسا نہ کیجئے۔

(اعلی حضرت کا فقہی مقام ص ۶۹ تا ۷۵)

شاہجہاں صاحب ہمارے متعلق بہت سے غلط اور ناروا باتیں لکھیں ہیں مگر ہم انہیں رضاللہ معاف کرتے ہیں باقی بریلویت کا تعارف اچھا خاصا کروادیا۔

(۵) جناب مولوی اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

نہ عالمی سطح پر ہماری کوئی حیثیت ہے، نہ ہی اپنے مسلک میں کوئی اہم مقام حاصل ہے۔ (تحقیقات ص ۵۸ مطبوعہ دوم)

(۶) مفتی مظہر اللہ شاہ دھلوی فرماتے ہیں:

تم نہ بریلوی بنو نہ دیوبندی خالص اہلسنت کے طریقہ پر رہو اور جہاں تک ہوسکے سنت کی پیروی پر مستحکم رہیں آپ حضرت مجدد صاحب قدس سرہ کو کیا اہلسنت کے کسی مسئلہ میں مخالف سمجھتے ہیں اگر نہیں تو اپنے آپ کو مجددی کیوں نہیں کہتے۔

(سیرت انوار مظہریہ ص ۳۴۶)

الحمدللہ سنت کی پیروی کا راستہ بھی علماء دیوبند کا ہے اور سنت سے ہٹا کر بدعات پر لگانے والا راستہ بریلویوں کا ہے۔ ہمارے اکابر نے تو اسی راستے پر لگانے کیلئے دیوبند کا لفظ استعمال کیا۔

(۷) مولوی محمد یونس باڑی مظہری بریلوی لکھتے ہیں کہ:

بریلوی مسلک کہنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید بریلوی کوئی فرقہ ہے حالانکہ بقول علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری بریلوی اس نام کا کوئی فرقہ نہیں۔

(حاشیہ سیرت انوار مظہریہ ص ۳۴۶)

حالانکہ یہ لوگ تو سب کچھ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں مخالفین کو صرف کافر کیا مسلمانی کام یہی رہ گیا ہے العیاذ باللہ۔

(۸) مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

واحسرتاہ

اہل سنت بہر قوالی وعرس دیوبندی بہر تصنیفات ودرس
خرچ سنی پر قبور خانقاہ خرچ نجدی پر علوم درسگاہ

(دیوان سالک ص ۴۵)

معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات پر حیرت وافسوس رضا خانی ملاں خود کررہے ہیں۔

(۹) صاحبزادہ ابوالخیر زبیر حیدرآبادی صاحب بریلوی جید عالم لکھتے ہیں مسلک رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اعلیٰ حضرت کو نبیوں ولیوں بلکہ خود حضور امام الانبیاء ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

ایضا یہ فرقہ مرزائیوں خارجیوں اور پرویزیوں کی طرح خطرناک ہے۔

(مغفرت ذنب بحوالہ انوار کنز الایمان ص ۲۱۲)

(۱۰) مولوی اللہ وسایا بریلوی دارالسلام فیض محمدی کراچی لکھتے ہیں کہ:

افسوس ہے کہ علماء کرام تھوڑے سے اختلاف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت اور نازیبا زبان استعمال کرتے ہیں دونوں طرف سے اس کا ارتکاب ہوا جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ (آپس میں ایک جھگڑے کے متعلق لکھ رہے ہیں)

(حضرت اخندزادہ مبارک نمبر نقش ثانی ص ۲۹۳)

(۱۱) پیرزادہ اقبال احمد صاحب فاروقی بریلوی لکھتے ہیں:

بعض علماء کرام شاہ احمد نورانی کو برا بھلا کہہ کر اپنے آقایان ولی نعمت کا حق نمک ادا کرتے ہیں۔ (مجالس علماء ص ۵۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

آج میں اپنے علماء کو چھوٹے چھوٹے دنیا داروں اور بدقماشوں وزیروں کی کوٹھیوں میں خوش خوش آتا جاتا دیکھتا ہوں تو حضرت محدث یاد آجاتے ہیں۔

(مجالس علماء ص ۱۴۰)

ایک جگہ اپنے ایک بریلوی کے تاثرات لکھتے ہیں:

سواد اعظم لٹ گیا، اہلسنت بکھر گئے سنی لٹ گئے، حنفی مرگئے، بریلوی ختم ہوگئے، مگر آپ لوگ ابھی تک بریلی کے محلہ سوداگران میں بیٹھے الوظیفۃ الکریمہ کا ورد کر رہے ہیں، ہمارا دل آیا کہ نعیم عزیز کو بیک بنی اور گوش پکڑ کر باہر نکال دیں مگر وہ کہتے جارہے تھے۔ سنیوں کی اپنی اور سیاسی قوت پارہ پارہ ہوگئی۔

جمعیت العلماء پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ جمعیت العلماء پاکستان

(نورانی) جمعیت العلماء پاکستان (نیازی) جمعیت العلماء پاکستان (نفاذ شریعت گروپ) جمعیت العلماء پاکستان (سواد اعظم)............ جماعت اہل سنت کے کئی ٹکڑے میں پہلے صرف ایک جماعت اہل سنت تھی اب مرکزی جماعت اہل سنت بھی آگئی جماعت اہل سنت (کراچی) جماعت اہل سنت (ملتانی) جماعت اہل سنت لاہوری۔ (مجالس علماء ص ۴۳۸)

(۱۲) پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتے ہیں:

وہ لوگ آج پیران پیر سے محبت وعقیدت کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں ان کے سامنے درس توحید دیا جائے تو وہ اسے کسی دوسرے مسلک کا موضوع قرار دیتے ہیں فوراً فتوی داغ دیتے ہیں۔

کیا وہ حضرت شیخ کے خطبات توحید پڑھ کر شیخ پر بھی کوئی دس قسم کا فتوی داغنے کی ناپاک جسارت کر سکتے ہیں آخر وہ حضرت شیخ پر بھی کوئی فتوی کیوں نہیں لگاتے وہ صرف اس لئے کہ آپ کے نام پر تو ان کی جبیں گرم ہوتی ہیں۔ اور معاشرے میں اسی نام سے ان کی عزت وتوقیر قائم ہے۔ اپنی اپنی دوکانیں چمکائے بیٹھے ہیں اور نسبت غوثیہ کے حوالے سے گیارہویں شریف کے نام پر خطیر نذرانے بٹورتے ہیں۔

(حضرت پیران پیر کی شخصیت سیرت اور تعلیمات ص ۱۱)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

دوسرے طبقہ کے علماء (بریلوی) نے ان کے جواب میں انبیاء ومرسلین اور عباد صالحین کی تعریف وتوثیق اور ان کی عزت وتوقیر میں اس قدر غلو سے کام لیا کہ ان کو ذات باری تعالیٰ کے مقابل لا کھڑا کیا، اور مجالس کے علاوہ منبر ومحراب میں بھی صرف ان کی تعریف وتوصیف اور ان کے ذکر کے ذریعہ نجات اور اپنی مقبولیت وشہرت کے لئے وسیلے سمجھا اور موضوع توحید کا ہاتھ تک نہ لگایا۔ (ص ۷۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ایسے دھڑے بند اور فرقوں میں بٹے ہوئے ملاؤں کے اگر بس میں ہوتا تو وہ

قرآن مجید سے وہ تمام آیات نکال دیتے جن میں اللہ تعالیٰ نے ردشرک کیا ،اور اپنی توحید کے سنہری اصول بیان فرماتے۔

مگر غوث پاک کے مواعظ پرانگشت تنقید اٹھانے والے کسی ناعاقبت اندیش ملاں کی یہ مجال کہاں کہ وہ قرآن مجید سے توحید کے مطالب پر مشتمل آیات نکال سکے۔ یا ایسا کوئی جملہ بھی اپنی زبان سے ہلا سکے،لہذا یہ بات بالکل درست ہے اور سو فی صد درست ہے کہ آج مسلمان کا ذہن قرون اولی کے مسلمانوں کا سا عالی ذہن نہ رہا، بلکہ یہ بات کھلے لفظوں میں کہی جاسکتی ہے کہ آج ہر طبقہ کے مسلمان الاماشاء اللہ شرک خفی کا شکار ہیں یعنی ان کے ایسے عقائد اور ایسے اعمال واقوال ہیں کہ حضرت پیران پیر حضرت علی ہجویری اور دیگر اکابر صوفیاء کی تعلیمات کی روشنی میں جنھیں سراسر باطل قرار دیا جاسکتا ہے افسوس ہے اولیاء کرام کے ان نام لیواؤں پر کہ جوان کے ذاتی مسلک کے خلاف ذرا سی اٹھنے والی آواز کو تو فوراً گستاخی و بے ادبی سے تعبیر کرتے ہیں مگر جب ان کو ان اولیاء کرام کی اپنی تصانیف مواعظ یا کلام سے کوئی بات بطور سند پیش کی جائے تو اسے تسلیم کرنے میں ہزاروں حیلے اور حجتیں پیش کرتے ہیں یہ نہایت ہی کمینگی اور انتہائی دنأت طبعی ہے۔ (ص ۸۲،۸۱)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

افسوس ہے ان بعض نام نہاد سنی ملاؤں پر جو پیران پیر کے نام پر گیارھویں کھاتے ہیں خطیر نذرانے اور رقوم وصول کرتے ہیں اور اسٹیجوں پر ان کا نام بھکاریوں کی طرح لیتے ہیں مگر جب ان کی تصانیف اور مواعظ میں موجود ان کے کسی ارشاد یا نقطہ نظر کو یہ پیش کیا جائے تو وہ یہ لوواروٴسھم ورائیتھم یصدون وھم متکبرون کا مصداق بن کر تکبر کرتے ہوئے اپنی گردن لٹکا لیتے ہیں فاضل بریلوی نے اگرچہ غیروں کے لئے شعر کہا تھا۔مگر میرے نزدیک آج کے بعض مفاد پرست اور منافقت شعار اپنے بھی اس کی زد میں بدرجہ اتم آتے ہیں۔

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

(ص ۸۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

صوفیائے کرام سے اظہار عقیدت کرنے والے بعض غالی الطبع حضرات توحید کے لفظ سے بہت چڑ کھاتے ہیں کچھ تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہ لفظ ہمارا (اہلسنت وجماعت) نہیں وہابیوں کا ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

جب اس اللہ کی ذات کو کلی اختیارات وتصرفات اور الوہیت قبضہ قدرت تسلیم کرنے کا وقت آتا ہے تو اس کے ساتھ بہت سی ہستیوں کو شریک ٹھہرا لیتے ہیں یہ کہاں کی عقیدت اور کہاں کی عقلمندی ہے۔ (الجواہر التوحیدیہ ص ۲۸۔۲۹)

(۱۳) مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

فی زمانہ بہت سے سنی کہلانے والے بزرگ بغض معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں۔ (امیر معاویہؓ ص ۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

امیر معاویہؓ کو برا کہنے والے کون ملیں گے یا رافضی یا وہ سنی جو روافض کی صحبت میں رہ کر یا ان کی کتب دیکھ کر اپنے ایمان کی دولت برباد کر چکے۔ (ایضاً ص ۱۱۷)

(۱۴) پروفیسر ڈاکٹر القادری صاحب لکھتے ہیں:

آج ۱۵ ویں صدی کے سنی کہہ رہے ہیں کہ صرف حضور ﷺ کے نعلین کی محبت ہی کافی ہے اور میلاد کافی ہے باقی بیڑا ہی پار ہے ہمارا یہ حال ہوگیا ہے۔

(تدان الاسلام ماہنامہ نمبو ۲۰۱۰ ص ۵۵)

(۱۵) بریلوی شیخ الحدیث التفسیر پیر سائیں غلام قادری بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

آج ہم جس موضوع پر قلم اٹھا رہے ہیں وہ ان (روافض) کے ایسے فرقے ہیں

جو خود کو اہل سنت (بریلوی) لکھتے ہیں ان کی بھی متعدد اقسام ہیں ان میں ایک فرقہ مولا علی کو پہلے تین خلفاء سے افضل کہتا ہے۔ اس فرقے کو تفضیلی فرقہ کہا جاتا ہے ان کا ایک فرقہ حضرت امیر معاویہؓ کو گالیاں دیتا ہے اکثر ایسا بھی ہے کہ جو لوگ تفضیلی ہیں وہی سیدنا امیر معاویہؓ کے بھی دشمن ہیں یہ سب گمراہ اور بدعتی فرقے ہیں۔

(ضرب حیدری ص ۴۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ناسمجھ اور غیر محقق سنیوں (بریلویوں) نے رافضی مذہب کو خود اپنے ہاتھ سے فروغ دیا۔ (ص ۷۸)

یاد رہے کہ اس کتاب پر کئی اکابر بریلوی کی تقریظیں اور تصدیقیں ثبت ہیں۔

(۱۶) بریلوی جامع المعقول والمنقول حضرت مفتی فضل رسول سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

کافی عرصہ سے غیر محسوس طور پر بعض سنی (بریلوی) نما رافضی حضرات تفضیلیت کے جراثیم اہل سنت میں داخل کرنے کی باقاعدہ منظم کوشش کر رہے تھے لیکن کھل کر کوئی تفضیلی سامنے نہ آتا تھا۔ الخ (ضرب ختنین ص ۳)

(۱۷) سید وجاہت رسول قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

جہاں اعتزالی پسند اور نجدی الفکر ذہنیت کار فرما ہے وہیں اہل سنت والجماعت (بریلوی) سے تعلق رکھنے والے بعض ایسے افراد بھی دانستہ یا نادانستہ ممد ومعاون بن رہے ہیں جنہوں نے اردو میں چند کتابیں تصنیف کر کے ''مفتی اعظم''، ''فقیہ عصر''، ''شیخ الاسلام''، ''محقق عصر''، ''محدث اعظم'' کے خود ساختہ بھاری بھرکم القاب کا تمغہ اپنے سینے پر سجا رکھا ہے اور اہل سنت کے صدیوں سے مستند اور مختار عقائد ونظریات اور اس بنیاد پر دور حاضر میں اس کے علمبردار امام احمد رضا حنفی قادری محدث بریلوی کی تحقیقات علمی پر اعتراض کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

(ماہنامہ معارف رضا کراچی، مئی جون ۲۰۰۹، ص ۱۳)

بریلوی محقق عالم مولوی عون محمد سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

عشق رسول ہمارے مسلک کی بنیاد ہے مگر ہم نے اپنے طرز عمل سے اس کو مذاق بنادیا ہے جو کہ ناقابل معافی جرم ہے۔ (اپنی محافل کا قبلہ درست کیجئے ص ۵)

مولوی صاحب ایک جگہ اپنی محافل کی کمزوریاں لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۸) سٹیج پر غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث دنیا دار قسم کے داڑھی کترے لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے، اور انہیں عاشق رسول قرار دے کر دین ومسلک کو بدنام کیا جاتا ہے۔

(۱۳) اکثر مقررین قرآن، حدیث فقہ اور سیرت کے مستند دلائل کی بجائے انتہائی موضوع اور باطل روایات کے ذریعے عوام کا دینی وایمانی استحصال کرتے ہیں۔

(۱۶) بے شمار محافل، اصلاح وتبلیغ کے جذبہ سے نہیں، بلکہ اپنی سیاست چمکانے، نام بڑھانے اور رعب داب بڑھانے کی نیت سے منعقد کی جاتی ہیں، جس سے دین اسلام کو سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(۱۷) تقریباً ہر شہر میں میلاد ونعت کے حوالے سے بیسیوں کمیٹیاں چلتی پھرتی نظر آتی ہے مگر علمی، فکری، اور فقہی سطح کی ایک کمیٹی بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔

(۱۸) زیادہ تر مقررین وواعظین لوگوں کی پسند کے مطابق گفتگو کو ترجیح دیتے ہیں اور اظہار حق سے یوں شرماتے ہیں، جیسے کوئی بہت بڑی بے حجابی کا خطرہ ہو۔

(۲۳) بہت سی محافل میں نماز کا وقت درمیان میں گزار دیا جاتا ہے اور بعد میں اجتماعی طور پر اس کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا۔

(۲۶) یہ بہت سی محافل میں عورتوں اور مردوں کے لئے اگرچہ علیحدہ علیحدہ انتظام ہوتا ہے مگر شرعی پردہ کی پھر بھی بیحد کمی محسوس ہوتی ہے۔

(۳۱) یہ بہت سے اعراس میں میلوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور وہاں اسلام کی تباہی وبربادی کا منظر دل کو خون کے آنسو رلاتا ہے جس کا سارا گناہ وہاں کے سجادہ نشینوں کے سر ہے۔ (اپنی محافل کا قبلہ درست کیجئے ص نمبر ۶ تا ۸)

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے علماء نے بھی عیسائیوں کی طرح دین حق کو چند رسوم وعبادات کا مجموعہ بنا دیا ہے اور اسے چرچ کی طرح مسجد تک محدود کردیا ہے۔

(زوال دین کا بنیادی نقطہ ص نمبر ۶)

سعیدی صاحب ایک جگہ رقمطراز ہیں:

کہ آج ہمارے علماء اپنے اپنے مسالک اور مدارس چلانے کے لئے خود روشن خیالوں کے دست نگر ہوگئے ہیں، ان سے چندے بھی وصول کرتے ہیں اور اپنے اجتماعات میں ان کے گیت بھی گاتے ہیں......وائے افسوس۔ (ایضا ص نمبر ۱۷)

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

اہل سنت پر آثار مرگ یہ اسی نصاب تعلیم کی کارستانی ہے کہ آج اہل سنت پر آثار مرگ طاری ہے۔ (ایضا ص ۲۰)

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

موجودہ حالات میں ہمارے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ نہ ادارے، نہ تنظیمیں، نہ فنڈز، نہ دفاتر، نہ کارکنان، نہ اخبارات، نہ جرائد، نہ دعوت تبلیغ، نہ ماہرین معیشت، نہ قاضیان عدالت، نہ قائدین سیاست، نہ سرکاری اداروں میں اساتذہ، نہ اوقاف وآرمی کے خطباء وائمہ، نہ فقہاء، نہ مفتیان، نہ مجتہدین، نہ محدثین، نہ مصنفین، نہ معاشرتی ضروریات پوری کرنے والے عالیشان مکتبے، نہ عالمی سطح کے اسکالرز، نہ اجتماعی سوچ، نہ اجتماعی کام......اور باقی کیا رہ گیا؟۔ کاروباری پیروں کے بڑے بڑے غول، پروفیشنل نعت خوانوں کی امنڈتی ہوئی فوجیں، بارہ تقریروں اور جاء الحق کے موضوعات پر خطاب کرنے والے پیشہ ورمقررین، مزاروں، خانقاہوں، قل خوانیوں، چلوں، گنبدوں، میناروں، عرسوں۔ برسیوں، نعت ومیلاد کی محفلوں پر اربوں خرچ کرنے والے عوام اور مدرسہ وتنظیم پر خرچ کرنے کو بیکار سمجھنے والے جہلاء۔

(زوال دین کا بنیادی نقطہ......ص نمبر ۲۱)

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہمارے ۹۵ فیصد علماء ومشائخ کے جگر گوشے درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے کی بجائے، سکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں میں چھچھاتے پھر رہے ہیں، اور ان کے والدین بھی اس پر نازاں وفرحاں ہیں۔ ان مذہبی سورماؤں کے ہاتھوں سے دینی تعلیم کی ایسی ناقدری! آخر کیوں؟ (ایضا ص نمبر ۲۸)

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

بہت سے اعراس میں میلوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور وہاں اسلام کی تباہی وبربادی کی منظر دل کو خون کے آنسو رلاتا ہے جس کا سارا گناہ وہاں کے سجادہ نشینوں کے سر ہے۔ (اپنی محافل کا قبلہ درست کیجئے ص ۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہمارے ہاں سارا سال عموما اور ربیع الاول میں خصوصا محافل نعت کی کثرت ہوتی ہے اور ان میں مقصدیت کے فقدان کے سبب دین ومسلک کا ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔ (ایضا ص ۱۱)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

یہ بات نہایت افسوس ناک ہے کہ کاروباری قسم کے مقررین نے تمام تر اہل سنت کا مزاج ہی بگاڑ دیا ہے انہیں سنجیدہ باوقار اور علم وتحقیق کا دلدادہ بنانے کی بجائے سروں، طرزوں، دوہڑوں۔ لطیفوں، چٹکلوں اور شور شرابے کا عادی بنا دیا ہے۔

(ص ۱۴-۱۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

آج مخالفین اہل سنت کے مدارس بڑے بڑے ہیں اور ہمارے چھوٹے چھوٹے ان کے مدارس جگہ جگہ ہیں اور ہمارے کہیں کہیں، ان کے طلباء کثیر تعداد میں ہے اور ہمارے انتہائی قلیل وغیرہ سوچیے ذرا یہ مقام عبرت ہے۔ (ایضا ۲۸)۔

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اگر آپ غور فرمائیں تو ۹۹ فیصد نعت خوان پیسوں کے لئے نعت پڑھتے ہیں مگر

انہیں نذرانہ نہ دیا جائے تو وہ آئندہ ایسی محفلوں میں آنا بند کردیتے ہیں اور انتہائی جاہلانہ اور سوقیانہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ (ایضا ۳۰۔۲۹)

آگے لکھتے ہیں:

مستحب کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے پر نہ ثواب نہ عذاب، پیارے مسلمان بھائیوں اب قابل غور بات یہ ہے کہ ہم فرائض کی طرف توتوجہ دیتے نہیں مگر مستحبات پر ہزارروں لاکھوں اجتماعی طور پر کروڑوں اربوں خرچ کردیتے ہیں جو یقیناً دانشمندی کے خلاف ہے اور دین ومسلک کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ (ص ۳۰)

بریلوی خانقاہیں اور مزار:

اب تک تو آپ کو بریلویت کے علماء اور عقائد ونظریات کے متعلق بتایا گیا اب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ان کے پیر اور مشائخ اور ان کے قبضہ میں جو مزارات ہیں ان پر بریلویوں کی حالت کیا ہے اور یہ بات بھی بریلوی قلم سے ہے۔

زبان میری ہے بات ان کی۔

۱) مفتی منیب الرحمان صاحب لکھتے ہیں:

موجودہ دور میں پیری مریدی بالعموم ایک رسمی چیز اور بیعت ارادت وبرکت کی بجائے بیعت منفعت بن کر رہ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے خطے کے اکابر اولیاء کرام کی اولاد اخلاف مجادیم سجادگان اور مسند نشین تو کہلاتے ہیں لیکن جب وہ خود ہی عالم شریعت نہیں ہیں تو ان کی مریدین کو ہدایت واتباع شریعت اور تزکیہ وتطہیر باطن کی تربیت کہاں ملے گی۔ اہل سنت والجماعت کا ہی سب سے بڑا المیہ اور مجموعی زوال کا باعث ہے اکثر مزارات کا ماحول اور مدارس کی تقریبات بدعت ومکرہات بلکہ بعض اوقات محرمات کا مرکز بنتی جارہی ہیں۔

(حضرت خنداز ادہ مبارک نمبر ص ۱۲۳)

۲) بریلوی پیر طریقت امجد ظہیر محمدی سیفی صاحب فرماتے ہیں:

آج کل تو بیعت وطریقت ایک رسم ورواج بن کر رہ گیا ہے۔

(حضرت خنذزادہ مبارک نمبر ص ۱۴۹)

۳) بریلوی علامہ صاحبزادہ حفیظ اللہ شاہ مہروی فرماتے ہیں:

اہل سنت کے اکثر پیران عظام میں مذہبی غیرت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے وہ محض اپنی پیری مریدی کو فروغ دینے میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ (ص ۲۰۳)

۴) مولوی محمد حیدر علوی بریلوی لکھتے ہیں:

یقیناً آج ہمارا خانقاہی نظام جس زوال کا شکار ہے الخ۔ (ایضا ص ۲۹۶)

۵) مولوی اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

پیران عظام بھی نذرانے اور ہدیے بلا تکلف وصول فرماتے ہیں لیکن ان کی شرعی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کی بغاوت اور فرمانبرداری کو بالکل نظر انداز کردیتے ہیں جس سے مریدین کا یہ محکم نظریہ سامنے آتا ہے کہ پیر ومرشد کو اللہ تعالیٰ کے عصیان وطغیان کے لئے بطور مورچہ استعمال کرتا ہے اور اس کے بدلہ میں چھ ماہ یا سال بعد پیر صاحب کو تھوڑے سے روپے نذرانہ پیش کردینا ہے اور پیرومرشد کا بھی وطیرہ اور طرز عمل یہی غمازی کرتا ہے کہ ہمارا کاروبار چل رہا ہے اور یہ محنت اور مشقت باعزت طور پر دولت ودنیا جمع ہورہی ہے اور دادعیش دینے کا موقع مل رہا ہے یہ فاسق اور فاجر رہیں اور دوزخ کا ایندھن بنیں۔ (ص ۲۶۵)

۶) مولوی محمد مختار عالم حق صاحب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کے متعلق لکھتے ہیں:

آج بھی اہل سنت کے باہمی خلفشار اور خانقاہی نظام کی بربادی پر نوحہ کناں رہتے ہیں۔ (مجالس علماء ص ۳۱)

پیرزادہ صاحب لکھتے ہیں:

پاکستان میں علم وفضل کا جنازہ نکل گیا۔ روحانیت کے چراغ بجھ گئے خانقاہیں اہل رتبہ سے خالی ہوگئیں تو یہاں کے علماء وفضلا سجادہ نشینوں نے بڑھ کر ان القابات وخطابات پر قبضہ کرلیا جو ان حضرات کے آباواجداد کو سجتے تھے۔ (ایضا ۴۰۔۴۱)

آگے لکھتے ہیں:

اب ہر سنی عالم دین مفتی اعظم، مفتی پنجاب، مفتی کراچی مفتی لاہور بن کر ایسے سامنے آتا ہے جیسے مفتی کا خطاب مفت مل گیا ہو ہر گلی کوچہ میں سینکڑوں علاقے نظر آتے ہیں، ہر گدی نشین، زبدۃ العارفین ہے آج ہر وعظ فروش عمدۃ الواعظین ہے اور آج ہر نعت فروش حسان وقت بن گیا ہے۔ (ایضاً ص ۴۱)

یاد رہے یہ فاروقی صاحب نے دینی القابات وخطابات کا بے جا استعمال کی سرخی قائم کر کے یہ سب کچھ اس کے نیچے لکھا ہے۔

محمد مختار عالم حق بریلوی جید عالم لکھتے ہیں:

پیران عظام کا ایک طبقہ اعلیٰ حضرت سے دور رہتا ہے اور اپنی روحانی بدعات کو چھپانے کے لئے اعلیٰ حضرت کی تعلیمات سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

(ایضاً ص ۴۳۰)

۷) مولوی ابوداؤد محمد صادق اپنے ملاؤں اور پیروں کی درگت بناتے ہوئے نوحہ کناں ہیں بعض مولوی اور پیر صاحب بھی جماعت کی پرواہ نہیں کرتے۔

(دعوت عمل ص ۳۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

بعض مولانا صاحبان اور پیر کہلانے والے حضرات کی تصاویر سے اخبارات کے صفحات کو مزین کرتے ہیں اور گونگے قسم کے مولوی اور پیر نہ ان کو روکتے ہیں اور نہ انہی تصاویر کی اشاعت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۱۰۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

بعض نام نہاد ملاؤں پیروں اور نفس پرست قلندروں اور بزرگوں کے جھرمٹ میں شیطان اس جال کے ذریعے شکار کرتا اور بے پردگی وفحاشی پھیلاتا ہوا نظر آتا ہے۔

(دعوت عمل ص ۱۱۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

کئی علماء وپیر صاحبان کی بالغ وجوان لڑکیاں بھی باقاعدہ سکولوں کالجوں میں جاتی ہیں۔ (ایضاً ص ۱۶۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

بعض (بریلوی) لوگ نماز نہیں پڑھتے اور اگر کہا جائے کہ نماز نہیں پڑھتے اور اگر کہا جائے کہ نماز پڑھو تو کہتے ہیں کہ ہم دل کی نماز پڑھتے ہیں ایسے لوگوں کو کہتے کہ تم روٹی بھی نور کی کھایا کرو۔ (ایضاً ص ۲۱۷)

بریلوی حضرات اپنے نعت خوانوں کے متعلق لکھتے ہیں:

پاکستانی نعت خوان جس انداز میں نعت پڑھتے ہیں وہ شرعاً ناپسندیدہ ہے اور اس سے گریز کیا جانا چاہیے۔ (فتاوی نورانی ص ۱۶)

۸) مولوی تطہیر احمد رضوی لکھتے ہیں:

آج کل بزرگان دین کے مزارت پر ان کے اعراس کا نام لے کر خوب موج مستیاں ہورہی ہیں بدمعاش بدکردار لوگ اپنی انگلیوں باھوں تماشوں عورتوں کی چھیڑ چھاڑ کے مزے اٹھانے کے لئے اللہ والوں کے مزاروں کا استعمال کررہے ہیں کاش یہ لوگ موج مستیاں پر ڈھول باجے مزامیر کے ساتھ قوالیاں مزارات سے الگ کرتے اور عرس کا نام نہ لیتے تو کم ازکم اسلام اور اسلام کے بزرگ بدنام نہ ہوتے۔

(ص ۳۸ عوامی غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح)

یہی بریلوی جید مولوی لکھتے ہیں۔

آج کل گاؤں دیہاتوں میں کچھ جاہل بے شرع پیر یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ جو مرید نہ ہوگا اسے جنت نہ ملے گی یہاں تک کہ بعض ناخواندہ پیشہ ور مقرر جن کو توبہ کرنے کی فرصت تو ہے مگر کتابیں دیکھنے کا وقت ان کے پاس نہیں جلسوں میں ان جاہل پیروں کو خوش کرنے کے لئے یہ تک کہہ دیتے ہیں کہ جس کا پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ (ص ۱۶)

۹) بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

نویں رکاوٹ:

پیروں کے آستانے ہیں خانقاہیں ہیں جن کے گلوں میں سادہ دل لوگ اپنی جیبیں خالی کرآتے ہیں زیب سجادہ فلاں وفلاں بزرگ ہیں جن میں سے بعض تقدس مآب مشائخ کی توشکلیں بھی غیر شرعی ہیں جن کے دن مریدوں سے نذرانے وصول کرنے اور راتیں عیاشیوں میں گزرتی ہیں۔

جوتعویذ گنڈوں کے کاروبار سے غرباء کولوٹتے ہیں جوعلم سے قلاش اور عمل سے مفلس ہیں جن کی زبان میں فرشتوں کی پاکیزگی اور قلب میں ابلیس کی روسیاہی ہے جن کی گفتار رشک جبرائیل اور کردار ننگ انسانیت ہے کوئی گھوڑے شاہ ہے جس کے مزاروں پر گھوڑوں کے بت چڑھائے جاتے ہیں کوئی کتوں والی سرکار ہے جہاں کتوں کو تقدس حاصل ہے، کوئی بلی والی سرکار ہے کوئی کیا ہے اور کوئی کیا ہے۔

وہ جن کے مرید فاقہ کش ہیں اور پیر لاکھوں کے کتے خرید کر ہزاروں کی شرط پر لڑاتے ہیں۔ (معاشرے کے ناسور ص ۱۲)

آگے لکھتے ہیں:

اٹھارویں رکاوٹ:

وہ لوگ جو اسلام کے نام پر بڑے بڑے جلسے کرتے ہیں نماز نہیں پڑھتے جو نذر ونیاز پر ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور زکوۃ نہیں ادا کرتے جو مزاروں پر سجدہ کرتے ہیں اور خدا کے سامنے سر نہیں جھکاتے جو محبت رسول کے دعویدار ہیں اور رسول کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ (ایضاً ص ۱۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہم نے ان پڑھ عوام اور جہلا کو اولیاء اللہ کے مزارات پر بار ہا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے جو منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتے اسی طرح ان کے مزارات پر صاحب مزار کی نذر اور منت مانتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ سجدہ عبادت ہو یا سجدہ تعظیم اللہ کے غیر کے لئے جائز نہیں اور نذر بھی عبادت ہے اور غیر اللہ کی نذر ماننا جائز نہیں۔

(تبیان القرآن ج۱،ص۱۸۶)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

بعض جہلا کا عقیدہ ہے کہ وہ قبر کو بوسہ دیتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں یہ تمام افعال ممنوع اسلام ہیں۔ (ایضاً ص ۱۹۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہمارے زمانہ میں جھوٹے صوفی اور بناوٹی محب رسول جنت کا بہت حقارت سے ذکر کرتے ہیں اور جنت طلب کرنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور ان کی تضحیک کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۳۲۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہمارے زمانہ میں بعض جہلا جنت کی بہت تنقیص کرتے اور بہت تحقیر کرتے ہیں اور جنت کی دعا کرنے کو بہت گھٹیا درجہ قرار دیتے ہیں بعض کہتے ہیں ہمیں جنت نہیں چاہیے۔ (ایضاً ص ۶۹۸)

۱۰) مولوی عنایت اللہ سانگلہ لکھتے ہیں:

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض پیروں فقیروں سے جب نماز کے لئے کہا جاتا ہے تو یکدم ایک نعرہ شانہ بلند کرتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں کہ ظاہری نماز ریاکاری ہے نماز دل سے ہونی چاہیے۔ (مقالات شیر اہل سنت ص ۵۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

بعض نام نہاد صوفیا اپنے آپ کو جملہ اعمال سے مبرا سمجھتے ہیں یہ بالکل جاہلانہ بات ہے حقیقت سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ (ایضاً ص ۹۶)

جناب اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

وہ لوگ جو مشائخ کرام اور اولیاء عظام کے روپ میں ظاہر ہو کر نماز کو ترک کرتے ہیں بلکہ اپنے مریدین وغیرہ کو بھی نماز سے روکتے ہیں ایسے لوگ قطعا دین مصطفی ﷺ اور صراط مستقیم پر نہیں بلکہ شیطان کے ایجنٹ ہیں۔ (ص ۳۳۹ کوثر الخیرات)

۱۱) علامہ سید یوسف سید ہاشم فاعی لکھتے ہیں:

مگر زیارت کرنے والے کا عقیدہ نہ ہو کہ ---------توجہ اور التجا کی ضرورت نہیں جیسے کہ بعض جاہل اور غافل عوام سمجھتے ہیں۔

(اسلامی عقائد ص ۱۷۹)

۱۲) پروفیسر مسعود صاحب لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ اعراس میں بالعموم افعال شرکیہ کا ارتکاب اس کثرت سے ہونے لگا کہ عرس کے نام سے بعض حضرات کو چڑ سی ہوگئی۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۵۳)

۱۳) مولوی بدرالقادری ہالینڈ لکھتے ہیں:

ہمارے بڑے بڑے اکابرین کے بعد بہت سے ایسے خانوادے ہیں جہاں علم دین کا کوئی مشعل بردار نہ رہا حتی کہ شاید علماء وفقہا کی اولاد اپنے چہروں پر بارلحیہ (داڑھی شریف) اٹھانے کی قوت سے بھی عاری ہے۔ (شرف ملت نمبر ۶۸)

۱۴) شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

خانقاہیں ہوں یا دینی مدارس ان میں بڑی خرابی تو یہ ہے کہ یہاں وراثتی نظام قائم ہے یعنی باپ کے بعد بیٹا ہی سجادہ نشین ہوگا چاہے اس میں کسی قسم کی صلاحیت ہی موجود نہ ہو۔ (ایضاً ص ۲۸۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

۱) بعض لوگ حضرت داتا صاحب کے مزار پر سجدہ کرتے ہیں۔

۲) بعض رکوع کی حد تک جھک کر سلام کرتے ہیں۔

۳) مسجد میں جماعت کھڑی ہوتی ہے اور کچھ لوگ مزار شریف کے ساتھ چمٹ کر کھڑے رہتے ہیں۔ (ص ۱۴)

۱۵) پیر محمد کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں:

موجودہ صورت حال کی ساری نہیں تو بیشتر ذمہ داری پیر صاحبان پر عائد ہوتی

ہے جو اہل سنت کے کشور دل کے سلطان ہیں جو ہماری عقیدتوں کا مرکز ہیں جو ہمارے عشق ومستی کا عنوان ہیں جن کے اشارہ ابرو پر ہر نیک دل سنی دل وجان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ تسلیم کہ انہوں نے پاکستان کے حصول میں قابل فخر حصہ لیا لیکن پاکستان کو اسلامی سلطنت بنانے کے لئے جس مسلسل جدوجہد کی ضرورت تھی غیر اسلامی تحریکوں کو ختم کرنے کے لئے عمل اور فکری میدان میں جس جہاد کی ضرورت تھی، اس کی طرف انہوں نے توجہ نہیں دی اہل سنت کو منظم اور متحد کرنے کی اہمیت کا انہوں نے اندازہ نہیں لگایا اور امت کا سواد اعظم ایک لشکر جرار کی بجائے بھیڑوں کا گلہ بن کر رہ گیا ہے۔ (جمال کرم ص ۲۲۲، ج ۲)

فائدے سے یہ خالی نہ ہوگا ہم یہاں عرض کرتے ہیں کہ:

بریلوی بھیڑوں کا گلہ یا بھیڑیں ہیں، اس لئے مندرجہ ذیل حوالے مزید ملاحظہ فرمائیں:

۱) فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

تم مصطفے ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو۔ (وصال شریف ص ۴)

۲) مولوی محمد ریاض رضا ہاشمی قادری نوری لکھتے ہیں:

جب مصطفائی گلے کی نادان بھیڑیں ان کے بچھائے جال میں پھنس کر ان (تبلیغی جماعت) ان کے ساتھ چالیس دن گزارنے کے بعد الخ۔

(علماء دیوبند کی کرامات ص ۸۲)

قارئین ذی وقار تین جید علماء جو بریلویت کے بڑے سپوت ہیں، انہوں نے بریلویوں کو بھیڑیں کہا ہے۔

اور مزے کی بات یہ ہے کہ تمام جانوروں میں بھیڑ بیوقوف ترین جانور ہے۔

گویا بریلوی بے وقوف ترین مخلوق ہے۔

ان کو بھیڑ کہا ہی ان اکابر بریلویہ نے اسی وجہ سے ہے کہ یہ حضرات بے وقوف ہیں۔

۱۶)علامہ سعید احمد قادری کانپوری بریلوی لکھتے ہیں:

عرس کا جو اسلامی طریقہ ہے اس کو چھوڑ کر عوام جہلا نے اس کو اپنے نفس کے سانچے میں ڈھال لیا ہے اب تو وہ دھما چوکڑی ہوتی ہے کہ شیطان بھی مات کھا جائے۔

(لہو کی بوندیں ص ۲۳)

آگے لکھتے ہیں:

آج کل قوال صاحبان کی جگہ اب قوال عورتیں بھی اسٹیج کی زینت بن رہی ہیں اوران بے غیرت عورتوں کو قوالی کے سٹیج پر ہار پہنائے جاتے ہیں۔

(ایضاً ص ۲۴)

آگے لکھتے ہیں:

بعض مواقع ایسے بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ میلاد شریف کا سٹیج سجایا گیا عالم صاحب تشریف لائے اور تقریر فرمانے لگے ابھی تقریر ختم کر کے وہ رخصت بھی نہیں ہونے پائے کہ ڈھولک وغیرہ سٹیج کو سجا دیا گیا غور فرمائیے کہ کس قدر دل سیاہ ہو چکے ہیں وہی تخت جہاں ابھی رحمتوں کی بھر پور بارش ہو رہی تھی اب چند ہی ساعتوں کے بعد شیطان کا ننگا ناچ ہوگا۔

۱۷)فاضل بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

مزارات اولیا یا دیگر قبور کی زیارت عورتوں کا جانا باتباع غنیۃ علامہ محقق ابراہیم جلی ہرگز پسند نہیں کرتا۔ خصوصاً اس طوفان بدتمیزی رقص ومزامیر وسرور میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے۔

(عورتوں کے لئے زیارت قبور کیوں جائز نہیں ص ۷۔۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اور خصوصاً ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں یہ کس قدر شریعت مطہرہ سے منافقت ہے۔ (ص ۲۴)

۱۸)پروفیسر عبدالروف ہاشمی بریلوی چیرمین تحریک پیغام لکھتے ہیں:

ہمارے نام نہاد علماء ومشائخ بھی اسی نظام کفر کے تحت بڑی مطمئن زندگی گزار رہے ہیں اور اپنی اپنی روحانی دوکانداریوں اور فیکٹریوں کو مزید چار چاند لگا رہے ہیں۔

(ماہنامہ جہان رضا دسمبر ۲۰۱۰ ص ۴)

۱۹)بریلوی مولوی محمد عبدالرشید احمد نوری صاحب لکھتے ہیں:

یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ اہل سنت کا کثیر مال غیر ضروری کاموں پر خرچ ہو جاتا ہے اور جن کاموں سے ذہنی نشوونما اور فکری صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہوں ان کی طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

ایک طرف ہماری یہ حالت، دوسری جانب ہمارا مخالف اشاعت وتصنیف کے ہتھیار سے لیس ہو کر ہماری فکری صلاحیتوں پر حملہ آور ہے، انہیں بری طرح سے تباہ کر رہا ہے۔

(تعارف رضا اکیڈمی ص ۸۷)

باب دوم

اس باب میں بریلویوں کی وہ عبارت پیش کریں گے۔ جس میں دوسرے بریلوی علماء اس کے خلاف بات کریں گے، اور فاسق وفاجر کے فتوے ایک دوسرے کے خلاف دیں گے۔

مؤلف : مناظرِ اہلسنت مولانا ابوایوب قادری

دوسرا باب

۱) قبلہ وکعبہ کہنا:۔

۱) بریلویوں کے قائد اہل بدعت شاہ احمد نورانی کے والد ماجد مولانا عبدالعلیم صدیقی قادری رضوی میرٹھی فاضل بریلوی احمد رضا خان کی منقبت میں ایک شعر نقل کرتے ہیں کہ:

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ وکعبہ
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو۔

(یاد اعلیٰ حضرت ص ۳)

اس کتاب کے مصنف بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب ہیں تو یہ بھی اس شعر کے ذمہ دار ہونگے۔

۲) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب سوانح اعلیٰ حضرت میں ایک شعر نقل کرتے ہیں کہ:

قبلہ و دین کعبہ ایمان اعلیٰ حضرت مجدد ملت
راحت قلوب ورحمت یزداں، اعلیٰ حضرت مجدد ملت

(سیرت اعلیٰ حضرت)

۳) احمد شاہ نورانی کے والد کا درج بالا شعر بریلویوں کے امیر رضائے مصطفیٰ، پاسبان مسلک رضا ابوداؤد محمد صادق رضوی نے ''شاہ احمد نورانی'' کتاب میں بھی نقل کیا ہے۔(شاہ احمد نورانی ص ۱۰)

مولوی عبدالعلیم صدیقی قادری، عبدالحکیم شرف قادری، مولوی احمد یار خان نعیمی، مولوی ابوداؤد محمد صادق رضوی صاحبان نے اعلیٰ حضرت کو قبلہ وکعبہ مانا ہے۔

۴) تلمیذ خاص ابوداؤد محمد صادق حفیظ نیازی نے مولوی ابوداؤد کو قبلہ وکعبہ لکھا ہے۔(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ص ۱۹ نومبر 2009ء)

۵) جاوید اقبال مظہری صاحب بریلوی اپنے پیرومرشد مفتی مظہر اللہ کے متعلق ''قبلہ دین، کعبہ جان'' الفاظ نقل کرتے ہیں۔ (مناقب مظہری ص ۳۱ مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی)

ناظرین ملاحظہ کریں اب اس پر بریلوی فتویٰ:

جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی اعلیٰ حضرت کو قبلہ وکعبہ کہنے پر سخت ناراض ہوتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''عوام میں تو بعض بے وقوف لوگ اپنے بزرگوں کو قبلہ وکعبہ، مکہ مدینہ منورہ بھی کہہ دیتے ہیں، مگر یہ سب احمقانہ جہالتیں ہیں''۔ (تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۱۰۸ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

تو بریلوی جانشین حکیم الامت اور مفتی اعظم پاکستان کی رو سے مولوی عبدالعلیم صدیقی، مفتی احمد یار خان نعیمی (والد صاحب مفتی اقتدار) عبدالحکیم شرف قادری اور مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحبان بے وقوف، احمق اور جاہل ثابت ہوئے ہیں۔

۲) سبز رنگ کا استعمال:۔

بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب سے پوچھا گیا کہ:

عرض: سبز رنگ کا جوتا پہننا کیسا ہے؟

ارشاد: جائز ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۳۲۲ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

امیر دعوت اسلامی مولوی محمد الیاس عطار قادری صاحب اعلیٰ حضرت کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

آج کل ٹریفک کے محکمہ کی جانب سے رہنمائی کے لئے سڑکوں پر بعض تحریریں ہوتی ہیں، یہ غلط طریقہ ہے کاش! صرف رنگ برنگے (مگر کاش سبز کے علاوہ) پٹوں سے کام چلایا جاتا''۔ (فیضان سنت ص ۹۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ابو داؤد محمد صادق کے رفیق خاص محمد حفیظ نیازی بریلوی ابوداؤد وصادق کے خیالات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یاد رہے کہ حضرت موصوف عموماً دوست احباب اور ملاقات کے لئے آنے والوں کو تنبیہ فرمایا کرتے ہیں کہ:

رنگدار شلوار بالخصوص سبز رنگ اور سیاہ رنگ کی شلوار استعمال نہ کریں، ہمیشہ سفید شلوار پہنیں۔"

ایک مرتبہ مرکز اہل سنت جامع مسجد زینت المساجد (گوجرانوالہ) کی ڈیوڑھی کا فرش بن رہا تھا تو آپ نے مستری فضل حسین (مرحوم) سے فرمایا: "فرش میں سبز رنگ استعمال نہ کریں یہ گنبد خضریٰ کا رنگ ہے۔"

مستری صاحب نے عرض کیا کہ "کئی پتے وغیرہ سبز رنگ کے گلیوں میں بکھرے ہوتے ہیں۔ فرمایا: "بکھرا ہونا اور بات ہے بکھیرنا اور بات ہے، احتیاط اچھی ہوتی ہے، یہی ادب کا تقاضا ہے۔"...... باادب بانصیب۔

(رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ص ۲۳ جنوری ۲۰۱۰ء)

مولوی ابوداؤد صادق صاحب کی رو سے سبز رنگ کا استعمال نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ بے ادبی ہے۔

تو الیاس قادری صاحب اعلیٰ حضرت کی بات کو رد کر رہے ہیں اور ابوداؤد صاحب کی رو سے اعلیٰ حضرت بے ادب ہیں۔

جب فاضل بریلوی ہی بے ادب ٹھہرے جو بانی رضا خانیت ہیں تو پھر باقی رضا خانیت میں ادب کیسے آسکتا ہے۔

الولد سر لابیہ۔

بچہ باپ کا بھید ہوتا ہے یعنی اس کا جانشین ہوتا ہے اس کی صفات کا عکس ہوتا ہے۔

تو جب اباجان بے ادب ہیں تو نیچے سب کے سب بے ادب ہی ٹھہرے۔ فیا اسفا۔

آخر میں اپنے ایک اور مفتی صاحب کا فرمان دیکھیں کہ سب کی حجامت کیسے کردی۔

مفتی اقتدار احمد لکھتے ہیں بعض کم عقل نادان پیر لوگ ہر کالے اور سبز رنگ کی تعظیم میں جھکے پڑتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی ان دو رنگوں کی تعظیم کا حکم دیتے ہیں کہ کالے رنگ کی جوتی نہ پہنو کالے رنگ کا فرش نہ بچھاؤ کہ یہ غلاف کعبہ کا رنگ ہے اور یہ سبز رنگ کا گنبد ہے اسلام ان خرافات کو نہیں مانتا اللہ تعالیٰ نے کالی بھینس کالا [illegible] بہت سے کالے حرام جانور پیدا فرمادیئے یہاں تک کہ ہر مرد کے کالے بال ناف سے نیچے تک اگا دیئے اب کروان کی تعظیم سجا کر رکھو شوکیس میں اس طرح سبز گھاس کے میدان سجا دیئے کہ ہر طرح ان پر چلو پھرو کتے دوڑاؤ۔ (فتاوی نعیمیہ ج ۴ ص ۶۹)

۳) مسئلہ چمگادڑ:۔

اعلی حضرت فاضل بریلوی نے چمگادڑ کو حلال ثابت کرنے کے لئے پورا زور لگایا ہے۔ اس میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ "چمگادڑ شکاری پرندہ نہیں"

(فتاوی رضویہ ج ۸ ص ۳۶۸)

بریلوی جانشین حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"مشاہدہ یہ ہے کہ چمگادڑ شکاری پرندہ ہے۔ میں نے خود اس کو چھوٹی نسل کے مینڈکوں کو منہ سے شکار کرتے دیکھا ہے اس طرح چھوٹی چھوٹی مچھلی اور دیگر حشرات کا شکار کرتی ہے اور اڑتے ہوئے باز اور عقاب کی طرح شکار کرتی ہے۔"

(نقشہ نعل پاک ص ۳۷ العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ)

مفتی اقتدار خان نعیمی اعلیٰ حضرت بریلوی کی تحقیق کو ٹھکراتے ہوئے چمگادڑ کو شکاری پرندہ لکھ رہے ہیں۔

فاضل بریلوی کی جہالت معلوم ہوگئی۔

کبھی تو یہ ان کی تحقیقات کو علامہ شامی، فتاویٰ عالمگیر یہ سے بھی بھاری قرار دیتے ہیں۔ مگر کبھی جاہل تک بنا دیتے ہیں۔

یہ ہے بریلوی اصاغر کی اپنے اکابر پر بڑی مہربانی اس فقیر کا تجربہ ہے کہ کوئی بریلوی ملاں بھی اپنے علاوہ اور بریلویوں کو معتبر نہیں مانتا۔

۴) گائے کا گوشت کھانا۔

۱) فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضور اقدس ﷺ سے گائے کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں ہے۔

(فتاوی رضویہ ج۶ ص۲۷)

۲) فاضل بریلوی کے ملفوظات میں بھی لکھا ہے کہ:

''حضور اقدس ﷺ سے گائے کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں۔''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۳۳، مطبوعہ مشتاق بک کارنر، لاہور)

جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب اعلیٰ حضرت بریلوی کی تحقیق کو ٹھکراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

لیکن آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام نے مسلم شریف کے حوالے سے اعلیٰ حضرت کے فتاوی رضویہ کے حاشیہ میں اس کا (گائے کے گوشت کھانے کا) ثبوت پیش فرمایا ہے:۔

کیا عجیب بات ہے گویا اعلیٰ حضرت کو مسلم شریف نہیں آتی تھی۔''

(نقشہ نعل پاک ص ۴۸) (ماخوذ العطایہ احمدیہ فی فتاوی نعیمیہ)

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب نے فاضل بریلوی کی علمیت کو خوب واضح کیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے ہمارا چیلنج ہے کہ مسلم شریف کو اگر فاضل بریلوی نے مکمل پڑھا ہو اس کا باحوالہ ثبوت پیش کرو تو ہم ہزار روپیہ انعام دینگے۔

۵) اوجھڑی کھانا:۔

۱) فاضل بریلوی احمد رضا خان نے اوجھڑی اور آنتوں کو مسلمانوں کے لئے مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۸ ص۳۲۶)

۲) فاضل بریلوی کے ملفوظات میں ہے کہ:

عرض: اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

ارشاد: مکروہ ہے۔

(ملفوظات اعلی حضرت ص ۳۹۵)

جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اعلی حضرت نے کراہت کو مع الفارق سے ثابت کیا ہے۔ آپ سے پہلے کسی فقیہ وامام نے ان کو مکروہ تحریمی یا تنزیہا نہ فرمایا۔ (نقشہ نعل پاک ص ۴۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

لیکن عوام میں سے کوئی کوئی اچھی طرح پاکیزہ کرکے پکائے تو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ (ایضاً ص ۴۶)

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب گجراتی نے جہاں پر اعلیٰ حضرت بریلوی کی تحقیق کو بری طرح رد کیا ہے۔

وہیں پر فاضل بریلوی کا فقہا و آئمہ کرام سے اختلاف بھی دکھایا ہے۔

اور بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے اوجھڑی کھانے کا ثبوت حدیث شریف سے دے کر فاضل بریلوی کے منہ پر زوردار طمانچہ رسید کیا ہے۔

شاید فاضل بریلوی اب تک اس کی حلاوت کو محسوس کررہے ہو۔

ملاحظہ فرمائیں:

(نعمۃ الباری شرح بخاری ج۱ ص ۷۰۵، ۷۰۶)

اور مفتی اسلم رضوی صاحب جامعہ رضویہ فیصل آباد نے بھی اوجھڑی کو مکروہ تنزیہی کہتے ہیں یعنی حلال ہے۔ (رسائل اویسیہ)

۶) نعلین شریفین کے ساتھ حضور کا عرش پر جانا:

احمد رضا خان نے نعلین شریفین سمیت حضور علیہ السلام کے عرش پر جانے کی

روایت کو باطل وموضوع کہا ہے۔''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۵۲ حصہ دوم)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب فاضل بریلوی کی علمی تحقیق کو ٹھکراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''یہ ضرور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نعلین پاک سے آقاء کائنات ﷺ کی نعلین پاک کا درجہ زیادہ ہے۔اگر یہ آپ کا معاملہ ہوتا تو شاید وادی مقدس میں نہ اتروائی جاتی جیسا کہ عرش اعظم پر نہ اتروائی گئی کہ پہن کر جانا تو عقلاً اور رواجاً ثابت ہے مگر اتروانا ثابت نہیں، پہن کر جانے کا صریح ثبوت مانگنا عبث ہے۔

(نقشہ نعل پاک ص ۲۹۔۳۰)

فاضل بریلوی کی رو سے یہ روایت موضوع ہے اور مفتی اقتدار احمد خان نعیمی کی رو سے یہ عقلاً اور رواجاً ثابت ہے۔

فتاوی بریلی شریف میں ہے کہ:

نعلین شریف پہن کر عرش پر جانا ثابت نہیں۔(فتاوی بریلی شریف ص ۳۵۲)

یہ اختر رضا خان ازہری اور عبدالرحیم بستوی جیسے دو بریلوی علماء کی مصدقہ کتاب ہے۔

۷) مسئلہ بوسہ قبر:۔

مولوی احمد رضا خان نے بوسہ قبر کو راجح مذہب میں ممنوع قرار دیا ہے۔

(فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۷۶، تعلیمات اعلی حضرت ص ۱۶۰ رضا کوئز بک ص ۷۱)

جبکہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب لکھتے ہیں کہ:

شارع علیہ السلام کی طرف سے اس بارے میں ممانعت وارد نہیں ہوئی اور نہ ہی ممنوع ہونے پر کوئی دلیل ہے۔(عقائد ومسائل ص ۶۰)

اس کا ترجمہ عبدالحکیم شرف قادری نے کیا ہے

بریلوی علماء کی تحریر سے پتہ چلا کہ اعلیٰ حضرت بلا دلیل فتوے دیا کرتے تھے۔

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بھی قبر کو بوسہ دینے سے منع فرماتے ہیں۔

(تحقیق الحق ص ۲)

بریلوی شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی صاحب بوسہ قبر کو جائز سمجھتے ہوئے دلائل دیتے ہیں کہ:

''بوسہ قبر کے مزید حوالہ جات''

(کشکول اویسی ص ۱۴۹ مطبوعہ عطاری پبلشرز کراچی)

صدر جمعیۃ علمائے پاکستان بریلوی مولوی عبدالحامد بدایونی فاضل بریلوی کی تحقیق کو رد کر کے لکھتے ہیں کہ ''لیکن جہاں تک نفس بوسہ قبر کا تعلق ہے۔الحمدللہ وہ اپنی اصل اور سند کے لحاظ سے ہر طرح صحیح اور ثابت شدہ ہے۔(تصحیح العقائد ص ۱۱۰)

۸) مسئلہ سیاہ خضاب:

بریلوی خطیب پاکستان مولوی شفیع اوکاڑوی کی رو سے درج ذیل حضرات سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے:

۱) پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔

۲) غلام محی الدین بابو جی

۳) میاں غلام اللہ صاحب قبلہ لاثانی شرقپوری۔

۴) علامہ عبدالغفور ہزاروی۔

۵) خواجہ قمر الدین سیالوی۔

۶) عطا محمد بندیالوی بریلوی۔

اور خود شفیع اوکاڑوی صاحب بھی سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔

(مسئلہ سیاہ خضاب ص ۲۴)

جبکہ فاضل بریلوی احمد رضا خان بریلوی کے درج ذیل مشہور فتوے ہیں کہ:

۱) جو سیاہ خضاب لگائے وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

۲) اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سیاہ خضاب کرنے والوں کی طرف نظر کرم نہ

فرمائے گا۔

۳) اللہ تعالیٰ بوڑھے کوے کو دشمن رکھتا ہے۔

۴) زرد خضاب مومن کا، سرخ خضاب مسلمان کا اور سیاہ خضاب کافر کا ہے۔

۵) سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے لگایا۔

٦) سیاہ خضاب کرنے والوں کا چہرہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کالا کرے گا۔

۷) داڑھی منڈانے یا سیاہ خضاب کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حصہ نہیں۔

۸) داڑھی منڈوانا اور اس کو سیاہ کرنا مثلہ ہے۔

۹) سیاہ خضاب حرام ہے۔

۱۰) سیاہ خضاب وسمے کا ہو یا کسی اور چیز کا مطلقاً حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۳، ص ۴۹۹۔۴۸۳، فہارس فتاوی رضویہ ص ۷۲۱۔۷۲۰)

یہ سب کے سب فتوے بریلوی خطیب پاکستان، بریلوی مجدد دین وملت شفیع اوکاڑوی اور درج بالا حضرات پر لگتے ہیں۔

ان ہی اعلیٰ حضرات کے فتاوی جات کو جب بریلوی علماء نے اشتہار کی شکل میں اپنے بریلوی مجدد ملت (شفیع اوکاڑوی) پر لگائے تو شفیع اوکاڑوی صاحب کو شکوہ کرنا پڑا کہ:

ہمیں اشتہار میں اپنے نبی کا نافرمان فرعون کا پیروکار، اللہ کا دشمن اور بڈھا کوا اور جانور، بدترین گناہ کا مرتکب، جنت کی خوشبو نہ پانے والا جہنمی، قیامت کے دن اللہ سے منہ کالا کرانے والا، ادنی ترین مسلمان اور گنہگار سے گناہ گار امتی سے کمتر اور ہمارے مقتدیوں کی نماز کو فاسد قرار دیا گیا۔

(مسئلہ سیاہ خضاب ص ۴۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

کچھ فتاوی جات: مفتی اقتدار نعیمی سے مندرجہ بالا بریلوی حضرات وصول فرمالیں:

۱) یہ بدنصیب کالا خضاب لگانے والے لوگ کل قیامت میں سر پکڑ کر روئیں

گے، کوئی بھی اس حرام کام کرنے کی سزا سے نہ بچ سکے گا خواہ کوئی پیر ہو یا مولوی ہو۔

(العطایا الاحمدیہ ج ۴، ص ۹)

۲) احادیث میں بھی خضاب سیاہ سے سخت نفرت وممانعت فرمائی گئی اور آئمہ اربعہ کے مذاہب سے بھی حرمت خضاب ثابت، اب اگر اب بھی کوئی نہ مانے ضد پر اڑا رہے تو وہ منکر احادیث ہونے کی گستاخی وگمراہی کے علاوہ اپنے امام مذہب کی تقلید سے منہ موڑ کر انحراف کر رہا ہے اور دین میں نئے فرقے کو جنم دے رہا ہے۔ (ایضاً جلد، ص ۱۷)

جو شخص مرد مسلمان کالا خضاب لگائے وہ سراسر نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے اور شریعت کا مقابلہ۔

یعنی مفتی اقتدار کے نزدیک اکابرین بریلوی۔

بدنصیب، قیامت میں رسوا ہونے والے، ضدی، منکر احادیث، گمراہ غیر مقلد، نئے فرقے کے بانی، حضور علیہ السلام کے مخالف شریعت کے مقابلہ کرنے والے ہیں۔

۹) فخر عالم کہنا:۔

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''نبی علیہ السلام کو فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے معنی ہے۔''

(عرفان شریعت ص ۳۷)

بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری کے مشورے سے چھپنے والی کتاب میں اعلیٰ حضرت کے اس فتوے کو نظر انداز کرتے ہوئے بریلوی مولوی محمد آل مصطفے کیتھاری:

پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ''فخر عالم'' لکھتے ہیں۔

(مناظرہ بنگال ص ۱۹، فیصلہ کن مناظرے)

حافظ محمد حسن مجددی سجادہ نشین درگاہ ٹنڈہ سائیں داد اعلیٰ حضرت کے فتوے کو نظر انداز کرتے ہوئے

حضور علیہ السلام کو ''فخر عالم'' لکھتے ہیں۔

(العقائد الصحیحہ فی تردید الوھابیہ ص ۷۲)

اسی طرح دیوبندی مذہب والا بھی فخر عالم لکھتا اور مانتا ہے دیکھیئے دیوبندی مذہب۔

واہ او رضا خانیوں جو سرکار ساری انسانیت بلکہ ہر شے کے لئے فخر ہیں وہ تمہارے نزدیک ان الفاظ سے موصوف نہیں ہوسکتے۔

کیونکہ بریلوی کے نزدیک اگر شیطان نہ ہوتا تو دنیا میں کچھ بھی نہ ہوتا۔

(رسائل نعیمیہ ص ۳۷۹)

واہ بریلویو تم شیطان کو کائنات کا سبب مان لو لیکن آمنہ کے لال در یتیم ﷺ کو کائنات کا سبب اور فخر ماننے کے لئے تیار نہ ہو۔

تف ہے ایسی عقل وغیرت پر؟

مزید دیکھیئے:۔

(i) مشہور اردو لغت ”فیروز اللغات“ میں ”بے معنی“ کے معنی یہ لکھتے ہیں:۔

”مہمل۔لغو۔ بے ہودہ۔ بے سروپا“ (فیروز اللغات ص ۱۴۴)

(ii) مشہور ومعروف اردو لغت ”حسن اللغات“ میں ”بے معنی“ کے معنی لکھتے ہیں کہ:

”لغو۔مہمل۔ وہ لفظ جس کے کچھ معنی نہ ہوں۔ بے ہودہ“

(حسن اللغات ص ۱۷۰۔ مطبوعہ اورینٹل بک سوسائٹی لاہور)

اور فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب ایک اصول ایسے مواقع کیلئے لکھتے ہیں کہ:۔

”جب لفظ دو خبیث معنوں میں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری پر اس کا اطلاق ممنوع ہوگا“۔

(ملفوظات حصہ اول ص ۱۳۹)

تو مولوی احمد رضا خان صاحب کے اصول اور فتوی سے:۔

☆ نبی علیہ السلام کو فخر عالم یا فخر جہاں کہنا منع ہے (معاذ اللہ)۔

☆ نبی علیہ السلام کو فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے ہودہ لغو وغیرہم کے حکم میں ہے (معاذ اللہ)۔

☆ نبی علیہ السلام کو فخر عالم یا فخر جہاں کہنا مہمل ہے (معاذ اللہ)۔

☆ نبی علیہ السلام کو فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے سروپا ہے (معاذ اللہ)۔

۱۰) یا محمد ﷺ کہنا:۔

۱) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضور علیہ السلام کو یا محمد کہنا حرام ہے۔

(جاء الحق ص ۱۵۸ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

۲) مفتیان دعوت اسلامی لکھتے ہیں کہ:

”اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے یہ جائز نہیں“۔

(نصاب شریعت ص ۴۶)

یعنی یا محمد کہنا ناجائز ہے

۳) بریلوی مناظر مولوی محمد اشرف سیالوی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

”امت کو بھی ذاتی نام لے کر یا محمد پکارنے سے منع فرمایا“۔

(کوثر الخیرات ص ۳۹۲)

۴) مفتی مظفر حسین قادری رضوی مرکزی دارالافتا سوداگران بریلی شریف لکھتے ہیں کہ:

”نام پاک کے ساتھ ندا کرنا جائز نہیں، یعنی یا محمد کہنا جائز نہیں ہے“۔

(فتاوی بریلی شریف ص ۱۳۴)

یہ فتاوی عبدالرحیم بستوی اور اختر رضا خان ازہری جیسے جید مفتیان بریلوی کے مصدقہ ہیں۔

۵) ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر حیدر آبادی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اور رب کے حکم کے مطابق نہ حضورﷺ کو یا محمد یا احمد نام لے کر پکارنا چاہیے۔

(درس قرآن ص ۳۸ مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

۶) مجدد بدعات مانۃ حاضرہ احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ:۔

''حضورﷺ کا ذاتی نام لے کر پکارنا بے ادبی ہے''

(تجلی الیقین ص ۳۶، ص ۲۳۱ تا ۲۳۰)

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''نام پاک (یا محمد) لیکر ندا کرنا حرام ہے''

(الکوکبۃ الشہابیہ)

بریلوی ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ زینت المساجد میں داخل ہونے لگے تو جلی حروف میں تحریر کردہ ''یا رسول اللہﷺ'' پر نظر پڑی فرمایا یہ الفاظ کس اہل علم، اہل ادب نے لکھوائے ہیں ورنہ لوگ عموماً ''یا محمد'' لکھواتے ہیں۔

عرض کیا گیا کہ یہ آپ کے شاگرد خاص مولانا ابو داؤد صاحب نے لکھوائے ہیں تو فرمایا تبھی ایسا ہوا۔ (رضائے مصطفیٰ نومبر ۲۰۰۹ ص ۲۳۔ مطبوعہ گوجرانوالہ)

بریلوی امام المناظرین مفتی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضور تاجدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سادہ لفظوں میں لینا مکروہ ہے خواہ حرف نداء کے بغیر ہو جیسے کہا جائے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا۔ یا صرف نداء کے ساتھ جیسے ''یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' آپ کی ظاہری زندگی میں یا بعد از وصال''۔ (شہد سے میٹھا نام محمدﷺ۔ مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور)

فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب اپنی کتاب میں ''یا محمد کی روایت'' کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''اگر کسی روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو وہاں یا رسول اللہ کہے''۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۵ ص ۱۷۱) (منہارس فتاوی رضویہ ص ۳۹۳)

بریلوی غزالی دوراں مولوی احمد سعید کاظمی صاحب فاضل بریلوی کی تحقیق کو رد کرتے ہیں کہ:۔

ایک مرتبہ میں (غلام رسول سعیدی) نے عرض کیا کہ حضورﷺ نے نابینا صحابی کو جو دعائے حاجت تلقین فرمائی تھی اس دعا کے الفاظ میں ''یا محمد'' بھی ہے لیکن اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے تجلی الیقین میں لکھا ہے کہ ''یا محمد'' کی جگہ ''یا رسول اللہ'' پڑھے۔ فرمایا (احمد سعید کاظمی نے) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں جو کلمات تلقین فرمائے ہوں انہیں بدلنا نہیں چاہیے۔

(مقالات سعیدی ص ۵۹۳۔ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

اب اور سنئے بریلوی جید عالم ابوالانوار محمد اقبال رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نعرہ رسالت اور ندائے یا محمد یا رسول اللہ پکارنا یہ عشق ومحبت ہے۔'' (فیصلہ کن مناظرے ص ۶۱۱، مناظرہ تحریری ص ۵۵)

بریلوی مجدد مسلک بریلویت شفیع اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ۔

''اہل مدینہ میں سے یا محمدﷺ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔''

(راہ حق ص ۲۶)

مولوی ابوداؤد صادق ایک بریلوی مولوی کا خواب نقل کر کے لکھتے ہیں کہ:

''مجمع نے تخت آتا دیکھ کر یا محمد یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پکارنا شروع کر دیا۔''

(شاہ احمد نورانی ص ۱۵۲)

مفتی غلام سرور قادری اعلیٰ حضرت اور دوسرے جید بریلوی علماء کی بات کو رد اور ٹھکراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: جس معنی کی رو سے یا محمد کہنے کی ممانعت ثابت کی جاتی ہے سرے سے وہ معنی لینا ہی ضعیف ہے اور ضعیف معنی حجت نہیں ہوتا اس لئے کہ یا محمد کہنے کی ممانعت پر نص قرآن میں موجود نہیں ہے۔'' (ندائے یا محمد ص ۱۸)

مفتی غلام سرور قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

مسئلہ کی نوعیت یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کو آپ کے اسم گرامی سے ندا کرنا یعنی یہ

احترام ''یا محمد'' کہنا بلا شبہ جائز اور درست ہے۔ (ندائے یا محمد ص ۱)

ایک جگہ اور لکھتے ہیں کہ:

''یا محمد اور یا رسول اللہ کا نعرہ ہر جگہ بلند کیا جاسکتا ہے''۔ (ایضاً ص ۱۰۲)

جید بریلوی کرنل انور مدنی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

یا محمد سے خطاب:۔ جتنی بھی احادیث صرف ''یا محمد'' کے خطاب سے شروع ہوتی ہیں ۱۱۲ ہیں اس کے علاوہ کی احادیث کے درمیان میں اور بعض کے آخر میں ''یا محمد'' سے خطاب ہے۔ یہ محبوبیت کی وہ بلند ترین منزلیں ہیں جہاں کسی انسانی ذہن کی رسائی ممکن نہیں۔ قرآن میں یایھا النبی ۱۳ دفعہ اور یایھا الرسول ۲ دفعہ آیا ہے۔

چنانچہ یا محمد۔ یا نبی۔ یارسول کہنا اللہ کی سنت ہے کہاں لکھا ہے ایسے نہ پکارو۔

(کلی علم غیب ص ۵۳)

کرنل صاحب کس طرح بریلوی علماء کی بات رد کر رہے ہیں اور کیسے ان پر تنقید کر رہے ہیں۔

چوں کہ فاضل بریلوی کی طبعیت میں یہ بات ہے کہ شریعت میں تحریف کرنی ہے اس لئے وہ اس پر مصر ہیں کہ ان کو بدل دینا چاہیئے۔

۱۱) حضور علیہ السلام کو عالم الغیب کہنا:۔

۱) بریلوی رئیس المناظرین مفتی نظام الدین ملتانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''بے تعلیم الٰہی کے کسی کو عالم غیب بتانا کفر ہے اور تعلیم الٰہی سے نبی ﷺ کے لئے ثابت ہے۔'' (انوار شریعت ص ۱۵۷)

یعنی نبی علیہ السلام تعلیم الٰہی سے عالم غیب ہیں۔

۲) پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی لکھتے ہیں کہ:

''آپ (نبی اکرم علیہ السلام) کو عالم الغیب بعلم عطائی کہا جاسکتا ہے۔''

(فتاوی مہریہ ص ۶، کشکول اویسی)

۳) بریلوی مجاہد ملت مولوی عبدالحامد قادری بدایونی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''غرض محدثین ومتقدمین علمائے کرام کے نزدیک حضور عالم غیب تھے۔''

(تصحیح العقائد ص ۴۹)

۴) حافظ محمد حسن صاحب مجددی سجادہ نشین درگاہ ٹنڈہ سائیں داد ضلع حیدر آباد سندھ لکھتے ہیں کہ:

پھر بھی ہمارا دعوے ثابت ہوا کہ آپ (نبی اکرام علیہ السلام) عالم الغیب تھے۔

(العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیہ ص ۳۲ مطبع الفقیہ پرنٹنگ امرتسر)

۵) بریلوی اجمل العلماء مفتی محمد اجمل صاحب لکھتے ہیں کہ: ''بعض علماء قیام مہا کو علت حمل مشتق قرار دے کر حضور علیہ السلام کی شان میں اس (عالم الغیب) قدر کا اطلاق کرتے ہیں۔ (ردسیف یمانی ص ۱۵۱)

یعنی چند بریلوی علماء عالم الغیب کہتے ہیں۔

بریلوی مناظر سعید احمد اسعد کے خطبات میں ''حضور عالم الغیب'' کا عنوان دے کر دلائل دیے ہیں۔

(سعید احمد اسعد کی تقریریں ص ۳۵ مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد)

بریلوی رہبر شریعت مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب بھی پیر مہر علی شاہ صاحب کے حوالے سے نبی علیہ السلام کو عالم الغیب تسلیم کرتے ہیں۔

(آئینہ اہلسنت ص ۴۱۳۔ مطبوعہ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ)

اسی طرح ازالۃ الضلالۃ ص ۱۴، کشف المغیبات ص ۲۳ اور استمداد از عبار الرحمان ص ۹۲ اور علم غیب کا ثبوت میں بھی عالم الغیب آپ علیہ السلام کا لکھا گیا ہے۔

دوسری طرف دیکھئے مفتی اختر رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''بے شک عالم الغیب کا استعمال غیر اللہ کے لئے روانہیں۔''

(انوار رضا ص ۱۳۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

یہاں پر ہم ان رضا خانیوں کو بھی متوجہ کرنا چاہیں گے جو کہتے ہیں نبی علیہ السلام کے لئے غیر اللہ کا لفظ استعمال کرنا ناجائز اور کفر ہے۔

آپ کے ازہری صاحب نبی علیہ السلام کو غیر اللہ کہہ رہے ہیں تو ان کی رو سے کافر ہوئے۔

ازہری صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

"بالکل جھوٹ ہم حضور ﷺ پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق نہیں کرتے۔"

(انوار رضا ص ۱۳۸)

ایک جگہ ازہری صاحب عالم الغیب اور عالم غیب کو مترادف الفاظ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"رہا آپ کا ہماری نسبت یہ کہنا کہ حضور عالم الغیب ہیں بالکل افتراء ہے عالم غیب مثل رحمٰن وقیوم وقدوس وغیرہ اسماء خاصہ بذات باری میں سے ہے اس کا اطلاق غیر خدا کے لئے ہم اہل سنت کے نزدیک حرام وناجائز ہے۔"

(انوار رضا ص ۱۳۴)

فاضل بریلوی کے متعلق لکھا ہے کہ:

"مصنف (احمد رضا خان) کی تحقیق میں لفظ عالم الغیب کا اطلاق حضرت عزت عزوجلالہ کے ساتھ خاص ہے کہ اس سے عرفاً علم بالذات متبادر ہے۔"

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۸۵۶)

بریلوی مناظر مولوی محمد جہانگیر نقشبندی رضوی کے الفاظ بھی غور سے پڑھیں کہ:

"جبکہ عالم الغیب الفاظ کا استعمال حضور علیہ السلام پر کسی اہل سنت وجماعت بریلوی کے اکابر عالم نے نہیں کیا۔" (مناظرہ اہل سنت بریلوی ص ۴۳۷)

بریلوی رئیس التحریر مولوی ارشد القادری رضوی اپنی بدنام زمانہ کتاب میں عالم الغیب اور عالم غیب کو مترادف الفاظ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ انبیاء واولیا کے حق میں علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی "عالم غیب" کے اطلاق کو خدا کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں اور پھر خدا پر اس لفظ کا اطلاق حرام قرار دیتے ہیں۔

لیکن آپ نے مذکورہ بالا عبادت میں نہ صرف یہ کہ بے قید علم غیب کا عقیدہ جملہ مخلوقات کے حق میں تسلیم کرلیا ہے بلکہ لفظ "عالم الغیب" کے اطلاق کی خصوصیت بھی خدا کے ساتھ باقی نہیں رہنے دی۔

(زلزلہ ص ۱۹۷۔۱۹۶ مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

فاضل بریلوی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ:

"لہذ امخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ"

(الامن والعلی ص ۱۷۰ مطبوعہ کامیاب دار التبلیغ لاہور)

بریلوی جانشین اشرف العلماء غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اہل سنت پر یہ جو الزام لگایا ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کو عالم الغیب کہتے ہیں یہ محض افتراء ہے۔" (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول ص ۳۶۰)

بریلوی مجدد ملت مولوی شفیع اکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مخلوق کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔"

(تعارف علمائے دیوبند ص ۵۹ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

حضور علیہ السلام کو عالم الغیب یا عالم غیب ماننے والے چند بریلوی علماء، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، مفتی نظام الدین ملتانی، مولوی عبدالحامد بدایونی، حافظ محمد حسن مہدوی سجادہ نشین، بریلوی مولوی سعید احمد اسعد وغیرہم صاحبان ہیں۔

اور ان سب پر مذکورہ بالا حوالہ جات سے بریلوی مولویوں پر درج ذیل فتوے لگ رہے ہیں۔

۱) مکروہ فعل کا ارتکاب

۲) ناجائز کام کرنے والے

۳) بریلوی نہیں ہیں

۴) حرام فعل کا ارتکاب کرنے والے

۵) افترا بریلویوں پر لگوانے والے کچھ مزید بھی

(۱) بریلوی مناظر مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں:۔

عالم الغیب اسی ذات کو کہا جاسکتا ہے جو عالم الغیب بالذات ہو یہ شان اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے مخلوق کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا فقہاء نے کفر قرار دیا ہے۔

(تنویر الخواطر ص ۳۴)

(۲) بریلوی مناظر عبدالمجید سعیدی صاحب لکھتے ہیں:۔

یہی فلسفہ عالم الغیب کے لفظوں میں ہے اس میں علم ذاتی ازلی ابدی مطلق محیط تفصیلی کا بیان ہے جو کسی کیلئے ماننا الہ ماننا ہے۔ (علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۰)

(۳) پیر محمد چشتی بریلوی مناظر نے اپنی کتاب اصول تکفیر کے صفحہ ۲۸۴ پر عالم الغیب لفظ کو خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص کردہ اسماء بولے جائیں۔ جیسے قدوس، قیوم، رحمٰن وغیرہ تو یہ کفر ہے۔ (اصول تکفیر ص ۲۲۳)

تو ان فتاوی سے عالم الغیب کا لفظ استعمال کرنے والے سب بریلوی کافر ہوئے۔

بریلوی علماء کی طرف سے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بریلوی نہیں رہتے جو ان کے بقول بریلوی تھے۔

بلکہ بریلویوں نے تو صراحتہً شاہ صاحب کو اپنے سے جدا کردیا۔ اور ہے بھی یہی بات کہ شاہ صاحب بریلوی نہ تھے، کیونکہ انہوں نے اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷ پر لکھا ہے۔

اگر کوئی شخص قبروں کا طواف کرے یا صاحب مزار سے کہے اے فلاں میرا فلاں کام سرانجام دیدو تو یہ بت پرستوں کے مشابہ ہے جو کہ ناجائز ہے۔

کیا بریلوی یہ کہتے ہیں بلکہ بریلویوں کے نزدیک تو یہ ایمان ہے اور شاہ صاحب بت پرستی تک لیجارہے ہیں۔

اور یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ بریلوی ملاں سید نعیم الدین قادری خطیب نوری مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ ملتان (شاہ صاحب) کے متعلق لکھتے ہیں:

ہم پیر مہر علی شاہ صاحب کی اندھی عقیدت میں ان کی سب جائز و ناجائز مانتے

چلے جائیں ہرگز نہیں۔ (العطایا الاحمدیہ ج ۵، ص ۲۹۴)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

ہمارے ایک دوست بدرالدین صاحب نے کہا کہ میرے پردادا صاحب پیر مہر علی شاہ صاحب کے مرید تھے، ہم بھی ان کے بہت عقیدت مند تھے، لیکن اب یہ اسیر الدین کی کتاب پڑھ کر مجھے پیر مہر علی شاہ سے بھی عقیدت ختم ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے پردادا صاحب نے غلط جگہ بیعت کی تھی۔ (ص ۲۹۵)

دوسری طرح سے دیکھیں مفتی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں کہ جو نبی علیہ السلام کو عالم الغیب نہ مانے وہ منحوس ہیں تو ذریت بریلویت کے کثیر جید اکابر منحوس بن جاتے ہیں۔ دیکھئے علم غیب کا ثبوت اویسی کی کتاب۔

۱۲) حاضر ناظر کا مسئلہ:

۱) کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''واضح رہے کہ ہم اہل سنت والجماعت حضور اکرم ﷺ کو جسمانی طور پر حاضر و ناظر نہیں مانتے''۔ (سفید وسیاہ ص ۱۷۹ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

۲) بریلوی امام المناظرین مفتی فیض احمد اویسی صاحب بریلوی علماء کی بات کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''بعض کا خیال ہے کہ حضور ﷺ صرف روح کے ساتھ حاضر و ناظر ہیں، یہ خیال صحیح نہیں ہے بلکہ سید دوعالم ﷺ اپنے حقیقی جسم مبارک کے ساتھ حاضر و ناظر ہیں۔ بلکہ ہمارے اکابر نے اس امر کی تصریح بھی فرمادی ہے۔

(کشکول اویسی ص ۲۷۲ مطبوعہ عطاری پبلشرز کراچی)

۳) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی کا عقیدہ حاضر و ناظر بھی ملاحظہ کریں:

''عالم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے۔''

(جاء الحق ص ۱۲۹ مطبوعہ کثیر اسلامیہ لاہور)

تقریباً یہی بات فہارس فتاوی رضویہ ص ۲۹۲ پر بھی موجود ہے اور یہی بات تقریباً غلام رسول سعیدی نے بھی شرح مسلم میں لکھی ہے۔فہارس شرح مسلم ص ۹۷ اور فتاوی ملک العلماء ص ۲۹۷۔۲۹۶ تقریباً یہی ہے۔

(۴) بریلوی فقیہ عصر مفتی محمد امین فیصل آبادی صاحب بھی حضور علیہ السلام کو جسم حقیقی کے ساتھ حاضر ناظر مان کر بریلوی علماء کی تردید کرتے ہیں مگر ان کا عقیدہ کچھ اور طرح سے بھی ہے۔

جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ:

''یہ بھی یاد رہے کہ سورج کرہ ارض سے بدرجہ بڑا ہے۔اس لئے ہر جگہ مشرق ومغرب سے شمال وجنوب سے ایک ہی جیسا دیکھا جاسکتا ہے یوں ہی سید العالمین ﷺ کا جسد حقیقی کون ومکان سے عرش وفرش سے لوح وقلم سے بدرجہا بڑا ہے اسی لئے مشرق ومغرب سے شمال وجنوب سے بیک وقت زیارت کی جاسکتی ہے لیکن فرق ہے کہ سورج بعید ہے اور حبیب کبریا ﷺ قریب ہیں''

(حاضر وناظرہ رسول ص ۴۷۔مطبوعہ ادارہ اشاعت تبلیغ فیصل آباد)

یاد رہے مفتی محمد امین صاحب نام نہاد بریلوی مناظر سعید احمد اسعد کے والد صاحب ہیں۔

(۵) ابوالحسن حاجی محمد حبیب الرحمان نیازی قادری رضوی صاحب لکھتے ہیں:

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم نور مجسم ﷺ نورانیت وروحانیت کے اعتبار سے ہر جگہ حاظر وناظر ہیں۔ (عقائد اہل سنت قرآن وحدیث کی روشنی میں ص ۲۵)

(۶) بریلوی مناظر مولوی محمد حشمت علی لکھتے ہیں:

حضور کی روح جو ہر جگہ میں موجود ہے۔(اسوہ حسنہ ص ۲۶)

(مقیاس مناظرہ ص ۲۰۰ از عمر اچھروی)

(۷) فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

نبی ﷺ کی روح کریم تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

(خالص الاعتقاد ص ۵۷)

(۸) بریلوی غزالی زمان مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں:

اہل سنت کا دعوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی روحانیت ونورانیت کے ساتھ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں۔(تسکین الخواطر ص ۱۵۳)

(۹) مولوی عبدالسمیع رامپوری صاحب لکھتے ہیں:

روح نبی ﷺ جو ساتویں آسمان پر عین میں موجود ہے اگر وہاں سے آپ کی نظر مبارک کل زمین کے چند مواضع ومقامات پر پڑ جائے اور ترشح انوار فیضان احمدی سے کل مجالس مطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہو جائے کیا محال اور کیا بعید ہے۔

(انوار ساطعہ ص ۳۵۷)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

تماشا یہ ہے کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک وناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا نہیں دعوی کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔(ص ۳۵۹)

قارئین ذی وقار اس ایک مسئلہ میں کئی نظریے سامنے آتے ہیں ایک فاضل بریلوی کو لیجئے:

ان کے تین قول سامنے آئے:

۱) مثل ہتھیلی سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

۲) روح پاک تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر موجود ہے۔

۳) (انوار ساطعہ والا کیونکہ اس کتاب پر فاضل بریلوی کی تقریظ ہے) صرف پاک جگہوں پر روح مبارک کا توجہ کرنا، اور موجود ہونا۔

اب خدا ہی ان کو سمجھ دے یہ ساری باتیں سچی کیسے ہوسکتی ہیں بلکہ ملفوظات میں تو حاضر وناظر کا عقیدہ یوں سمجھتا ہے۔

کہ شیخ جو مختلف جگہ موجود ہے مثال نہیں بلکہ بذات خود موجود ہے، تو اگر شیخ بذات خود کئی جگہ موجود ان کے ہاں ہو سکتے ہیں۔

تو پھر سرکار طیبہ ﷺ کیوں نہیں ہو سکتے۔

بریلوی بری طرح اس مسئلے میں پریشان ہیں۔لیکن آج تک اس مسئلہ میں اپنا اتفاق نہیں دکھلا سکے۔جب بانی مسلک کے بھی چار قول ہوں اس مسئلہ پر تو باقی رضا خانیت کیا کرے۔

۱۳) نماز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال:

۱) مفتی مصطفیٰ رضا خان مفتی اعظم بریلوی نماز میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے جواز کے قائل تھے۔

۲) مفتی فضل حسین مونگیری ثم بریلوی خلیفہ مفتی اعظم ہند بریلوی مفتی مصطفیٰ رضا لاؤڈ سپیکر پر جواز صلوۃ کے قائل تھے۔

۳) امیر دعوت اسلامی الیاس عطار قادری صاحب نماز میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے جواز کے قائل ہیں۔(مظلوم مبلغ ص ۱۶۔۱۵)

۴) ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر حیدر آبادی صاحب بھی لاؤڈ سپیکر پر نماز کے جواز کے قائل ہیں۔(لاؤڈ سپیکر کا شرعی حکم ص ۳)

یہ جید بریلوی علماء لاؤڈ سپیکر پر نماز کے جواز بلکہ مستحب کے قائل ہیں اور ان کے مریدین اور شاگردان بریلوی بھی جواز کے قائل ہیں۔یعنی کثیر تعداد میں بریلویت جواز کی قائل ہو چکی ہے۔

اب جو بریلوی حضرات لاؤڈ سپیکر پر نماز پڑھتے رہیں ان کے متعلق فتاوی جات بریلی بھی سن لیں۔

مفتی محمد ناظم علی قادری اور مفتی محمد عبدالرحیم بستوی بریلوی صاحبان لکھتے ہیں کہ:

کسی نماز کیلئے لاؤڈ سپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز نہ چاہئے اور جو مقتدی محض لاؤڈ سپیکر کی آواز سن کر رکوع وسجود کریں گے ان کی نماز ہی نہ ہوگی اور جو مقتدی خاص امام

کی آواز سن کر رکوع وسجود کریں گے ان کی نماز ہو جائے گی۔

آگے لکھتے ہیں:۔

''لازم کہ لاؤڈ سپیکر کا استعمال ترک کرے اور توبہ کرے''

(فتاوی بریلی شریف ص ۹۲)

اس کتاب کی تائید وتوثیق مفتی اختر رضا خان بریلوی نے بھی کی ہے جو کہ نبیرہ اعلیٰ حضرت ہیں۔

ناظم انجمن احباب اہلسنت سہنسہ آزاد کشمیر بریلوی عالم مولوی ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

اگر لاؤڈ سپیکر نماز میں چلایا تو امام اور منتظمین اور مجوزین پر اس کا وبال ہوگا۔

مفتی عبدالحنان کے فتوی مبارکہ میں یہ بھی گزرا کہ''ورنہ امام ومتولی ومجوز ومعاون سب گناہ گار ہوں گے''۔ (نماز میں لاؤڈ سپیکر کی ممانعت)

درج ذیل بریلوی حضرات کے نزدیک لاؤڈ سپیکر پر نماز نہیں ہوتی۔

۱) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی۔

۲) مولوی ابوداؤد صادق

۳) بریلوی صدر الافاضل مولوی نعیم الدین مرادآبادی

۴) بریلوی محدث کچھوچھوی

۵) بریلوی محدث اعظم پاکستان مولوی سردار احمد

۶) مفتی محمد اعجاز ولی خان صاحب رضوی

۷) مولوی عبدالحامد بدایونی وغیرہم کثیر بریلوی علمائے کرام۔

(نماز میں لاؤڈ سپیکر کی ممانعت ص ۶۔۵)

منکرین جواز لاؤڈ سپیکر کے نزدیک الیاس عطاری صاحب اور ان کی جماعت دعوت اسلامی گناہ گار ہیں اور ان سب کی نمازیں فاسد ہیں اور ان کے سروں پر وبال ہیں۔

دعوت اسلامی کے مبلغ مولوی عابد علی حجازی صاحب منکرین جواز کو ضدی کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''سپیکر پر نماز کے مسئلے پر اب بھی ان کا بضد رہنا نہایت تعجب خیز ہے۔(مظلوم مبلغ ص ۱۵)

ایک جگہ منکرین جواز لاؤڈ سپیکر والوں انتشار پھیلانے کا باعث بننے والے کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''ان (جواز کے قائلین) کی دیانت دارانہ تحقیق پر مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف بغاوت وسرکشی کا الزام دینا ہرگز مناسب نہیں بلکہ انتشار واختراق کا باعث ہے۔'' (مظلوم مبلغ ص ۵۳)

ایک جگہ ان کو متشدد کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اسپیکر پر نماز کے سلسلے میں غلبہ تشدد سے انہیں شاید کیفیت عذر ہے۔''

(مظلوم مبلغ ص ۵۳)

منکرین جواز اسپیکر پر نماز کے نزدیک جب دعوت اسلامی اور الیاس عطاری کی نمازیں ہی نہیں ہوتی تو جو نماز ہی نہ پڑھے اس کی شریعت میں کیا حیثیت ہے یہ انشاء اللہ بریلوی حضرات بتائیں گے؟

اور یہ بھی کہ کیا ایسی جماعت اسلامی جماعت کہلا سکتی ہے؟

دعوت اسلامی جو لوگوں کی نمازیں خراب کریں ایسی جماعت کا خیر مقدم کیا جائے......؟

مناسب یہ ہے کہ اس کو دعوت غیر اسلامی کہا جائے، تو بجا ہوگا۔

۱۴) نوافل کی جماعت:

امیر دعوت اسلامی الیاس عطار قادری صاحب اور ان کی پوری جماعت دعوت اسلامی نوافل کی جماعت کی قائل ہے۔(مظلوم مبلغ)

بریلوی عالم مولوی حافظ غلام محمد رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مسئلہ ہذا اس قدر واضح ہونے کے باوجود نا معلوم امیر دعوت اسلامی وان کے متبعین باجماعت نوافل کے مسئلہ کو الجھانے اور اس کے برخلاف عمل پر کیوں اصرار کر رہے ہیں، اور ستم ظریفی یہ ہے کہ غیر متعلقہ باتوں سے غلط مبحث کرتے اور سنی عوام کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ کے فتاوی مبارکہ سے غلط تاثر دیتے ہیں۔ (نوافل کی جماعت ص ۲)

یعنی دعوت اسلامی والے اور الیاس قادری صاحب ضدی ہیں۔

ستم ظریف ہیں۔

غیر متعلقہ باتوں سے غلط مبحث کرنے والے ہیں غلط تاثر دینے والے ہیں۔

الجھانے والے ہیں۔

دعوت اسلامی اور الیاس قادری کو مخاطب کرتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں کہ:۔

بے شک صحیح ہے آپ اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق سے متفق نہیں ہیں اس لئے غلامان اعلیٰ حضرت آپ کی نئی تحقیق برداشت نہیں کر سکتے۔(ایضاً ص ۱۷)

آگے لکھتے ہیں کہ:

''بالکل درست ہے اعلیٰ حضرت کی یہ تحقیق کہ جماعت نوافل مکروہ ہے۔ یہ بھی قرآن وحدیث کے مطابق ہے اور واقعی مکروہ ہے اور نہی کو مستحب اور امر سمجھ کر ادا کرنا اور اس پر ثواب کی امید یقیناً یہ وسوسہ ہے لہذا اگر آپ حنفی ہیں تو آپ کو اس فتوی سے رجوع فرمالینا چاہیے اسی میں برکت وفائدہ ہے۔'' (ایضاً ص ۱۸)

ایک رسالہ مفتی اکمل عطاری صاحب نے جماعت نوافل کے جواز پر لکھا تھا اس کے متعلق مولوی غلام محمد صاحب رضوی لکھتے ہیں کہ:

رسالہ کے مطالعہ پر بندہ کی حیرانگی وپریشانی کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ کتابچہ فقہ حنفی کی تمام کتب میں مسطور مسئلہ وفتوی کے بالکل خلاف تھا۔

(اظہار حقیقت ص ۱۴_۱۳ مکتبہ غوثیہ رضویہ خوشاب)

۱۵) لفظ ''نعل مقدس'' کا استعمال:

۱) فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب نبی علیہ السلام کی نعلین شریفین کے لئے ''نعل مقدس'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۳۵۱ منہارس فتاوی رضویہ ص ۶۷۵)

آگے ''نعلین اقدس'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۳۷۰ منہارس فتاوی رضویہ ص ۶۷۶)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

''نعل مقدس کے نقش کا احترام مثل نعل مقدس چاہیے''۔

(فتاوی رضوی ج ۲۱ ص ۴۴۸ منہارس فتاوی رضویہ ص ۶۷۶)

۲) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تری نعل مقدس جس کے سر پر سایہ گستر ہے''۔

(سیرت اعلیٰ حضرت ص ۱۵)

۳) بریلوی جید عالم مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ: اللہ سبحانہ اپنے حبیب پاک ﷺ کی مقدس نعلین شریفین'' کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ (سفید سیاہ ص ۵۴)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان، جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب گجراتی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''خود آقاء کائنات حضور ﷺ کی جوتی شریف کو اقدس یا مقدس کہنا جائز نہیں''۔

(نقشہ نعل پاک پر اسماء مبارکہ لکھنا ص ۱۳ ماخوذ از لعطایہ احمدیہ فی فتاوی نعیمہ)

آگے لکھتے ہیں کہ:

''اس طرح دیگر انبیاء بلکہ حضور اقدس ﷺ کی نعلین پاک یا تماثیل کو مقدس کہنا جائز نہیں''۔ (ایضاً ص ۱۳) (تفسیر نعیمی ج ۱۶ ص ۴۶۵ پر اقدس یا مقدس کہہ دینے کو سخت غلطی کہا گیا ہے اور ص ۴۶۶ پر گناہ کہا گیا ہے)

تو بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے مفتی احمد یار خان نعیمی اعلی حضرت احمد رضا خان بریلوی کوکب نورانی اوکاڑوی وغیرہم بریلوی علماء ناجائز کام کررہے ہیں۔

حیرت کا مقام یہ ہے کہ سرکار طیبہ ﷺ کی نعلین شریفین کو مقدس یا اقدس کہنا روا نہیں مگر فاضل بریلوی کی جوتی کو مقدس واقدس لکھنا کہاں تک جائز ہے، جیسا کہ حکایات امام احمد رضا میں ص ۷۶ پر لکھا ہے۔

اس بات پر تو نرمی ہوسکتی ہے کہ آمنہ کے لعل کے نعلین مقدس ہیں مگر کیا اس پر بھی نرمی کی جائے کہ فاضل بریلوی کے نعلین بھی مقدس ہیں، (العیاذ باللہ) بریلویوں نے کوشش کی ہے سرکار طیبہ ﷺ کے برابر فاضل بریلوی کو لاکھڑا کیا جائے، جیسا کہ آگے باب میں آئیگا۔ (انشاء اللہ)۔

۱۶) تحریک خلافت:

بریلوی مجدد اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے نہ خود تحریک خلافت میں حصہ لیا اور نہ لوگوں کو تحریک خلافت میں شامل ہونے دیا بلکہ تحریک خلافت کی تحریک کو ختم کرنے کے لئے فتوے بھی دیے۔

جیسا کہ فاضل بریلوی اپنے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ:

سوال: ۱) مسائل خلافت اسلامیہ وہجرت عن الہند کے متعلق مولوی عبدالباری فرنگی محلی والد الکلام آزاد وغیر نے جو کچھ آواز اٹھائی ہے یہ حدود اسلامیہ کے موافق ہے یا خلاف؟؟

۲) ہر لحاظ سے جناب والا کی خاموشی کن مصالح کی بنا پر ہے اگر موافق ہے تو کیوں ان اصحاب کی تائید میں آواز نہیں اٹھاتے اور اگر خلاف ہے تو دوسرے مسلمانوں کو خطرناک ہلاکت سے کیوں نہیں روکا جاتا جناب والا اپنے لئے کیا رائے تجویز فرمائی ہے۔ بینوا وتو جروا۔

الجواب:

مقصد بتایا جاتا ہے کہ اماکن مقدسہ کی حفاظت میں کون مسلمان خلاف کرسکتا ہے اور کاروائی کی جاتی ہے کفار سے اتحاد مشرک لیڈروں کی غلامی وتقلید، قرآن وحدیث شریف کی عمر کو بت پرستی پر نثار کرنا۔ مسلمانوں کو قشقہ لگانا، کافروں کو مسجد میں لے جاکر مسلمانوں کا واعظ بنانا، شعائر اسلام قربانی کو کفار کی خوشی میں بند کرنا، ایک ایسے مذہب کی فکر میں ہونا جو کفر واسلام کی تمیز اٹھائے اور بتوں کے معبد پر آگ کو مقدس ٹھہرائے اور اسی طرح کے بہت اقوال احوال افعال جن کا پانی سر سے گزر گیا ہے جنھوں نے اسلام پر یکسر پانی پھیر دیا کون مسلمان ان میں موافقت کرسکتا ہے ان حرکات خبیثہ کے رد میں فتوے لکھے گئے اور لکھے جارہے ہیں۔ (احکام شریعت ص ۱۶۲)

ثابت ہوا کہ فاضل بریلوی نے اس وقت کی تحریک خلافت کے خلاف فتوے دیے اور بنیاد محض بہتانات کو بنایا جیسا کہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نور اللہ مرقدہ کے تردیدی بیان کو نقل کیا ہے:۔

''اس کے بعد ابوالکلام آزاد نے چند باتیں بطور صفائی کہیں جن کا خلاصہ آئندہ سطور میں مندرج ہے:

''یہاں کس نے قشقے کی اجازت دی؟ کس نے مہاتما گاندھی کی جے پکارنے کو کہا؟ بلکہ میں خود تو مہاتما کے یہ معنی تک نہیں جانتا کہ وہ کوئی تعظیم کا لفظ ہے۔ یہاں کے کس ذمہ دار نے کہا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی، تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے؟ یہ کفر کا کلمہ کون مسلمان کہہ سکتا ہے؟

اور جے، قشقہ وغیرہ حرکات مخالفت دین پر ہم سخت نفرین کرتے ہیں۔

نفس موالات تمام کفار سے خواہ وہ حربی ہو یا غیر حربی۔ یقیناً حرام اور ممنوع ہے اور ہم کب اسے جائز بتاتے ہیں۔ کوئی غیر مسلم کسی مسلم کا ہرگز پیشوا اور رہنما نہیں ہوسکتا، مسلمانوں کی پیشوائی اور رہنمائی ایک ذات حضور محمد رسول اللہ کے لئے ہے اور ان کی نیابت سے صرف علماء کیلئے ہے۔ میں صاف کہتا ہوں کہ ہمارے ہندو بھائی

اس کروڑ ہیں اور اگر وہ بائیس کروڑ گاندھی ہیں اور مسلمان ان کو اپنا پیشوا بنائیں اور ان کے بھروسہ پر رہیں تو وہ بت پرست ہیں اور گاندھی ان کا بت۔''

(عظمتوں کے پاسبان ص ۱۰۴ مطبوعہ الممتاز پبلی کیشنز لاہور)

یہ غلط پروپیگنڈہ کہ علماء اس تحریک کے اور سمجھ دار لوگ سب ان میں ملوث اس فاضل بریلوی اور ان کے چیلوں نے جان بوجھ کر انگریز کی حمایت میں شروع کیا تھا۔

فاضل بریلوی کی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ:

''چنانچہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے اس اتحاد کے خلاف متدین علماء نے فتوے دیے۔'' (انوار رضا ص ۴۰۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

جن متدین علماء نے مخالفت کی ان میں سرفہرست اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کا نام نامی آتا ہے۔ (انوار رضا ص ۴۶۵)

فاضل بریلوی مسلمانوں کو تحریک خلافت سے بدظن کرنے کے لئے لکھتے ہیں کہ:

ترکوں کی حمایت محض دھوکے کی ٹٹی ہے۔

اور اصل مقصود بغلامی ہنود وسوراج کی چکھی ہے بڑے بڑے لیڈروں نے جس کی تصریح کردی ہے بھاری بھر کم خلافت کا نام لو عوام بھریں چندہ خوب ملے گا اور گنگا جمنا کی مقدس زمینیں آزاد کرانے کا کام چلے گا۔ (دوام العیش ص ۹۵)

مولوی احمد رضا خان نے تحریک خلافت کے لئے مسلمانوں کو بھڑکانے کے لئے چندہ لینے پر بھی اعتراض کیا ہے۔

آیئے ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ چندہ کی کس کو فکر تھی۔

فاضل بریلوی مولوی عبدالباری فرنگی محلی صاحب کو لکھتے ہیں کہ:

''جو چندہ اہل سنت کا اس مجمع ضلالت میں پہنچ چکا ہے اسے خالص اپنے قبضہ میں کیجئے جو تدابیر جائز ومفید وممکن ہوں سب اہل سنت مل کر تجویز وترویج کریں پھر

دیکھیے کہ ہم غربا آپ کی خدمت کو حاضر ہیں یا نہیں۔"

(الطاری الداری حصہ اول ص ۱۹)

کیوں جی پتہ چلا کہ چندہ کا حریص کون تھا؟؟

بہر حال پتہ چلا کہ مولوی احمد رضا نے دل کھول کر انگریز کی حمایت میں تحریک خلافت کے خلاف پروپگینڈہ کیا۔

بلکہ فاضل بریلوی کے فتوی کو انگریز نے چھپوا کر تقسیم بھی کیا تھا۔(انوار رضا)

اب دوسری طرف آیئے:۔

۱) بریلوی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب کے الفاظ ہیں کہ:

"جو مسلمان خلافت سے محبت نہیں رکھتا وہ بے ایمان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں خلافت اسلامیہ اور مقامات مقدسہ کے تحفظ کے لئے اپنی جان تک نثار کرنے کو تیار ہوں اور میرا جو مرید تحریک خلافت میں حصہ نہیں لیتا۔ اس کو میں یاران طریقت میں سے نہیں سمجھتا۔ (سیرت امیر ملت ص ۴۱۵)

ایک جگہ کہتے ہیں کہ:

"میں سچ کہتا ہوں مجھے خلافت سے ہمدردی ہے اور جس شخص کو خلافت سے ہمدردی نہیں اس میں ایمان نہیں"۔ (ایضاً ص ۴۱۱)

ایک جگہ یوں کہا کہ:

میں کلمہ توحید پڑھ کر ایمان سے کہتا ہوں کہ خلافت اسلام کے لئے خدمت خلافت کے لئے میری جان حاضر ہے مجھے جان پیش کرنے میں کوئی عار نہیں۔

(ایضاً ص ۴۱۳)

۲) شاہ محمد سلیمان پھلواری صاحب نے تحریک خلافت و دیگر سیاسی و مذہبی اور علمی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔"

(تحریک پاکستان اور مشائخ عظام از محمد صادق قصوری ص ۲۰)

آگے ان کے الفاظ یوں نقل ہیں کہ:

"میں تو اپنی ساری ضعیفی، ساری کمزوری اور ساری ناتوانی کے باوجود خلافت کے اور اسلام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں"۔ (ایضاً ص ۲۰)

۳) پیر محمد اسماعیل روشن سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ (ایضاً ص ۲۵)

۴) پیر محمد حسن جان سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ (ایضاً ص ۳۲)

۵) پیر محمد حسن جان سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیا بڑی بڑی رقمیں خلافت فنڈ میں دیں۔(ایضاً ص ۳۶)

۶) پیر محمد شاہ بھیروی خلیفہ ضیاء الدین سیالوی صاحب اور ان کے مرشد نے مل کر تحریک کے لئے شب و روز کام کیا۔ (ایضاً ص ۱۱۶)

۷) پیر غلام مجدد سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ (ایضاً ص ۱۲۴)

آگے ان کے متعلق لکھا ہے کہ:

تحریک خلافت میں آپ نے جو کام کیا تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اگر علی برادران کی ہم پلہ کوئی شخصیت تھی تو آپ ہی کی تھی۔

تحریک خلافت ہی کے دوران آپ بذریعہ ٹرین دورے پر تشریف لے جا رہے تھے کہ انگریز کلکٹر مسٹر گبسن (جو بعد میں چیف کمشنر سندھ بنا) نے آپ کو دیکھ کر شربت منگوالیا، آپ نے یہ کہتے ہوئے وہ شربت پینے سے انکار کر دیا کہ اگر اس گلاس میں شربت کی جگہ تمہارا خون ہوتا تو میں پی جاتا اس لئے کہ تم ہمارے ترک بھائیوں کا خون بہا رہے ہو! یہ سن کر انگریز کلکٹر بھونچکا سا رہ گیا اور کہنے لگا کہ پیر صاحب کو کیا ہوگیا ہے؟

(ایضاً ص ۱۲۶)۔

تحریک خلافت کے مسئلے پر مسلمان علمائے کرام کی حالت دل کا اندازہ لگائیں پھر اس نے احمد رضا کی شدید مخالفت کو بھی یاد کریں تو آپ بآسانی انگریز کے حمایتی

کو پہچان سکیں گے۔

فاضل بریلوی جیسے ملاؤں کی مذمت کرتے ہوئے آپ نے تحریک خلافت کے خلاف لکھا گیا ''فتوی خلافت'' کی مذمت کی جو حکومت کی حمایت میں لکھی تھی۔

(ایضاً ص ۱۲۹)

۸)ابن بریلوی امیر ملت سید محمد حسین علی پوری نے بھی تحریک خلافت میں پڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (ایضاً ص ۱۷۲)

۹)مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی صاحب نے بھی تحریک خلافت میں بھر پور حصہ لیا۔

(ایضاً ص ۲۱۱)

۱۰)خلیفہ پیر جماعت علی شاہ پیر سید سعید شاہ بنوری کو ھاٹی صاحب نے بھی تحریک خلافت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ (ایضاص ۲۲۷)

۱۱)پیر عبداللہ جان سرہندی صاحب نے بھی تحریک خلافت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ (ایضاص ۲۳۹)

۱۲)پیر محمد ہاشم جان سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں بھر پور حصہ لیا۔

(ایضاص ۲۵۶)

۱۳)پیر محمد اسحاق جان سرہندی صاحب نے تحریک خلافت میں پھر پور حصہ لیا۔

(ایضاص ۲۶۰)

ان سب نے فاضل بریلوی کی بات کو نہ مانتے ہوئے تحریک خلافت میں حصہ لیا، اور پیر جماعت علی شاہ کے نزدیک تو فاضل بریلوی بے ایمان ہے اور وہ تو اس کو مرید بننے کے قابل بھی نہیں سمجھتے۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پیر جماعت علی شاہ نے یہ سب کچھ یا ان کے مریدین نے اوپر اوپر سے کہا ہو۔ اور حقیقت وہی ہو جو فاضل بریلوی کی تھی کیونکہ یہ یہاں تک مشہور تھا کہ:

پیر جماعت علی شاہ نے انگریزوں کو تعویز لکھ کر دیئے تھے کہ ترکوں پر گولیاں چلاؤ

انہیں کامیابی ہوگی۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔

بہر حال بریلویت اسلام دشمن جماعت کا دوسرا نام ہے، جیسا کہ فاضل بریلوی کا کردار اور اس کے افکار دکھائی دیتے ہیں۔

۱۷) لفظ ''مکھڑا'' کا استعمال:

بریلوی مجدد ماتہ حاضرہ مولوی احمد رضا خان صاحب سے پوچھا گیا کہ:

مسئلہ ۷: مجھے اپنا مکھڑا دکھا شاہ جیلان میں مکھڑا کا استعمال ٹھیک ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا؟

الجواب:

یہ لفظ تصغیر کا ہے اکابر کی مدح میں منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (عرفان شریعت ص ۳۸)

خواجہ قمر الدین سیالوی کے استاد علامہ معین الدین چشتی اجمیری صاحب فاضل بریلوی پر خوب گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اس پر خلقت کہتی ہے کہ اصل میں اعلیٰ حضرت کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی نعت ومدح دنیا سے اٹھ جاوے۔ اب اسی کو دیکھیے کہ مثل زبان عربی وفارسی زبان اردو میں تصغیر کے لئے کوئی وزن وصیغہ نہیں قرار دیا گیا لیکن اعلیٰ حضرت نے لفظ مکھڑے کو جو مقام محبت میں عموماً استعمال کیا جاتا ہے صیغہ تصغیر قرار دے ہی دیا۔ کاش اگر یہی ہوتا کہ تصغیر کے لئے نہ تو کوئی قاعدہ سے نہ تو کوئی وزن وصیغہ نہ محاورہ میں یہ کلمہ (مکھڑا) تصغیر کے لئے مستعمل بلکہ اس جگہ مستعمل جہاں غایت محبت کا اظہار مقصود۔ پھر بھی اعلیٰ حضرت کو غیظ آ گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کج بحثیوں سے مقصود صرف یہ ہے کہ حمد ونعت کا دروازہ ایک وقت بند کر دیا جائے اب وہی بات کہ حضور اقدس ﷺ کی مدح کریں تو اس کا جواب اعلیٰ حضرت سے پوچھئے وہ بتا دینگے کون

لائق ہے۔

میرٹھ کے ایک مشہور زباں داں شاعر بیان یزدانی نے بھی ایک نعتیہ غزل میں لفظ مکھڑا استعمال کیا ہے۔

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹا لے آجا

اس مطلع سے محبت ٹپکتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ عشق احمدی ﷺ میں سرشاری کی حالت میں یہ مطلع ان سے نکلا ہے جس کا قلب پر بے حد اثر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے یہ مطلع بلکہ پوری غزل جس کا یہ مطلع ہے فقیر کو بغایت پسند ہے اور اسی طرح اکثر اصحاب کیف کو اس مطلع وغزل سے لطف اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ اعلیٰ حضرت اس میں بھی یہ لطف تقریر جاری کر دیں گے کہ مکھڑا صیغہ تصغیر ہے۔ الخ۔ (تجلیات انوار معین ص ۴۰-۴۱)

محمد بن عبدالوہاب کی تقلید کی بنا پر اعلیٰ حضرت نے حضرت امیر خسرو و مولنا جامی وحضرت نظامی گنجوی جیسے اکابر کی نعتیہ اشعار کو رد ہی کر دیا۔ (ایضاً ص ۴۱)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

آج تک کسی اہل زبان نے ان کے اس مطلع پر اعتراض نہیں کیا ورنہ بحیثیت زبان سے وہ اعتراضات کا نشانہ بن جاتے۔ (ایضاً ص ۴۱)۔

اعلیٰ حضرت کا عشق رسالت جہاں پر خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کے استاد کی زبان پتہ چلتا ہے وہاں فاضل بریلوی کی علمیت سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔

چونکہ خان صاحب باقاعدہ کسی استاد سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھ سکے اس لئے کہ ان کے پاس وقت ہی کہاں تھا۔

لیکن ہم داد دیتے ہیں فاضل بریلوی نے ایسی زندگی گزارنے کے باوجود اتنے احمق و بے وقوف اپنے معتقدین تیار کر لئے جوان کی خاطر مرنے جینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

فاضل بریلوی کے متعلق یہ خیال کے وہ علم سے کورے تھے خود کوکب اوکاڑوی کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ:

ان کے متعلق مشہور تھا کہ وہ جاہلوں کے پیشوا تھے (سفید وسیاہ) تو جب گھر والے ہی جوتے مار رہے ہیں تو پھر حضرت خواجہ معین الدین اجمیری کیوں نہ ان کو اچھی طرح سنائیں۔

۱۸) اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا:

۱) فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب سے سوال کیا گیا کہ:

مسئلہ: ”جن کی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو“ میں مولیٰ کی طرف کھانے کی نسبت صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

”اللہ عزوجل کی طرف کھانے کی نسبت صحیح نہیں۔“ (عرفان شریعت ص ۳۸)

مولوی احمد رضا خان کے نزدیک اللہ کے لئے کھانے کا لفظ استعمال کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

بریلوی شیخ الاسلام محمد مدنی میاں صاحب لکھتے ہیں کہ:

”مقام عبرت ہے کہ مولوی تھانوی جو دیوبندی مکتب فکر میں ذمہ دار صاحب قلم مشہور کئے جاتے ہیں انہوں نے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حق میں ”قسم کھاتا ہوں“ نازیبا محاورہ استعمال کردیا تو دوسرے آزاد دیوبندی قرآن کے ترجمے میں جو کچھ لکھا جائیں وہ تھوڑا ہے، غور کیجئے ایسے مطلق العنان مترجمین کے ترجموں کو دیکھ کر کیا کسی ایسے کے ترجمے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی جو ایمان افروز پاکیزہ محاورہ پیش کر رہا ہو۔

(انوار رضا ص ۳۸)

بریلوی مولوی قاری رضائے المصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں کہ:

”انسان قسم کھاتا ہے، اردو اور فارسی میں قسم کھائی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کھانے

پینے سے بے نیاز ہے۔ مترجمین کرام نے اپنے محاورہ کا اللہ کو کیوں پابند کیا، کیا اس لئے کہ بے نیاز نے کچھ نہیں کھایا تو کم سے کم قسم ہی کھائی، ایسی بھی کیا بے نیازی کہ کچھ نہیں کھاتا اس باریک مسئلہ کی طرح عام مترجمین کی توجہ نہیں۔

(قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی ص ۱۱ مقدمہ نور العرفان مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر)

اب آیئے دوسری طرف فاضل بریلوی ایک جگہ خود اپنے پہلے فتوی کو بھول کر اللہ کی طرف کھانے کی نسبت کو ٹھیک کہہ رہا ہے:

مسئلہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے؟

الجواب:

قرآن عظیم محاورہ عرب پر اترا ہے عرب کی عادت تھی کہ جس امر کا اہتمام منظور ہوتا اسے مؤکد بقسم کرتے معہ ہذا کفار مکہ کو حضور سید المرسلین ﷺ کے صدق پر یقین کامل تھا۔ بعثت سے پہلے حضور ﷺ کو ہی صادق اور امین کہا کرتے اور ایسا کامل الصدق کہ جس بات کو قسم سے مؤکد کر کے ذکر فرمائے خواہی نخواہی اس پر اعتبار آئے گا تو ان پر اتمام حجت کے لئے قسم ذکر فرمائی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (عرفان شریعت ص ۱۱)

فاضل بریلوی نے کس طرح اللہ پاک کے قسم کھانے کو صحیح کہا بلکہ اس پر دلیل دے رہا ہے اور اس کی تائید کر رہا ہے۔

۲) بریلوی رئیس المناظرین مفتی نظام الدین ملتانی صاحب لکھتے ہیں کہ، میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ (انوار شریعت جلد دوم ص ۶۳)

اس میں اللہ کی طرف قسم کھانے کی نسبت ہے۔

(۳) فاضل بریلوی نے اپنے اشعار میں یہ بات لکھی ہے کہ قرآن نے قسم کھائی

(حدائق بخشش حصہ دوئم ص ۱۴۵ قصیدہ لاکھوں سلام)

قرآن تو صفت خدا ہے قرآن نے کھائی تو چونکہ متکلم قرآن کا تو خداوند ذوالجلال ہے اس لئے خدا نے کھائی۔

اب بریلوی ذرا فاضل بریلوی کو بھی کھری کھری سنا دیں۔

۴) مفتی احمد یار نعیمی نے علم القرآن ص ۱۶۶ پر۔

۵) غلام رسول سعیدی نے تبیان القرآن ج۱۲اص پر

۶) نقی علی خان نے سرور القلوب ص ۱۹۷ پر

۷) حافظ نذر احمد صاحب کے ترجمہ "آسان ترجمہ قرآن" کے ص ۱۲۶۴ پر اس کی دو جید بریلوی علماء نے تصدیق ونظر ثانی کی ہے۔

۸) مولوی عبدالستار خان نیازی نے پیغمبر عالم ﷺ کے ص ۱۳ پر۔

۹) محمد یار فریدی نے دیوان محمدی کے ص ۳۴۸ پر

۱۰) مفتی محمد خان قادری صاحب نے لکھا کہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام زندگی کی قسم کھائی (امتیازات مصطفیٰ ص ۶۰) اب جو [illegible] محاورہ یا خدا تعالیٰ کی بے ادبی کرنے کا فتوی جو تھا وہ ان اکابر پر اچھی طرح ٹھک گیا۔

۱۱) اعلی حضرت کا حقہ پینا:

فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب اپنے حقہ پینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اگر کھانے کی ابتداء میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے فوراً بسم اللہ علی اولہ واخرہ پڑھ لے شیطان اسی وقت قے کر دیتا ہے اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب چھالیہ منہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا"

(ملفوظات اعلی حضرت ص ۲۵۳ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی نے بھی اعلی حضرت کے حقہ پینے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(سیرت اعلی حضرت)

غلام نصیر الدین سیالوی نے بھی اعلی حضرت کے حقہ پینے کو درست مانا ہے۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

دوسری طرف دیکھئے:

بریلوی رئیس المناظرین مولوی نظام الدین ملتانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

محقق علامہ محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے حقہ کو مکروہ تحریمی لکھ کر یہ فتوی دیا ہے۔ اصح یہ بات ہے کہ واقعی یہ مکروہ تحریمی ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ:۔

"اور صاحب مجالس الابرار اور صاحب فتاوی جامع نے اس کو بدلائل کثیر حرام لکھا ہے، پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سے اجتناب کریں۔"

(انوار شریعت جلد دوئم ص ۲۶۶ مطبوعہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد)

بریلوی رئیس المناظرین صاحب لکھتے ہیں کہ:

اور شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے بایں طور لکھا ہے۔

حقہ کشی کو تین امر لازم ہیں ایک بدبو کا آنا حقہ کش کے منہ سے، دوسرے ملابست آتش کی، تیسرے دھواں نکلنا منہ سے مشابہ اہل دوزخ ہے۔

ہر چند یہ کراہت تنزیہی کا موجب ہے لیکن باجتماع امور ثلاثہ کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے۔ (انوار شریعت جلد اول ص ۳۸۲)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

"بعض کے نزدیک حقہ پینا مکروہ اور بعض نے نزدیک حرام اور فقیر کہتا ہے کہ بہرحال اس کو ترک اولی ہے کیونکہ مکروہ پر حرام عمل کرنا بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

(ایضاً ص ۳۲۹)

آگے لکھتے ہیں کہ:

ایک شخص نے صرف حقہ مہمانوں کے لئے اپنے گھر میں بنا رکھا تھا اور اس سبب سے وہ آپ ﷺ کی زیارت سے محروم رہا۔ (انوار شریعت جلد اول ص ۳۲۹)

آگے پورا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ:

"جناب کے والد کا بیان ہے کہ ہمارے یاروں میں سے ایک شخص خود حقہ نہ پیتا

تھا لیکن اس نے مہمانوں کے واسطے بنا رکھا تھا تو اس نے دیکھا نبی علیہ السلام کو نیند یا بیداری میں (یہ دریافت نہیں) کہ آپ تشریف لائے اس کی طرف اور منہ پھیر لیا اور اس مکان سے باہر تشریف لے گئے اور کہا اس نے آپ گریزاں ہوئے، میں آپ کے پیچھے دوڑا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

فرمایا تیرے گھر میں حقہ ہے جو ہمیں برا معلوم ہوتا ہے فقط۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب اس کا بزرگان خدا کے نزدیک گھر میں رکھنا اس قدر برا ہے تو پھر اس کا استعمال کرنا کس طرح جائز ہوگا۔ (انوار شریعت جلد اول ص ۳۲۹)

بریلوی مناظر نظام الدین ملتانی حقہ کی مذمت میں نہایت سخت اشعار لکھتے ہیں کہ:

یہ حقہ بڑ بڑ کرتا ہے یہ شیطون کا خایہ ہے
یہ لمبا کانا ایسا ہے جیسا شیطون ذکر چھپایا ہے۔
کتنے پیر پیغمبر گزرے کسے نہ دھواں کھایا ہے
ہن ملاں قاضی پیون لگے انہاں بھی دین ونجایا ہے

(انوار شریعت جلد اول ص ۳۲۹)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"پس برادران اسلام وصوفیائے کرام کو چاہیے کہ اس سے اجتناب کریں اور راہ مستقیم پر چلیں"۔ (ایضاً ص ۳۲۹)

بریلوی رئیس المناظرین کی نظر میں فاضل بریلوی احمد رضا خان صاحب:

۱) مکروہ فعل کا ارتکاب کرتے رہے
۲) حرام فعل کا ارتکاب کرتے رہے
۳) منہ سے دھواں نکال کر دوزخیوں کے مشابہ ہوگئے
۴) نبی علیہ السلام کی زیارت سے محروم رہے ہونگے
۵) شیطان کا ذکر منہ میں لے کر بیٹھے رہتے تھے

۶)فاضل بریلوی نے دھواں پی کر دین اپنا برباد کیا ہے

۷)گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے رہے

فاضل بریلوی کا تضاد بیانی بھی دیکھئے ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

''جب اس سے حقہ کے بارہ میں سوال کیا جائے تو اسے مباح ہی بتائے خواہ آپ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو جیسے میں اور میرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں کہ ہم میں کوئی نہیں پیتا۔'' (احکام شریعت حصہ سوم ص ۲۶۶ مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور)

یہی بات فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ:

''حقہ المرجان''میں بھی لکھی ہے:

فاضل بریلوی نے ایک جگہ تو یہ کہا کہ میں حقہ شیطان کے ساتھ پیتا ہوں اور ایک جگہ کہا کہ میں حقہ نہیں پیتا۔

اور مزے والی بات سنیے دعوت اسلامی کے مفتیان نے ملفوظات میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی شیطان کے ساتھ حقہ پینے والی عبارت نکال دی ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۹۴ مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

یہ شاید انہوں نے اعلیٰ حضرت کی اصلاح کرنی چاہی تھی کہ فاضل بریلوی کی شاید مت ماری گئی تھی کہ ایک جگہ کچھ کہہ رہا ہے، دوسری جگہ کچھ کہہ رہا ہے۔

سیرت امیر ملت میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ:

''حقہ، سگریٹ، سگار سب کے پینے سے سختی سے منع فرماتے ہیں''۔

(سیرت امیر ملت ص ۸۶)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''حقہ، سگریٹ، بیڑی سگار وغیرہ نہ پینے کی سخت تاکید فرماتے تھے۔

(ایضاً ص ۱۰۷)

خواجہ شمس الدین سیالوی صاحب کہتے ہیں کہ:۔

بعض علماء نے اسے مکروہ لکھا ہے اور بعض نے مباح لکھا ہے اکثر صلحائے

متقدمین اور متاخرین نے بھی اس سے اجتناب کیا ہے۔

پھر فرمایا جس طرح حقے کی ''نے'' اندر سے سیاہ ہوتی ہے اسی طرح حقہ نوش کا اور دل بھی دھوئیں سے سیاہ ہوجاتا ہے۔ (مرأت العاشقین ص ۱۹۴)

بعد ازاں فرمایا:۔ بعض علماء حقہ پینے کو بدعت قرار دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ کا درجہ دیتے ہیں لیکن میرے خیال میں حقہ برائیوں کی جڑ ہے کیونکہ آدمی جسقدر حقہ پیتا ہے اسی قدر زیادہ حق سے غافل ہوجاتا ہے اس کے منہ سے مستقل طور پر بدبو آتی رہتی ہے اس سے اوارد و اذکار کا ذوق بھی سلب ہوجاتا ہے اسی درجہ سے متقی لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ (مرأت العاشقین ص ۱۹۵)

بعد ازاں فرمایا:۔ مولوی غلام رسول گروٹی کا یہ معمول تھا کہ جس جگہ حقہ ہوتا وہاں حقے کو کئی مرتبہ سلام کرتے اور کہتے اے خبیث خدا کیلئے مجھ سے دور ہی رہ ایک دن میں ان سے ملا اور پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ حقے سے اسقدر نفرت کرتے ہیں؟ کہنے لگے کے تمام گناہوں کا امام حقہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۹۵)

''حقہ تمام گناہوں کے بھنور میں جکڑ دیتا ہے اور حقہ نوش کا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ گناہوں کی سیاہی رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کرلیتی ہے اور نور ایمان زائل ہوجاتا ہے۔

(ایضاً ص ۱۹۵)

۲۱) دو بریلوی کتابچے:۔

بریلوی عورتیں بڑے ذوق شوق سے دو کتابچہ پڑھتی ہیں۔

۱۔ جناب سیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی کہانی

۲)دس بیبیوں کی کہانی

دوسری طرف دیکھئے کہ دعوت اسلامی کے رکن اجمل عطاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

ہماری سادہ لوح مسلمان بہنیں (بریلوی عورتیں) عرصہ دراز سے ''جناب سیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی کہانی'' اور ''دس بیبیوں کی کہانی'' نامی رسالے بہت ذوق

شوق عقیدت واحترام سے پڑھ رہی تھیں، حالانکہ ان میں بے شمار خلاف شرع باتیں بھری پڑی ہیں لیکن چونکہ ان کی تفصیلاً نشاندہی نہیں کی گئی لہذا کنارہ کشی کی بھر پور عملی کوشش نظر نہیں آئی۔ (سچ یا جھوٹ؟ ص ۰۳ مطبوعہ مکتبہ اعلی حضرات)

حضرت مفتی دعوت اسلامی مفتی اکمل عطاری صاحب ان رسالوں کے پڑھنے والوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

چونکہ ان کے پڑھنے میں مسلمان بہنوں (بریلوی عورتیں) کی کثیر تعداد حسب عادت ''بے حد عقیدت ومحبت سے معروف عمل ہیں۔'' (ایضاً ص ۰۵_۰۴)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

غالباً اسلام دشمن عناصر نے عوام الناس کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اہل سنت وجماعت میں ان کتب کا پڑھنا رائج کروادیا۔ (ایضاً ص ۰۴)

پتہ چلا کہ:

۱) کثیر بریلوی حضرات بڑے ذوق وشوق ان دو رسالوں کو پڑھتے ہیں۔

۲) بریلویت میں اب یہ رسالے پڑھنے رائج ہو چکے ہیں۔

اب ذرا ان رسالوں کی گستاخیاں بھی مفتی اکمل عطاری صاحب کی زبانی سن لیں۔

۱) جن رسائل کو بے حد معتبر ومبارک سمجھ کر پڑھا جارہا تھا وہ ہرگز باعث برکت ولائق احترام نہیں، بلکہ جھوٹ والزام تراشی، سید الانبیاء حبیب کبریا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور آپ کی صاحبزادی شہزادی کونین وجنتی عورتوں کی سردار بی بی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی سخت توہین وبے ادبی، خلاف تعلیمات اسلام امور اور دیگر کئی من گھڑت باتوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اس قابل ہیں کہ انہیں اپنے گھروں سے فوراً پیشتر نکال کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور بعد توبہ نجات پانے پر شکرانے کے نفل ادا کئے جائیں۔ (سچ یا جھوٹ؟ ص ۵)

۲۱) عورتوں کا مزارات پر جانا:۔

بریلوی مناظر اعظم مولوی عمر اچھروی صاحب عورتوں کے مزارات پر جانے کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''چنانچہ ایسے ہی آج کل موجودہ عرس مقررہ راتوں میں کئے جاتے ہیں اور وہاں جا کر اہل قبور کے واسطے نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

اور خاص طور پر عورتوں کو مزارات پر جانے سے روکا جاتا ہے تو مستورات حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اس سنت کو ادا کرتی ہوئیں مردوں کی نظر سے پوشیدہ وہاں پہنچتی ہیں۔'' (مقیاس حنفیت ص ۱۷)

مجدد بدعات بریلویہ احمد رضا خان صاحب عورتوں کے مزارات پر جانے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لعن اللہ زوارات القبور اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں۔ (فتاوی افریقہ ص ۷۱ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

آگے لکھتے ہیں کہ:

''قاضی سے سوال ہوا کہ عورتوں کا قبرستان کو جانا جائز ہے؟ فرمایا ایسی بات میں جائز ناجائز نہیں پوچھتے یہ پوچھو کہ جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی خبردار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے تو میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے، اور جب پلٹتی ہے تو اللہ کی لعنت ساتھ پھرتی ہے۔ (ایضاً ص ۷۲)

حاشیہ میں فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''قبروں کی زیارت مردوں کو مستحب اور عورتوں کو مکروہ۔ (ایضاً ص ۷۲)

فاضل بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''عورتوں کو مزارات اولیاء ومقابر عوام پر جانے کی ممانعت ہے۔

(احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۶۷)

فاضل بریلوی اپنے ایک رسالے میں لکھتے ہیں کہ:

"مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیۃ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسند نہیں کرتا۔"

(عورتیں اور مزارات کی حاضری ص ۹ مکتبہ المدینہ کراچی)

تو فاضل بریلوی سے اختلاف مولوی عمر اچھروی نے کیا ہے۔

جبکہ احمد سعید کاظمی تو لکھتے ہیں کہ:

جو اعلیٰ حضرت کے مسلک سے ایک قدم بھی پیچھے ہٹے گا وہ میرا مرید نہیں۔

(حیات غزالی زماں)

بریلوی کیپٹن شکیل احمد اعوان صاحب لکھتے ہیں کہ:

"عورتوں کا مزارات پر جانا"

"امام احمد رضا نے اس بدعت اور گمراہی کی سخت مخالفت فرمائی۔"

(احمد رضا اور احیائے دین ص ۳۹ مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

اب دیکھو اس بدعت اور گمراہی کی تائید کرنے والا بریلویوں کا جنید زمان اور مناظر اعظم ہے۔

جس کو عبدالحکیم شرف قادری نے بریلوی اکابرین میں شمار کیا ہے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت)

اور یہ بھی بریلوی تضاد ہے کہ اشرف سیالوی مولوی عمر اچھروی کو بریلوی اکابر میں سے مانتا ہی نہیں۔ (مناظرہ جھنگ)

۲۲) حضرت اویس قرنیؓ اور دندان شہید:۔

بریلوی شیخ التفسیر مفتی فیض احمد اویس بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مروی ہے کہ جب آپ نے نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک کے شہید ہونے کا حال سنا تو اپنے جملہ دانت شہید کرڈالے تو دانت کچھ عرصے بعد نکل آئے اور آپ نے

شہید کرڈالے اسی طرح سے سات مرتبہ نکلے اور سات مرتبہ ہی آپ نے اپنے دانت شہید کئے۔ (سوانح عمری حضرت اویس قرنیؓ ص ۱۴ مطبوعہ عطاری پبلشرز لاہور)

بریلوی ڈاکٹر سید محمد عامر گیلانی نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے:

(حضرت اویس قرنیؓ اور ہم ص ۴۷ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

دوسری طرف دیکھئے:

بریلوی مفکر اسلام مفتی فضل احمد چشتی قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"سیدنا اویس قرنیؓ کے متعلق عوام الناس میں جو مشہور ہے کہ آپؓ نے اپنی دانداں شکنی فرمائی تھی اور سب عشق رسالت علیہ السلام تھا سراسر جھوٹ اور وضع جہال ہے۔

اگرچہ بعض تذکرہ کی کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے، لیکن وہ بے دینوں کی ملاوٹ ہے۔ (تحقیق فتوی ص ۱۰ مطبوعہ غوثیہ کتب خانہ لاہور)

بریلوی مفکر اسلام فیض احمد اویسی صاحب کو رگڑا لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"خیال رہے کہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب نے دانداں شکنی کے ثبوت میں ایک واہیات، خرافات ومکذوبات پر مشتمل ایک رسالہ ترتیب دیا ہے جس میں سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ لکھ دیا کہ رسول اکرم ﷺ کے (معاذ اللہ) چار دانت سامنے کے شہید ہوئے تھے یعنی جڑ سے نکل گئے۔

شاید حضرت جی (اویسی صاحب) رباعیت (جس کا معنی سامنے کی چوکڑی کا ایک دانت ہے) کا معنی چار دانت سمجھ بیٹھے ہو حالانکہ عربی میں جس کا معنی چار ہے وہ "اربعہ" ہے نہ کہ رباعیہ۔

بہرکیف مذکورہ رسالہ لکھنے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ وہ اپنا رد آپ ہے اس کو دلیل کے لئے پیش نہیں کرے گا مگر جاہل۔ (ایضاً ص ۵۔۴)

آگے بریلوی علماء کو جاہل کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

آج کے ان جہلا کو دعوت دیتے ہیں کہ تم بھی ویسا کرو جیسا کہتے ہو کیونکہ

تمہارے نزدیک یہ سنت خواجہ قرنیؒ ہے بلکہ تمہارے اس جھوٹے واقعہ کے مطابق ایک اصول وضع ہوگیا۔ (ایضاً ص ۵)

آگے بریلویوں کو ''احمق'' کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ان احمقوں سے گزارش ہے کہ خوب جان لو کہ یہ خبیث مذہب روافض کا ہے وہ ماتم وغیرہ اسی اصول پر کرتے ہیں اور یہ واقعہ مزمومہ بھی انہیں خبیثوں کی افتراء اور ملاوٹ ہے۔ (ایضاً ص ۶)

آخر میں لکھتے ہیں کہ:

''اس تحقیق کے بعد جواب یہ ہے کہ اس واقعہ مکذوبہ کا منکر کسی حدیث کا منکر نہیں بلکہ ایک صریح جھوٹ کا منکر ہے۔'' (ایضاً ص ۸)

مفتی فیض احمد اویسی صاحب اپنے بریلوی مفکر اسلام کی نظر میں:

۱)جاہل ہے

۲)عربی عبارت بھی نہ سمجھ سکا

۳)جھوٹ بولتا ہے

۴)واہیات وخرافات سے بھرپور رسالہ لکھتا ہے

۵)احمق ہیں

۶)غلطی کرنے والا ہے

۷)بے دینوں کی ملاوٹ کوآگے پھیلانے والا ہے۔

یاد رہے کہ ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی صاحب نے اپنی تصنیف میں اس بات کو تسلیم کیا ہے نبی علیہ السلام کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔

(وہابی مذہب کی حقیقت ص ۵۲۵)

تو سیالکوٹی صاحب بریلوی جاہل بن گئے اپنے ہی بریلوی مفتی کے فتوے سے۔

۲۳)اعلیٰ حضرت کا پان کھانا:

بریلوی مجدد ملت مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حقہ پینے کے ساتھ ساتھ

پان بھی کھاتا تھا۔

جیسا کہ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اعلیٰ حضرت پان کھاتے تھے''۔ (سیرت اعلیٰ حضرت ص ۷۱)

جبکہ دعوت اسلامی کے امیر مولوی الیاس عطاری صاحب فاضل بریلوی کی اس عادت کو ناپسند کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''بعض اوقات اسلامی بھائی کو پان گٹکے سے منہ لال کئے ہوئے دیکھ کر دل جلتا ہے اور جب کوئی آکر بتاتا ہے کہ میں نے پان یا گٹکا یا سگریٹ کی عادت ترک کردی ہے تو دل خوش ہوتا ہے، امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت عرض ہے۔

(بیانات عطاریہ جلد اول ص ۶۰)

یعنی الیاس عطاری صاحب کا فاضل بریلوی کی پان کھانے کی عادت کو دیکھ کر دل جلتا تھا اور وہ اسے ناپسند کرتے تھے۔

۲۴)عورت کا دودھ پیتے دیکھنا:

بریلوی مجدد ملت مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی غیر محرم کو دیکھنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں (احمد رضا) نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی، اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم ص ۳۴۶ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

یہی حوالہ بریلوی رئیس التحریر مولوی حسن علی رضوی میلسی صاحب نے بھی تسلیم کیا

(قہر خداوندی ص ۲۸۴ مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ رضویہ کراچی)

اب ذرا الیاس عطاری صاحب کی بھی سن لیں وہ کیا کہتے ہیں ایسے اعمال پر!

مرد عورت کو دیکھے یا عورت مرد کو بشہوت دیکھے یہ دونوں کام حرام ہیں اور ہر فعل حرام جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(بیانات عطاریہ حصہ اول ص ۷ مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

وہ کان کھول کر سن لے کہ مرد کا اجنبیہ عورت کو دیکھنا یا عورت کا اجنبی مرد کو بشہوت دیکھنا حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ (ایضاً ص ۵۶)

الیاس عطاری صاحب کی اس تحریر سے اعلیٰ حضرت کے متعلق فتوی صاف الفاظ میں نظر آرہا ہے۔

۱) فاضل بریلوی ایک لڑکی کو دیکھ کر اس کی عمر کا اندازہ لگا رہا ہے کہ وہ آپ ۱۸ سال کی تھی یا ۲۰ سال کی۔

۲) پھر اس کے بعد ماں کی طاقت وزور کا اندازہ لگاتا ہے کہ ضعیف تھی۔

۳) پھر لڑکی کی طاقت کا اندازہ لگاتا ہے کہ لڑکی زور آور تھی۔

۴) پھر لڑکی کو ماں کا دودھ پینے کا نظارا کرتا ہے کہ لڑکی ماں پر چڑھی اور دودھ پینے کی کوشش کرتی۔ ماں ہر چند منع کرتی مگر وہ طاقت سے دودھ پینے لگی۔

ایک غیر محرم کو دودھ پیتے ہوئے دیکھنا الیاس عطاری کے نزدیک حرام ہے اور یہ فعل جہنم میں لے جانے والا ہے۔

امیر دعوت اسلامی الیاس عطاری صاحب کو فاضل بریلوی کا یہ فعل قطعاً پسند نہ آیا۔ تب ہی مفتیان دعوت اسلامی نے فاضل بریلوی کے اس ذاتی مشاہدہ کو ملفوظات اعلی حضرت سے نکال کرنا پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

(ملفوظات اعلی حضرت ص ۴۰۵ مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

ایک طرف یہ فاضل بریلوی کا فعل کہ جوانی میں غیر محرم کو دودھ پیتے ہوئے دیکھتا ہے اور بچپن میں طوائفوں کے سامنے ننگے ہوجایا کرتے تھے جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''آپ کو بچپن ہی سے یہ عادت رہی کہ اجنبی عورتیں اگر نظر آجاتیں تو کرتے کے دامن سے اپنا منہ چھپالیتے''۔

(سیرت اعلیٰ حضرت ص ۲۹ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

مفتی صاحب کو آگے وہ اخلاق سوز حرکت اور لیکچر شہوت نقل کرنے کی جرات نہ ہوئی۔

پھر فاضل بریلوی کے ہی الفاظ پر غور کریں کہ:

''بچپن کی عادت کم چھوٹتی ہے''۔

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۶۳ مطبوعہ مکتبہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

پھر بھلا فاضل بریلوی کی یہ عادت کہاں چھوٹی ہوگی۔

۲۵) بریلوی کتب اور بریلوی مولوی:۔

بریلوی رہبر شریعت مولوی ابوکلیم صدیق فانی بڑے زور وشور سے حدائق بخشش حصہ سوم کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مخالفین کو یہ علم ہی نہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف وترتیب نہیں اور نہ ہی ان کی زندگی میں شائع ہوئی۔ (آئینہ اہل سنت ص ۱۷۸)

آگے مفتی مصطفےٰ رضا خان کے الفاظ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اور یہ بھی کہا گیا کہ بعض کلام اعلیٰ حضرت کا معلوم نہیں ہوتا کسی اور صاحب تخلص بہ رضا کا کلام ہے۔'' (ایضاً ص ۱۷۹)

ایک جگہ پھر یوں لکھتے ہیں کہ:

''حدائق بخشش حصہ سوم ہمارے نزدیک غیر معتبر ہے۔'' (ایضاً ص ۳۸۸)

جید بریلوی ڈاکٹر سلام سندیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کے کلام کے تین مجموعے حدائق بخشش کے نام سے شائع ہوچکے ہیں۔ یہ مجموعے واقعی بخشش کے باغات ہیں جن میں علم وادب معرفت وحقیقت اور لطافت ونزاکت کے پھول کھلے ہوئے ہیں جو ہماری روح کو معطر کررہے ہیں۔

(انوار رضا ص ۵۹۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

بریلوی فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مولوی حسن میاں برکاتی صاحب کو اعلی حضرت احمد رضا خان کے مجموعہ کلام

حدائق بخشش کے تینوں حصوں کے حافظ تھے۔"

(یاد حسن ص ۲۵۶ مطبوعہ برکاتی فاؤنڈیشن ٹرسٹ کراچی)

۲) بریلوی فقیہ النفس ومناظر مفتی مطیع الرحمٰن صاحب "مدائح اعلیٰ حضرت اور نغمۃ الروح" نامی دو بریلوی کتب کا مناظر اہلسنت فاتح رضا خانیت مولانا طاہر گیاوی صاحب کے سامنے انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

نغمۃ الروح کو آگ لگا کر جلا دو، نغمۃ الروح لکھنے والے پر جی چاہے لاحول پڑھو۔ وہ ہمارے مقتدا نہیں ہے۔ وہ ہمارا کوئی پیشوا نہیں کہ ان کی بات ہمارے لئے حجت ہو.........نغمۃ الروح ہماری کتاب نہیں۔

(مناظرہ بنگال ص ۲۹ مطبوعہ سنی دار الاشاعت علویہ قویہ)

عبدالحکیم مشرف قادری کے مشورے سے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔

جید بریلوی نعیم اللہ خان قادری بھی مندرجہ حوالہ نقل کرتا ہے۔

(فیصلہ کن مناظرہ ص ۷۹۶ مطبوعہ فضان مدینہ پبلشرز)

جید بریلوی صابر حسین شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اور حال یہ ہے کہ تجانب اہل سنت، نغمۃ الروح باغ فردوس اور مدائح حضرت وغیرہ قسم کی کتابوں کے جابجا حوالے دیے ہیں، یہ کہاں کی مستند اور معتبر کتابیں ہیں۔"

(قائد اعظم کا مسلک ص ۴۱۲)

اور صابر حسین بخاری بریلوی صاحب ان مصنفین کو "غیر معروف شخصیات" قرار دیتے ہیں۔ (ایضاً ص ۴۰۷)

باغ فردوس مدائح اعلیٰ حضرت اور نغمۃ الروح کے مصنف مولوی ایوب علی رضوی صاحب ہیں اور ان ہی کو بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب بریلوی اکابرین میں شامل کر کے لکھتے ہیں کہ:

"فدائے رضویت سید ایوب علی رضوی ابن سید شجاعت ابن سید تراب۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۱۰۸ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

کیوں جی بریلوی مصنف تو معتبر اور بریلوی اکابر مگر اس کی تصنیف معتبر کیوں نہیں؟

بریلوی شریعت کا رہبر مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب باغ فردوس اور مدائح اعلیٰ حضرت کو معتبر مان کر اس کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"صاحب مدائح اعلیٰ حضرت اور صاحب باغ فردوس نے بزرگان دین کے ان ارشادات کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے"۔ (آئینہ اہل سنت ص ۵۴۵)

بریلوی رئیس التحریر مولوی حسن علی رضوی میلسی صاحب بھی نغمۃ الروح کو معتبر مان کر اس کا دفاع کرتے ہیں۔

(برق آسمانی ص ۳۲ مطبوعہ عدالبرہان پبلی کیشنز لاہور)

ابوکلیم صدیق صاحب بھی نغمۃ الروح کو معتبر مان کر دفاع کرتے ہیں۔

(آئینہ اہل سنت ص ۳۸۱)

اندازہ لگائیں بریلوی خانہ جنگی کا! ایک کہتا ہے کہ:

ایسی کتابوں کو آگ لگا دو اور اس کے مصنف کو شیطان سمجھ کر لاحول پڑھو دوسرا کہتا ہے کہ بریلوی اکابر میں سے ہے اس کی کتاب معتبر ہے اب فیصلہ بریلوی کریں گے کہ:

سچا کون ہے؟؟

اب بریلوی حضرات اس لئے اپنی کتب کا انکار کردیتے ہیں کہ جب وہ کسی مسئلہ پر، کسی تحریر پر پھنس جاتے ہیں علم کی کمی کی وجہ سے جب جواب نہیں دے پاتے تو آسان طریقہ یہ سمجھتے ہیں کہ کتاب کا ہی انکار کردیں۔

نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

نہ کتاب ہماری بنے گی نہ جواب دینے کی ضرورت رہے گی۔

ہوسکتا ہے ہماری اس کتاب کو پڑھ کر بریلوی ملاں اپنی کچھ کتابوں کا پھر انکار کردیں

اب آپ کو مزید بریلویت کا پتہ چلے گا اور ان کے مبلغ علم سے آپ کو واقفیت ہوگی۔

۲۶) ترجمہ اعلیٰ حضرت فقہ حنفی کے خلاف:

فاضل بریلوی سورۃ قصص کی ۲۷ ویں آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ:

"کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں۔ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے۔ الخ

(کنز الایمان مع خزائن العرفان ص ۶۹۹)

فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت کے اس ترجمہ پر ادنی حضرت مفتی اقتدار خان نعیمی گجراتی صاحب تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب ہے نہ تو قرآن مجید میں اس کی گنجائش ہے نہ یہ کسی لفظ کا ترجمہ ہوسکتا ہے۔ مہر زوجہ کے جو اصول ضوابط یا شرائط ہیں یہ ترجمہ ان کے بھی خلاف ہے علاوہ ازیں فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے۔" (تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۲۹)

ثابت ہوا کہ مجدد بریلویہ کا ترجمہ:

۱) نہ تو اصول وضوابط مہر زوجہ کے مطابق ہے

۲) نہ فقہ حنفی کے اصول کے موافق ہے۔

۳) نہ قرآن کے کسی لفظ کا ترجمہ ہے۔

۴) ہر اعتبار سے نامناسب ہے۔

بلکہ فقہ حنفی کے خلاف ترجمہ ہے۔

۲۷) ولادت علیؓ اور رضا خانی اختلاف:

۱) بریلوی مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

کنیت ابوتراب اور ابوالحسن ہے لقب مرتضی، خطاب اسد اللہ الغالب اور اسم گرامی علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔

(مختصر تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ عطاریہ ص ۱۶ مطبوعہ مسلم کتابوی لاہور)

۲) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب حضرت علی کی

الطریقت میں شعر لکھتے ہوئے یوں ولادت علیؓ کا کعبہ میں ہونا ذکر کرتے ہیں کہ:-

بنا اس واسطے اللہ کا گھر جائے پیدائش
کہ وہ اسلام کا کعبہ ہے اور یہ ایمان کا کعبہ

(دیوان سالک ص ۳۰)

۳) پیر غلام رسول قاسمی بریلوی شیخ الحدیث صاحب نے بھی مانا ہے کہ:-

"حضرت علیؓ مولود کعبہ ہیں"۔

(ضرب حیدری ص ۸۳ مطبوعہ بار اول رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز سرگودھا)

۴) بریلوی شرف ملت علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے بدائع منظوم کی شرح میں لکھا ہے کہ:-

"حضرت علی بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے"۔

(مولود کعبہ کون؟ ص ۲۸)

۴) بریلوی شیخ الحدیث محمد صدیق ہزاروی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"بریلوی اکابرین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مولود کعبہ قرار دیا ہے"۔

(مولود کعبہ کون؟ ص ۶۹)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان بریلوی جانشین حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

'کعبہ میں ولادت ہونا ناممکن ہے کیونکہ اولا تو کعبے کا فرش زمین سے اتنا اونچا ہے کہ کسی طواف کرنے والے کا طواف کرتے ہوئے بغیر سیڑھی کعبے میں جانا بہت دشوار۔ دوم یہ کہ کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھا ہوتا ہے اگر دیوار پھٹی بھی تو چھپی رہی کسی کو پتہ لگا کہ کہاں سے دیوار پھٹی ہے۔

سوم یہ کہ طواف میں بہت سے لوگ ہوتے ہیں اگر دیوار پھٹتی تو بہت سے لوگ دیکھتے اور تاریخ وحدیث میں یہ واقعہ ضرور مذکور ہوتا۔ الخ

(تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۹۵)

آگے مزید اس کا رد کرتے ہوئے بریلوی مولویوں کو ڈانتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''سنی بھی دیوانے ہوئے پھرتے ہیں، ذرا عقل سے کام نہیں لیتے۔''

(ایضاً ص ۹۷)

آگے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''کیونکہ نہ مولیٰ علی کی ولادت کعبہ میں ہوئی نہ شہادت مسجد کے اندر ہوئی۔

(ایضاً ص ۱۵۲)

۲۸) امام شافعیؒ کے شعر پر بریلوی دھینگا مشتی:

۱) بریلوی رہبر شریعت مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب امام شافعیؒ کے حوالے سے شعر نقل کرتے ہیں کہ:

امام شافعیؒ نے فرمایا:

ان کان رفضا حب آل محمد

فلیشهد الثقلان انی رافض

ترجمہ: اگر آل محمد مصطفےٰ ﷺ کی محبت رفض ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

(آئینہ اہلسنت ص ۱۹۲)

بریلوی مولوی نے اس شعر کو جن کتابوں سے نقل کیا ہے ہم نے وہ حوالہ جات طوالت کے پیش نظر نقل نہیں کیے کیونکہ اصل عبارت سے مطلب ہے۔

بریلوی مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گجرات مفتی اقتدار خان نعیمی گجراتی صاحب ان اشعار شافعیؒ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''ان اشعار کو دیکھ کر ایک طالب علم بھی سمجھ جاتا ہے کہ یہ اشعار ضلالت امام شافعیؒ جیسے امام مجتہد فقیہہ اعظم کے نہیں ہوسکتے اور یہ اشعار بھی کذبیات روافض میں سے ایک کذب ہے۔

(تنقیدات اعلیٰ مطبوعات ص ۱۵۱)

آگے لکھتے ہیں کہ:

''اور سنیوں کے اندھے مولویوں نے ان کذبیات اور کاذبانہ نسبتوں کو بغیر

سوچے سمجھے اپنی تقریر وتحریر کا موضوع بنالیا۔'' (ایضاً ص ۱۱۵۱)

آگے جا کر اشعار کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

اسی طرح یہ اشعار بھی ابلیسی چال ہے اس لئے کہ ان اشعار میں تین وجہ سے بے علمیاں، بے عقلیاں اور جہالتیں ہیں۔

پہلی وجہ یہ کہ ''رفض'' کا معنی ہے اسلام قرآن اور صراط مستقیم وراہ ہدایت کو چھوڑنا۔ اس اشتقاق سے رافضی کا معنی ہوا اسلام قرآن کو چھوڑنے ترک کرنے، صراط مستقیم وراہ ہدایت سے دور ہٹنے والا انہی معنی میں صحابہ کرام نے عبداللہ بن سبا یمنی یہودی، نومسلم کے بنائے ہوئے تفضیلی شیعہ فرقہ کا نام رافضی رکھا تھا۔

یہ لفظ اپنے معنی کے اعتبار سے اتنا برا اور منحوس ہے کہ خود شیعہ رافضی بھی اپنے آپ کو رافضی کہنا پسند نہیں کرتے۔ (ایضاً ص ۱۵۳)

''تو اب ان اشعار میں آخری تیسرے شعر کا ترجمہ یہ ہوا کہ اگر ہے دین اسلام چھوڑنا آل محمد کی محبت ......تو ثقلان یعنی تمام جنات وانسان گواہ بن جائیں کہ انی رافض بے شک میں دین اسلام قرآن صراط مستقیم وراہ ہدایت چھوڑنے والا ہوں۔

(ایضاً ص ۱۵۴) کیا امام شافعی یہ کفریہ بات کہہ سکتے تھے؟

فانی صاحب اب ذرا نیچے دیئے گئے الفاظ پر غور کریں کہ:

''یہ شعر تو اسی طرح احمقانہ ہے جیسے کوئی مسلمان کہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام سے محبت کرنا یہودیت ہے تو ثقلین گواہ رہیں کہ میں یہودی ہوں۔

یا کوئی مسلمان کہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرنا عیسائیت ہے تو ثقلین یعنی جن وانسان گواہ رہیں کہ بے شک میں عیسائی ہوں۔

یا کوئی مسلمان کہے کہ اگر توحید پر زور دینا سکھوں کی نشانی ہے تو ثقلین گواہ رہیں کہ بے شک میں سکھ ہوں۔

کیا کوئی ادنی بے علم مسلمان بھی ایسا کہہ سکتا ہے؟

ہرگز نہیں تو پھر امام شافعی کی طرف ایسی جاہلانہ بات کیوں منسوب کی جائے۔

اگر فرض کرو کوئی احمق پاگل جاہل انسان موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرنے والے مسلمان کو اور توحید پر زور دینے والے مومن مسلمان کو یہودی یا عیسائی یا سکھ کہہ دے تو اس کا یہ جاہلانہ اور کفریہ جواب نہیں ہے کہ ہاں بے شک میں یہودی یا عیسائی یا سکھ ہوں۔ (ایضاً ص ۱۵۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

یہاں بھی امام شافعیؒ پر اگر فرضاً کسی بدبخت نے یہ الزام تراشی اس وقت کی تھی تو یہ جواب درست نہ تھا۔ (ایضاً ص ۱۵۵)

مفتی صاحب بریلوی نے بریلوی مولوی ابوکلیم صاحب کو جو صلواتیں سنائیں وہ ذرا خلاصۃ ملاحظہ کریں:

۱) فانی بریلوی نے کذبیات اور اشعار ضلالت کی نسبت امام شافعیؒ کی ہے۔

۲) فانی بریلوی نے بغیر سوچے سمجھے امام شافعیؒ کی طرف شعر کی نسبت کی۔

۳) فانی بریلوی اندھا مولوی ہے۔

۴) فانی بریلوی ابلیسی چال کو آگے بڑھانے والا ہے۔

۵) فانی بریلوی نے جو شعر نقل کیا وہ جہالتوں اور بے عقلیوں پر مشتمل ہے۔

۶) فانی بریلوی احمق پاگل اور جاہل انسان ہے۔

۲۹) نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم:

بریلوی مناظر اسلام ایک مسئلہ سمجھاتے ہوئے درجہ ذیل شعر پڑھتے ہیں کہ:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(انوار شریعت جلد دوم ص ۳۰)

بریلوی مناظر مولوی نظام الدین ملتانی صاحب ہیں۔ جس بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب ''تذکرہ اکابر اہلسنت'' میں رئیس المناظرین کا لقب دیا ہے۔

امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری صاحب اس شعر پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''یہ محاورہ بولنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس کے ابتدائی الفاظ کے معنی یہ بنیں گے کہ ''نہ خدا کا قرب نصیب ہوا اور نہ ہی صنم کے قریب ہوسکے۔

کتب لغت کے اعتبار سے صنم کے معنی بت ہے اور محبوب بھی۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص ۵۹)

اب بریلوی حضرات فیصلہ کریں گے کہ ان دونوں بریلوی ملاؤں میں جاہل کون ہے؟ بریلوی رئیس المناظرین یا امیر دعوت اسلامی؟؟

۳۰) درود ابراہیمی پر بریلوی جنگ:

بریلوی مولوی ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''درود ابراہیمی اگرچہ نماز کے علاوہ پڑھنا بھی باعث ثواب ہے۔''

(صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟ ص ۲۱ مطبوعہ صراط مستقیم پبلی کیشنز)

اب بریلوی مفتیان کے فتوے سن لیں جو اشرف آصف جلالی کے خلاف جائیں گے۔

۱) بریلوی مجدد شفیع اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں:

''درود شریف ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے۔''

(راہ حق ص ۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار خان نعیمی صاحب اشرف آصف جلالی بریلوی ملاؤں کے خلاف لکھتے ہیں کہ:

''واقعی نماز کے علاوہ درود ابراہیمی پڑھنا منع اور ناجائز ومکروہ ہے۔''

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۲۱۰)

''بیرون نماز یہ درود شریف ناقص ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور سلام کے

بغیر درود شریف پڑھنا حکم قرآنی کے خلاف ہے اس لئے مکروہ تحریمی ہے اور یہ مکروہ تحریمی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔“ (ایضاً ص ۲۱۰)

تمام دلائل سے صاف اورواضح ثابت ہوا کہ درود ابراہیمی نماز سے باہر پڑھنا ممنوع ہے کیونکہ حکم الٰہی کے خلاف ورزی ہے۔ اگر اب بھی اتنے صاف دلائل کے ہوتے ہوئے وہابی حضرات ضد کریں تو یہ ان کی کم علمی اور احادیث وآیات کی نافہمی ہے اور بے دلیل ہٹ دھرمی ہے۔ (ایضاً ص ۲۱۲)

اب مفتی اقتدار خان نعیمی کی رو سے:

اشرف آصف جلالی صاحب!

۱) قرآن کے حکم کے خلاف چلنے والے ہیں۔

۲) ناجائز مکروہ فعل کرنے والے ہیں۔

۳) مکروہ تحریمی کا ارتکاب کررہے ہیں۔

۴) ضدی ہیں۔

۵) کم علم ہیں۔

۶) آیات واحادیث کو سمجھنے میں کم فہمی والے ہیں۔

۷) بے دلیل ہٹ دھرمی کرنے والوں میں شامل ہیں۔

یاد رہے کہ درود ابراہیمی نماز کے باہر ناجائز ومکروہ۔ (تفسیر نعیمی جلد ۱۶ ص ۱۱۰)

اور نور العرفان میں یا ایھاالذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے تحت بھی لکھا ہوا ہے۔ اس درود ابراہیمی کے بارے میں کہ ناقص غیر کامل ہے۔

۳۱) اعلیٰ حضرت نقطہ برابر خطا نہ کرنے والا:

بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب اپنے محدث کچھوچھوی کے الفاظ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”پھر اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا تو مولا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی حفاظت فرمائی اور زبان وقلم نقطہ برابر لغزش تک سے محفوظ رکھا۔

(یاد اعلیٰ حضرت ص ۳۲ مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور)

عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے تو محدث کچھوچھوی صاحب کی اصلاح کرتے ہوئے ان کے الفاظ بدل کر لکھے ہیں، لیکن مقدمہ احکام شریعت میں ان کے الفاظ اس طرح موجود ہیں کہ:۔

”پھر اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا“

(احکام شریعت ص ۲۷ مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور)

اس تحریر کے متعلق مفتی اقتدار خان نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گجرات لکھتے ہیں کہ:

”نامعلوم اس خطاب میں ایسا قابل گرفت جملہ کیوں بول گئے۔ یہ لفظ غالباً عقیدت کے جذبات میں فرمائے گئے، ہوسکتا ہے کہ بعد میں احساس ہوگیا ہو (کہ میں ابال مارآیا ہوں) بہرحال یہ پورا فقرہ شرعاً جائز نہیں۔ کیونکہ ناممکن الخطا رب تعالیٰ نے صرف انبیاء کرام علیہم السلام کو بنایا ہے۔ (تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۱۴۵)

آگے مزید تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

لہذا کسی بھی غیر نبی کے لئے یہ الفاظ کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔

(ایضاً ص ۱۴۵)

سید محمد اشرفی جیلانی صاحب لکھتے ہیں:۔

ہندوستان میں اپنے کو محبّ اعلیٰ حضرت کہنے والوں میں بعض ایسے لوگ ہیں جن کے نزدیک اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی زبان وقلم سے خطا کا صدور ممکن بالذات تو ہے مگر ممتنع بالغیر ہے اس بات کو تو وہ ان لفظوں میں صاف صاف نہیں کہتے مگر جن لفظوں میں ادا کرتے ہیں اس کا حاصل یہی ہے اور پھر اسی بات کو وہ دوسروں سے عقیدے کے طور پر منوانا چاہتے ہیں ان کے نزدیک ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ والرضوان سے تو خطا ہوسکتی ہے مگر اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے نہیں ہوسکتی۔ اس پر غضب کی بات یہ ہے کہ جو ان کی

ان لایعنی مفروضات کو نہ ماننے اس کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا گستاخ قرار دے کر اس
کے پیچھے پڑ جاتے ہیں مولیٰ تعالیٰ انہیں سمجھ دے کہ وہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی محبت
کے نام پر ان کے تعلق سے ایسے خیالات کا اظہار نہ کریں جس سے خود اعلیٰ حضرت
قدس سرہ کی روحانیت ان سے بیزار ہو جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ میدان قیامت میں اعلیٰ
حضرت قدس سرہ ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو سلوک حضرت موسیٰ علیہ السلام
یہودیوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کے ساتھ اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ الکریم عالی شیعوں کے ساتھ فرمانے والے ہیں۔

(التصدیقات لدفع التلبیسات ص ۵۳،۵۴)

محدث کچھوچھوی صاحب جیسے بریلویوں کی ایسی تحریرات کا ہی یہ اثر تھا کہ
بریلویوں میں سے کئی حضرات نے کہا:

"یعنی مسلک رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کو نبیوں، ولیوں بلکہ خود
حضور امام الانبیاء ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔" (انوار رضا کا کنز الایمان نمبر)

۱) محدث کچھوچھوی نے احمد رضا کو معصوم عن الخطا بنا کر "ناممکن الخطا" کی نسبت
اس کی طرف کر دی ہے حالانکہ یہ صفت انبیاء علیہم السلام کی ہے۔

۲) ادھر بریلوی اپنے احمد رضا سے تو نقطہ برابر خطا ہونا بھی ناممکن جانتے ہیں۔
اور دوسری طرف انبیاء علیہم السلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

انبیاء کرام علیہم السلام نسیاناً و خطأً کبیرہ گناہ کر سکتے ہیں۔ (جاء الحق)

انبیاء کرام کے بارے میں یہ زبان اور اپنے احمد رضا کے بارے میں اور زبان
حد نہیں ہوگئی اس عشق و محبت کی۔

۳۲) بریلوی قصوری کی عقل اور بریلوی حکیم الامت:۔

بریلوی غلام دستگیر قصوری صاحب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی زوجہ محترمہ کو
بہن کہنے کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"اور حضرت خلیل اللہ علی نبینا علیہ السلام کا اپنی بیوی کو سخت ضرورت میں بہن

کے لفظ سے یاد کرنا گو اس وجہ سے سچ تھا کہ وہ آپ کی چچا زاد بہن تھی"۔

(تقدیس الوکیل ص ۱۸۴۔ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

جبکہ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب اس کی وجہ یہ بیان
کرتے ہیں کہ:۔

"حضرت سارہ کو بہن کہنے سے دینی بہن مراد تھی نہ کہ نسبی"۔

(جاء الحق ص ۳۷۸۔ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

مفتی احمد یار گجراتی کی عبارت سے مولوی غلام قصوری کی جہالت واضح ہوتی
ہے۔ اسی لئے پیر مہر علی صاحب گولڑوی غلام دستگیر قصوری کے متعلق کہا ہے کہ:۔

"اس سے معلوم ہوا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری کا علمی سرمایہ نہ ہونے کے برابر
ہے"۔ (ملفوظات مہریہ ص ۲۹۔ مطبوعہ گولڑہ شریف)

۳۳) سجدہ تعظیمی اور رضا خانی جنگ:۔

۱) بریلوی ابو الطاہر فدا حسین فدا مدیر اعلیٰ ماھنامہ "مہر و ماہ" لاہور لکھتے ہیں کہ:۔

قدسیان عرش ہوں جب سر بخم تیرے حضور
سجدہ تعظیم پھر کیونکر نہ ہو ہم کو روا

(سوانح حیات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حالات و واقعات ص ۱۵۲)
مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور۔

اس کتاب کے مصنف میاں محمد دین کلیم قادری بریلوی مورخ ہیں اس کتاب کا
"پیش لفظ" بریلوی مولوی عبدالحکیم اختر خان شاہجہاں پوری نے لکھا ہے۔

۲) پروفیسر مسعود احمد بریلوی لکھتے ہیں کہ:۔

"علمائے کرام نے سجدہ تعظیمی کو مباح لکھا ہے"۔

(حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال ص ۳۹۔ مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی)

۳) بریلوی، پیر غلام نبی چشتی جہانگیری صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"دوسرا سجدہ تعظیم ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک رائج ہے قرآن

دستِ وگریبان

باب سوم

اس باب میں بریلویوں کی ایسی عبارات لائی جائیں گی جس کو خود بریلوی علماء نے رد کرنے کے ساتھ سخت قسم کے فتوے لگائے ہونگے مثلا کافر، مرتد، شیعہ ورافضی فتنہ باز وغیرھم۔

مؤلف: مناظرِ اھلسنت مولانا ابوایوب قادری

اور حدیث میں اس کے ثبوت موجود ہیں"۔

(بہار طریقت ص ۱۰۷۔ مطبوعہ چک نمبر 99/P تحصیل ضلع رحیم یار خان)

اس کتاب کی تائید وتصدیق:۔

۱) خلیفہ مجاز نور احمد فتح پور پنجابیاں۔

۲) خلیفہ مجاز عبدالحمید چشتی کھڑیانوالہ فیصل آباد۔

۳) مولانا حافظ منظور احمد جھنگ صاحبان بریلوی نے کی ہیں۔

جبکہ فاضل بریلوی نے اپنی کتاب "حرمت سجدہ تعظیمی" میں سجدہ تعظیم کو حرام قرار دیا ہے اور سخت وعیدات اس کے لئے نقل کی ہیں جو سجدہ تعظیمی کو جائز اور مباح قرار دے یعنی حرام کو حلال قرار دینے والا کافر ہو جاتا ہے۔

تیسرا باب

۱) عرش معلیٰ پر نبی کو چڑھنے میں معاونت کی:

بریلویوں کے مجدد بدعات مائتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب سے ایک سائل نے چند سوالات کیے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت محمد ﷺ کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلیٰ پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی۔

یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم ﷺ سے انجام کو نہ پہنچا، حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی؟۔


(عرفان شریعت ص ۸۶) 

فاضل بریلوی جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''رہا شب معراج میں روح پرفتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور سید عالم ﷺ کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود فرش بنتا شرعاً و عقلاً اس میں بھی کوئی استحالہ نہیں۔''

(عرفان شریعت ص ۸۷)

جانشین بریلوی حکیم الامت، بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی ثم گجراتی صاحب۔

اپنے فتاویٰ نعیمیہ میں مختلف گروہوں کی گستاخیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''کسی نے لکھا کہ معراج میں نبی کریم ﷺ لامکان پر نہ چڑھ سکے تو غوث اعظم کی روح نے کندھا دے کر اوپر چڑھایا۔ (معاذ اللہ معاذ اللہ)

(نقشہ نعل پاک پر اسماء مبارک لکھنا ص ۱۷ العطایہ الاحمد یہ فی فتاوی نعیمیہ)



مفتی اقتدار احمد خان نعیمی کی رو سے اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ:

یہ کہنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے حضور علیہ السلام کو عرش پر چڑھنے کے لئے کندھا دیا۔

یہ گستاخی ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام عرش پر نہ چڑھ سکے تھے۔

اس لئے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی نے فاضل بریلوی کو ''کسی'' کہہ کر مخاطب کیا اور دو مرتبہ معاذ اللہ لکھ کر فاضل بریلوی کی ڈبل گستاخی کی طرف اشارہ کیا۔

ایک جگہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب یوں لکھتے ہیں کہ:

''کوئی بدنصیب کہتا ہے کہ معاذ اللہ نبی کریم ﷺ لامکان پر نہ چڑھ سکے تو غوث اعظم کی روح نے کندھا دیا اور چڑھایا۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۱۵ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

مفتی صاحب نے اپنے اس فتوے میں فاضل بریلوی کو بدنصیب لکھ دیا ہے۔

مفتی صاحب کی زبان سے حقیقت نکل ہی گئی کہ:

واقعۃً فاضل بریلوی گستاخ، بدنصیب تھا۔

جس کی زبان سے خداوند قدوس کی ذات مبارک کیلئے گالیاں نکلیں، اور اتنی گندی گالیاں، کسی سکھ، ہندو، عیسائی ویہودی، دھریئے نے بھی نہ دی ہوں گی۔

اور اسی زبان سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے نازیبا الفاظ اسی زبان سے آپ کی عزت وحرم ام المومنین سیدہ عائشہؓ کی توہین۔

اسی زبان سے صحابہ کرام کو گالیاں تو کیا اس صاحب زبان کو گستاخ وبدنصیب نہ کہا جائے۔

اگر دنیائے انصاف اس فاضل بریلوی کو گستاخ وبدنصیب نہ کہے تو پھر دنیا میں کوئی گستاخ وبدنصیب نظر نہیں آسکتا۔ اور انصاف تو یہی ہے جو ان کے متعلق مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب نے لکھا ہے۔

اور مفتی صاحب اپنے آپ کو شرعی طور پر حاکم ومنصف سمجھتے تھے تو انہوں نے

اپنی دانست کے مطابق ایک فیصلہ دیا۔ جو بریلویوں کو بسروچشم قبول کرلینا چاہیے۔

فاضل بریلوی کی ملت کے ایک جید بریلوی مولوی عبدالاحد قادری صاحب مترجم یہی مذکورہ بالا حوالہ یوں نقل کرتے ہیں کہ:

''جب نبی کریم ﷺ عرش مجید کے پاس پہنچے تو اس کو بہت اونچا پایا تو جس پر کرسی کے سوا چڑھنا ممکن نہ تھا تو اللہ تعالی نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی روح کو بھیجا اور انہیں نے کندھے پر چڑھا کر اوپر پہنچایا۔

(تصریح المناظر ص ۷۴ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

۲) حضرت خضر علیہ السلام جوتوں کی نگہبانی کرتے ہیں (معاذ اللہ):

مفتی خلیل خان قادری برکاتی بریلوی ''سبع سنابل'' کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ:

حکایت: ''ایک شخص حضرت سلطان المشائخ کے احوال کا منکر، آپ کی راہ روشن کا منتظر اور ایک دوسرے درویش کا معتقد تھا ایک روز اس درویش سے کہنے لگا کہ میری آرزو ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کروں اگر سرکار کے کرم سے ملاقات ہو جائے تو انتہائی بندہ نوازی اور سرفرازی ہو'' درویش نے جواب دیا کہ جس روز حضرت سلطان المشائخ کے یہاں مجلس سرود وسماع ہوتی ہے اس روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی نگہبانی فرماتے ہیں۔'' (معاذ اللہ)

(سبع سنابل ص ۱۴۷ مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور)

اس کتاب پر مقدمہ پر ڈاکٹر محمد ایوب قادری کا ہے۔ فیضان سنت میں مفتی خلیل خان برکاتی کو ''خلیل العلماء'' کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور یہ مصنف بریلویوں کی مشہور کتب ''ہمارا اسلام''، ''سنی بہشتی زیور'' کا بھی مصنف ہے۔

جب مندرجہ بالا گستاخانہ عبارت بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی کے سامنے پیش کی گئی تو وہ اپنے فتوے میں لکھتے ہیں کہ:

''میں نے آپ کی بھیجی ہوئی کتاب میں یہ جملہ خود اپنی نگاہوں سے پڑھا ہے، بدترین گستاخی ہے حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور اس طرح کے بیہودہ

جملے ان کی شان میں بولنے بدتمیزی کی حد ہے۔"
(تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۴ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"مجھے حیرت ہے کہ ان کتابوں والوں کی عقلیں کہاں چلی گئیں ہیں۔"
(ایضاً ص ۴)

پھر اس گستاخانہ عبارت کا سارا ملبہ مفتی خلیل خان قادری پر گراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ مترجم صاحب یا کاتب کی چشم پوشی ہے بہرحال جس کی بھی غلطی ہے سخت گناہ ہے۔" (ایضاً)

آگے نام لے کر لکھتے ہیں کہ:

"اگر مفتی خلیل صاحب یا کاتب حیات ہیں تو ان سے توبہ کرواؤ"۔
(ایضاً ص ۵)

تو بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب کی رو سے

۱) مفتی خلیل برکاتی بریلوی نے حضرت خضر علیہ السلام کی توہین کی۔
۲) مفتی خلیل برکاتی بریلوی نے حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں بیہودہ جملے بولے ہیں اور ان کے متعلق بدتمیزی کی ہے۔
۳) مفتی خلیل خان برکاتی گستاخ ہے۔
۴) مفتی خلیل خان برکاتی کو توبہ کرنا لازم تھا۔
۵) مفتی خلیل خان قادری برکاتی کے پاس عقل نہیں ہے۔

اور ہم بریلویوں کو کہتے ہیں تو نہیں مانتے لو بریلویو! یہ تمہارے گھر کا مفتی اعظم بریلوی مولوی کو کہہ رہا ہے کہ اس کے پاس عقل نہیں ہے۔

اب جو لوگ مفتی خلیل خان قادری برکاتی بریلوی کو اچھا مان کر "خلیل العلماء" کا لقب دیتے ہیں وہ بھی بریلوی اصول وضوابط سے گستاخ بنتے ہیں تو دعوت اسلامی کے

اکابر مفتی خلیل خان برکاتی کے ساتھ کھڑے ہو کر گستاخ بن گئے۔

۴) حضرت خضر علیہ السلام کی توہین:

مترجم مولوی زبیر عثمانی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ بحر محیط کے ساحل پر میں (حضرت خضر علیہ السلام) اس طرح چل رہا تھا کہ مجھ کو کوئی دیکھنے نہ پائے اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی عباء میں لپٹا ہوا سو رہا ہے مجھے خیال ہوا کہ یہ کوئی ولی اللہ ہے اور میں نے اس کو ٹھوکر مار کر کہا کہ اٹھ اللہ کے لئے کھڑا ہو جا لیکن اس نے جواب دیا کہ اے خضر! جا اپنا کام کر مجھے تجھ سے کوئی غرض نہیں۔ (قلائد الجواہر ص ۲۴۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

دوسری جگہ یوں حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ:

"جب میں (حضرت خضر علیہ السلام) وہاں سے آگے بڑھا تو دیکھا کہ ایک عورت اپنے کپڑوں میں لپٹی سو رہی ہے اور جب میں نے ٹھوکر مارنے کا ارادہ کیا تو خیال آیا کہ یہ تو اس کی معلوم ہوتی ہے فوراً نداء آئی کہ "ہمارے محبوب کے ساتھ ادب اختیار کر، لہذا میں اس کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا۔ وہ عورت عصر کے وقت بیدار ہوئی تو اس نے کہا "الحمد للہ جس نے مجھے اپنا انس عطا کر کے مخلوق کو مجھ سے دہشت زدہ کر دیا" اس کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ "اگر بغیر منع کیے ہوئے میرے ساتھ ادب سے پیش آتا تو تیرے لئے زیادہ مفید ہوتا"۔ (قلائد الجواہر ص ۲۲۵)

قلائد الجواہر کا مصنف پیر ولی "محمد یحییٰ تادنی" ہے اور
اس کتاب کی تصحیح کرنے والا مولوی محمد اطہر صاحب نعیمی بریلوی ہے۔
اور اس کتاب کا مقدمہ لکھنے والا شمس بریلوی ہے لہذا اس کتاب پر جو فتوے لگیں گے اس کی زد میں بریلوی اصولوں میں یہ بریلوی اکابرین بھی آئیں گے۔

ناظرین کرام!

جب مذکورہ بالا عبارتیں بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب بریلوی کے سامنے پیش کی گئیں تو تنقید کرتے ہوئے سخت الفاظ

استعمال کرتے ہیں کہ:

" حقیقت حال سے اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے مگر مترجم صاحب نے یہاں دو بدتمیزیاں کی ہیں ایک تو یہ اللہ کے نبی حضرت خضر علیہ السلام کو انتہائی بدتمیزی سے تو تڑا کر کے ترجمہ کیا ہے۔ حالانکہ عربی میں ہر ایک کے لئے واحد کی ضمیر آتی ہے جب دوسری جگہ دوسروں کے لئے مترجم آپ جناب کر کے ترجمہ کرتا ہے تو یہاں اس کو کیا موت پڑتی تھی اور تکلیف ہوتی تھی اگر یہ آپ کر کے ترجمہ کر دیتا۔

دوم یہ کہ نبوت سے زیادہ رب تعالیٰ کو کوئی محبوب نہیں ولی غوث قطب تو نبی کے پیروں کے نیچے ہیں۔ بھلا ایک عورت کی کیا جرأت کہ اپنے آقا و مولیٰ سے اس طرح گفتگو کرے خدا تعالیٰ سب جہلا سے مسلمانوں بچائے یا یہ قلائد الجواہر کے مصنف کی خباثت ہے"۔ (تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۱۵)

تو بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

۱) بریلوی مترجم مولوی نے نبی علیہ السلام کی شان میں دو بدتمیزیاں کیں۔

۲) بریلوی مولوی جہلا میں سے ہے۔

۳) بریلوی مولوی نے ولی پیر کو نبی سے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔

۴) بریلوی مولوی نے نبی علیہ السلام کی شان میں خباثت بکی ہے۔

۵) بریلوی مولوی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ولیہ عورت اللہ کے نبی سے زیادہ محبوب ہے۔

۶) بریلوی مولوی اور بریلوی پیر گستاخ ہے۔

آخر میں آپ سے اتنا ہی کہوں گا کہ ڈوب مرو۔

۴) صحابہ کرام کی توہین:

بریلویوں کے غزالی زماں رازی دوراں مولوی احمد سعید کاظمی صاحب کا بیان یوں لکھا گیا کہ:

"جامعہ اسلامیہ (بہاولپور) میں ایک مرتبہ حدیث پڑھاتے ہوئے آپ نے

فرمایا کہ ایک تابعی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔ اس پر ایک طالب علم نے سوال کیا کہ تابعی تو وہ ہوتا ہے، جس نے رسول اکرم ﷺ کو نہ دیکھا ہو بلکہ آپ کے صحابی کو دیکھا ہو تو تابعی حضور سے کیسے روایت کر سکتا ہے۔

آپ (کاظمی) نے فرمایا ایک صحابی نے حضور ﷺ سے حدیث سنی، بعد میں وہ العیاذ باللہ مرتد ہو گیا اور

"من یکفر بالایمان فقد حبط عمله"

مرتد ہونے کے بعد اس کے تمام اعمال اکارت ہوئے۔ شرف صحابیت بھی جاتا رہا۔ حضور کے وصال کے بعد وہ پھر ایمان لے آیا اس کے بعد اگر وہ حضور سے سنی ہوئی کسی حدیث کو روایت کرے تو وہ حضور سے تابعی کی روایت ہوگی صحابی کی نہیں۔

(مقالات کاظمی حصہ اول ص ۲۴)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان، بریلوی جانشین حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی، شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گجرات صاحب کے سامنے جب یہ عبارت رکھی گئی تو ساتھ ہی سوال بھی کیا گیا کہ:

سوال یہ ہے کہ کیا صحابہ مرتد ہوتے تھے اور کیا شیعہ لوگوں کا اعتراض صحابہ پر درست ہے، کیا یہ جواب درست ہے۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۵)

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب جواب میں سخت سے سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ جواب مضبوط نہیں یہ جواب نہیں دینا چاہیے تھا اس جواب پہ سائل کے شبہات کے علاوہ مزید سوالات بھی وارد ہو سکتے ہیں۔

نمبر۱: یہ کہ کیا واقعی وہ راوی اسی قسم کے تابعی تھے اس کا بھی ثبوت ضروری ہے ورنہ شیعہ لوگوں والی بات ہوگی کہ لایعنی باتوں سے بے پر کی ہانکتے چلے جاؤ اور صحابہ پہ بے جا الزامات لگاتے چلے جاؤ"۔ (تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۳۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

کیا معاذ اللہ بقول علامہ کاظمی صاحب وہ سب اسی قسم کے تابعی تھے۔

(ایضاً ص ۳۵)

آگے مزید لکھتے ہیں کہ:

"نیز یہ کہنے کے لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اتنی دراز اور خطرناک بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

(ایضاً ص ۳۶)

آگے کاظمی صاحب کو رگڑا لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جلدی میں ایسے کمزور جواب ہو ہی جاتے ہیں مگر ان کو شائع کر کے چھاپنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے ورنہ پھر اکابر پر اعتراضات کا سدباب نہ ہو سکے گا۔

(تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۳۶)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

۱) بریلوی غزالی زماں نے جواب درست نہیں دیا۔

۲) بریلوی غزالی زماں کے جواب مزید اشکالات وارد ہوتے ہیں۔

۳) بریلوی غزالی زماں بے پر کی ہانکتے چلے گئے۔

۴) بریلوی غزالی زماں نے شیعوں کی طرف صحابہ کرام پر لایعنی باتوں سے تہمت لگائی۔

۵) بریلوی غزالی زماں نے جلدی میں کمزور جواب دے دیا۔

ان عبارتوں کو بریلوی حضرات پڑھیں اور سوچیں کہ جو کمزور جواب دے اس کی علمی حیثیت کیا ہوگی؟؟

یاد رہے کہ بریلوی غزالی زماں علامہ کاظمی صاحب کی اس پوری عبارت کو بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے اپنی کتاب "نور نور چہرے" میں بھی نقل کیا ہے۔

تو اب جو فتوی کاظمی صاحب پر لگا وہ اعلیٰ حضرت اور ادنی حضرات کے اصول سے بریلوی عبدالحکیم شرف صاحب پر بھی لگے گا لو شرف قادری صاحب بھی پھنس گئے۔

۵) سکون زمین:

بریلوی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب سید احمد کاظمی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"آپ (کاظمی صاحب) زمین کی حرکت کے قائل تھے۔

(مقالات سعیدی ص ۵۴۴)

بریلویوں کے مجدد مائۃ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"بے شک مسلمان پر فرض ہے کہ حرکت شمس وسکون زمین پر ایمان لائے"۔

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۳۱۵)

فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان کی رو سے:

۱) کاظمی صاحب فرض کے منکر ہے۔

۲) کاظمی صاحب ایمان نہیں رکھتے۔

اعلیٰ حضرت نے ادنیٰ حضرت کو خوب رگڑا۔

ادنی حضرت نے اعلیٰ حضرت کی بات کو نہ مان کر بتا دیا کہ اعلیٰ حضرت کی بات ٹھیک نہیں۔

فیصلہ بریلوی حضرات کے ہاتھ میں کہ ان میں سچا کون اعلیٰ حضرت۔غزالی زماں

۲۲۲

۶) سورہ یوسف کا ترجمہ پڑھانا حرام:

بریلویوں کے مجدد مسلک اہل بدعت مولوی شفیع اوکاڑوی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"بعض بزرگوں کے نزدیک لڑکیوں کو سورۃ یوسف کا ترجمہ پڑھانا ناجائز اور حرام لکھا ہے"۔ (مسئلہ سیاہ خضاب ص ۴۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

اسی طرح مفتیان بریلوی شریف لکھتے ہیں کہ:

اور عورتوں کو سورہ یوسف کی تعلیم سے روکنے میں مصلحت یہ ہے کہ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کا ذکر ہے اور زنان مصر کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا ذکر ہے جب عورتیں اس کو پڑھیں گی تو ان کا فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔"

(فتاوی بریلی شریف ص ۲۸۷)

اس کتاب کو بریلوی مسلک کی شریعت کے تاج الشریعہ کے شہزادہ مولوی محمد عسجد رضا خان قادری کے حکم سے لکھا گیا ہے۔

اس کتاب کے مرتبین:

۱) مولوی عبدالرحیم المعروف یہ نشتم فاروقی مرکزی دارالافتاء بریلوی شریف۔

۲) مولوی محمد یونس رضا اویسی رضوی گریڈی پہوی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف ہیں۔

اس کتاب کی نظر ثانی کرنے والے بریلویوں کے عمدۃ المحققین مفتی محمد عبدالرحیم بستوی بریلوی صاحب ہیں۔

اس کتاب کی تصیح کرنے والے مفتی محمد ناظم علی بارہ بنکوی بریلوی مفتی مظفر حسین قادری رضوی صاحبان ہیں۔

اس کتاب کی تحریک پیدا کرنے والے بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری بریلوی ہے۔

اس کتاب کی تائید و توثیق کرنے والے مولوی محمد منشا تابش قصوری ہے۔

مذکورہ بالا عبارت جب مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب بریلوی کے سامنے پیش کی گئی تو وہ اس کے خلاف یوں لب کشائی کرتے ہیں کہ:

"رہی مصنف (شفیع اوکاڑوی) کی تیسری بات کہ سورہ یوسف کا ترجمہ لڑکیوں کو نہ پڑھاؤ یہ گستاخانہ بات ہمارے کسی بزرگ نے نہ فرمائی نہ معلوم وہ مصنف (شفیع اوکاڑوی) کا کون سا بدبخت بزرگ ہوگا جس نے ایسی بیہودہ بات کہہ کر جہنم کا

ایندھن بننا پسند کیا۔ سورہ یوسف میں کون سی ایسی غلط یا شرمندگی والی بات ہے جو رب تعالی نے بیان فرمادی اور اللہ تعالی کو لڑکیوں کا خیال نہ آیا۔ اس کم بخت شیطانی بزرگ کو احساس غیرت نے ستا مارا۔ اور پھر یہ نہ بتایا کہ کونسی زبان کا ترجمہ نہ پڑھاؤ اردو و فارسی یا پشتو انگریزی اور یا پھر عربی کی یا عربی زبان جاننے والی لڑکیوں کے لئے کیا کیا جائے گا۔ وہاں سورہ یوسف سے لڑکیوں کو کس طرح بچاؤ گے۔ وہاں کوئی ابلیسی بزرگ یہ کہے گا۔ کہ سورہ یوسف کو لڑکیوں والے قرآن مجید سے نکال دو (العیاذ باللہ) مصنف صاحب کو ذرا بھی غور و فکر ہوتا تو یہ گستاخی نہ لکھتے۔

محترم مرحوم یہ کوئی بائبل یا یہود و نصاری کی بناوٹی انجیل و تالمود نہیں کہ مبلغ اسلام حضرت محترم احمد دیدایت مدظلہ نے ایک محفل مناظرہ میں عیسائی پادریوں کے سامنے بائبل کے بعض مقامات پڑھ کر سنائے تو پادریوں کے سر شرم سے جھک گئے اور غیرت سے نگاہیں نیچی ہوگئیں۔ مصنف قرآن مجید کے متعلق ایسی غلط بات لکھ کر عیسائیوں کو قرآن پر زبان طعن دراز کرنے کا موقع فراہم کر رہا ہے۔

(فتاوی نعیمیہ جلد چہارم ص ۱۰۳ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

قارئین کرام بریلوی مفتی اعظم پاکستان کے اس بے نظیر فتوے سے۔

عبدالحکیم شرف قادری منشا تابش قصوری، عبدالرحیم بستوی، عسجد رضا خان قادری اور شفیع اوکاڑوی صاحبان۔

۱) ابلیسی بزرگ ہیں

۲) بد بخت بزرگ ہیں

۳) بیہودہ بات کرنے والے ہیں

۴) ایسی بات کہہ کر جہنم کا ایندھن بنے گے

۵) کم بخت شیطانی بزرگ ہیں

۶) گستاخ ہیں

۷) عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں کہ قرآن پر زبان طعن دراز کرو۔

۸) غور وفکر سے عاری ہیں

۷) امام الانبیاء علیہ السلام کا امام بننا:

بریلویوں کے مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ:

"ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور سید عالم ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔ عرض کی یارسول اللہ حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے "الحمدللہ" یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۱۷۳)

ناظرین فاضل بریلوی کے اس ملفوظ پر غور کریں کہ اس پیارے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا آپ کہاں تشریف لئے جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ:

"برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے"۔

تو فاضل بریلوی آگے سے کہتے ہیں:

"الحمدللہ یہ نماز جنازہ میں نے پڑھایا"

یعنی اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں میں اس نماز جنازہ کا امام بنا جس کے مقتدی (معاذاللہ) پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

فاضل بریلوی ایک جگہ خود اپنی بات کے خلاف فتویٰ لکھ جاتے ہیں کہ:

"کسی کو سرور عالم ﷺ کا امام وشیخ ماننا صراحتاً کفر ہے"۔

(فہارس فتاوی رضویہ ۶۳۴ فتاوی رضویہ جلد نمبر ۲۱ ص ۳۵۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تو فاضل بریلوی خود اپنے ہی فتوے سے کافر ہوگئے، برادران اہل سنت! بریلویوں نے بھی اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ فاضل بریلوی خود اپنے ہی فتوے سے کافر ہو رہے ہیں تو لہذا کیوں نہ ملفوظات اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت نکال دی جائے جس سے احمد رضا خان حضور ﷺ کے امام بن رہے ہیں تاکہ:

نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

نہ ملفوظات کی عبارت ہوگی اور نہ اعلیٰ حضرت اپنے فتوے سے کافر ہونگے۔

تو یہ مہم دعوت اسلامی کے میٹھے میٹھے اسلامی مفتیان نے سرانجام دی۔

اور انہوں نے ملفوظات چھاپ کر یہ فقرہ نکال دیا کہ:

"الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا"

(ملفوظات اعلی حضرت حصہ دوم ص ۲۰۵ مطبوعہ مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی کراچی)

بریلوی اصول کے مطابق جو عبارت پہلے کتاب میں تھی اور اگر اس پر کسی فریق مخالف کی سخت تنقید ہو تو اگر اس عبارت کو نکال دیا جائے مخالف کی بات سچ ثابت ہو جاتی ہے۔

لہذا مفتیان دعوت اسلامی نے فاضل بریلوی کی عبارت کو کفریہ مان کر نکال دیا۔

حالانکہ مفتیان دعوت اسلامی والوں کو چاہیے کہ ابوکلیم صدیق فانی کی کتاب "آئینہ اہل سنت" اور حسن علی رضوی میلسی کی کتاب "قہر خداوندی" سے بھی فقرہ نکالنے کی ہمت کریں۔

فاضل بریلوی کے اس خواب پر مفتی فیض احمد اویسی کا تبصرہ بھی سن لیں "ان خوابوں کی اشاعت کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ تھانوی کا اتنا بلند مقام ہے کہ حضور بھی ان کی اقتدا کرتے ہیں"۔

(بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص ۳۵ مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور)

تو بریلوی شیخ القرآن وشیخ التفسیر فیض احمد اویسی صاحب کی رو سے بریلوی حضرات یہ خواب بیان کرکے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کا مقام حضور سے بلند کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

ایک جگہ اویسی صاحب یوں لکھتے ہیں کہ:

"کیا ایک برگزیدہ نبی کو غیر نبی بلکہ معمولی مولوی کا مقتدی بنانے کی کوشش فساد

قلب نہیں تو اور کیا ہے۔ (بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص ۷۵)

کچھ اسی طرح کی عبارت بریلوی مولوی محمد میاں ہاشمی صاحب بھی لکھتے ہیں۔ (لطائف دیوبند ص ۷۲)۔ فاضل بریلوی فیض احمد اویسی اور ہاشمی میاں کی عبارات کو ذہن میں رکھ کر بریلوی چوٹی کے عالم منظور احمد فیضی صاحب کی کتاب کے ان الفاظ پر بھی غور کریں کہ:

''اے علامہ فیضی صاحب! حضرت خضر علیہ السلام پہلے بھی آپ کو شرف بخشنے کے لئے آپ کے پیچھے نماز جمعہ ادا فرما گئے ہیں اور آئندہ جمعہ بھی آپ کے پیچھے اسی نورانی مسجد میں ادا فرمائیں گے۔'' (مقام رسول ص ۲۴)

یہ بریلویوں کی وہ کتاب ہے جس کے متعلق بریلوی یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب پیارے نبی علیہ السلام کی منظور ومقبول شدہ کتاب ہے۔

کیا مذکورہ بالا عبارت میں یہ نہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام کے امام مولوی منظور احمد فیضی ہے؟؟

اب بریلوی حضرات کے وہ فتاوی جات منظور احمد فیضی پر لگے یا نہیں؟؟

یقیناً لگے:

بریلوی شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی صاحب اور بریلوی مولوی ہاشمی میاں رضوی کی عبارت کو سامنے رکھیں اور اس پر بریلوی علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''محض خوابوں کو خصوصاً مریدین یا خلفاء کے خوابوں اور انہی کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر کسی پر کفر کا فتوی لگانا یا ضلالت کا فتوی لگانا کہاں کی عقلمندی ہے پھر خواب میں انبیاء کی امامت کرانے کو کفر کی وجہ قرار دیں کتنی زیادتی ہے۔ کیا بیداری میں امام الانبیاء کو امامت کرنا کفر ہے۔ اگر ہے تو پھر صدیق اکبر اور عبدالرحمٰن بن عوف کے متعلق کیا فتوی دیا جائے گا۔ اگر بیداری میں یہ امر وجہ کفر نہیں تو خواب میں کیونکر یہ وجہ کفر ہے۔ پھر امامت وجہ فضیلت ہے ہی کب کیا مفضول افضل کی امامت نہیں کراسکتا یقینا

کراسکتا ہے۔ البتہ شیعہ کے نزدیک وجہ افضیلت مگر ہم تو اہل سنت ہیں ہمارے نزدیک ضروری نہیں کہ افضل ہی امام ہو مفضول بھی امام ہوسکتا ہے۔''

(انوار رضا سیفی نمبر ص ۲۴۵)

فیض اویسی اور ہاشمی میاں کے موقف کو غلط ثابت کرکے ان کو بے وقوف اور بے ادبی کرنے والا ثابت کیا ہے اور آخر میں مولوی احمد رضا خان کے فتوی پر تنقید کرکے ان کی شیعہ نوازی دکھائی ہے۔

اور مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی سیفی مولوی احمد رضا خان مفتی منظور فیضی انہوں نے انبیاء علیہم السلام کا امام امتی کو بننا مانا ہے اس پر ذرا۔

حسن علی رضوی میلسی کے فتوے کو دیکھے اس نے لکھا ہے کہ:

''کسی نبی کا امام بننا صریح بے ادبی گستاخی ہے۔'' (برق آسمانی ص ۶۵۔۶۴)

اور اس پر عنوان بھی دیکھیں کہ:

''معاذ اللہ حضور علیہ السلام مقتدی'' ۔ (ایضا ص ۶۵)

ایسے خوابوں کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

ہم اکابر دیوبند کی مستند تصانیف سے دیو بندی خوابوں کی تفصیلی فہرست پیش کرتے ہیں جن میں متعدد خواب انتہائی شدید گستاخی پر مبنی ہیں اور نہ صرف مسلمان بلکہ کوئی غیر مسلم بھی ایسی خرافات سنے تو اس کا سینہ شق ہوجائے۔ (ایضا ص ۶۵)

اس میں پہلا خواب ہی مقتدی والا نقل کرے سب سے بڑی گستاخی قرار دے کر اپنے بریلوی علاموں کو گستاخ بنا ڈالا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ بریلوی عالم پیر محمد چشتی نے ایسے خوابوں کو درست سمجھنا کفر قرار دیا ہے دیکھئے سیف الفرید۔

۸) حالت جنابت درود شریف پڑھنا:

۱) بریلویوں کے مفتی خلیل خان قادری برکاتی بریلوی سے سوال کیا گیا کہ:

سوال: بے وضو اور جنب درود شریف اور دعا پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جس پر وضو یا غسل فرض ہے درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں

انہیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں۔

مفتی خلیل خان صاحب بے وضو اور بحالت جنابت درود شریف پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

مفتی خلیل خان (۱) ہمارا اسلام (۲) سنی بہشتی زیور کے مصنف ہیں

مفتی خلیل خان قادری کو الیاس عطاری ''خلیل العلماء'' کے لقب سے یاد کرتا ہے۔

۲) دعوت اسلامی کے مفتی محمد قاسم قادری بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''ناپاک حالت میں کلمہ طیبہ اور درود وغیرہ کا ورد کرنا درست ہے۔''

(فتاوی اہل سنت ص ۲۶ مطبوعہ مجلس المدینۃ العلمیہ دعوت اسلامی)

۳) بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی محمد احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ:

زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگرچہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیے۔ (عرفان شریعت ص ۴۰ مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

یہی عبارت اعلیٰ حضرت بریلوی نے دوسری جگہ بھی لکھی ہے۔

(فتاوی افریقہ ص ۱۶۱ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

۴) بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کے والد مولوی نقی علی خان صاحب سب بڑھ کر لکھتے ہیں کہ:

''درود پڑھنا ہر وقت اور ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے، ہر قدم اور ہر سانس کے ساتھ یہاں تک راہ اور نہانے کی حالت میں بھی جائز بلکہ مستحب ہے۔''

(سرور القلوب ص ۲۹۲ مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

اب دوسری طرف آیئے:

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی لکھتے ہیں کہ:

بے وضو اور ناپاک راستے میں درود شریف پڑھنا بے ادبی ہے۔

(فتاوی مہریہ ص ۱۸۷ مطبوعہ گولڑہ شریف)

تو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کی نظر میں:

مولوی نقی علی خان، مولوی احمد رضا خان، مفتی خلیل خان برکاتی اور مفتی محمد قاسم قادری صاحبان سب بے ادب ہیں۔

اس سے بڑھ کر بریلویوں کے عمدۃ المفسرین مفتی فیض احمد اویسی ان بریلوی حضرات پر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''بے ادب گستاخ''

یہ تھے باادب رعایا و بادشاہ لیکن آج ایسے بے ادب علماء کہلوانے والے پیدا ہوگئے کے فتوی صادر فرما دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ کاش تعزیرات اسلام کا اجراء ہوتا اور فاروق اعظمؓ جیسے غیور۔ اسلام نافذ کرنے والے زندہ ہوتے تب میں ان لوگوں کو دیکھتا کہ ایسے فتاوی صادر کرتے۔ آزادی کا دور ہے جسے جو جی میں آئے کہہ دے۔ ورنہ وہ خداوند قدوس جو اپنے محبوب اکرم ﷺ کے لئے ایسے مقامات پر بھی نام لینے کو گوارا نہیں کرتا جہاں قہر وغضب یا قبرستان یا مقام نجات ہو۔ مثلاً ذبح کے وقت، چھینک اور انگڑائی کے وقت اور حمام و پاخانہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن یہ ہیں آج کل کے مفتی ازمفت نے فتوی جڑ دیا کہ جنابت کے وقت درود پڑھنا جائز۔

اتنی شرم بھی نہیں کہ درود شریف فی الفور بارگاہ رسالت میں پہنچ کر فوراً ایجاب از رسول اور خدا ہوتا ہے لیکن مجبور ہیں ایسے بدبخت مفتی کیوں کہ عشق رسالت سے محروم ہیں۔ کسی نے فرمایا:

بے عشق محمد جو پڑھتے ہیں بخاری
بخار آتا ہے ان کو بخاری نہیں آتی

(شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ ص ۳۰۔۱۲۹ مطبوعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور)

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان، مولوی نقی علی خان، مفتی محمد قاسم قادری اور مفتی خلیل خان برکاتی کے متعلق بریلویوں کے شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی صاحب کا

فتوی یہ ہے کہ:

۱) بے ادب گستاخ ہیں

۲) بے ادب علماء ہیں

۳) فتوی صادر اور فتوی جڑنے والے ہیں

۴) تعزیر اسلام کے لائق ہیں

۵) آج کل کے مفتی از مفت ہیں

۶) بے شرم ہیں

۷) بدبخت مفتی ہیں

۸) عشق رسالت سے محروم ہیں

۹) بخاری نہیں آتی ہیں

۱۰) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تلوار کے لائق تھے۔

فاضل بریلوی کے متعلق تو فیض احمد اویسی صاحب نے یہ کہہ دیا کہ فاضل بریلوی کو بخاری شریف نہیں آتی۔ ایک اور مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب تو یہاں تک لکھ گئے:

''کیا عجیب بات ہے کہ فاضل بریلوی کو مسلم شریف نہیں آتی تھی۔''

(نقشہ نعل پاک پر اسماء مبارکہ کر لکھنا ص ۳۸ العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

اور آتی بھی کیسے کہ ان کے خاندان میں فاضل بریلوی سے لے کر کئی پشتوں تک کسی نے بھی بخاری ومسلم کو نہیں پڑھا۔ اگر پڑھی ہے تو پیش کرو۔

فاضل بریلوی کے والد صاحب کی حالت یہ تھی کہ:

۱۲۴۶ھ کو پیدا ہوئے

احمد رضا ۱۸۵۶ء، ۱۲۷۲ھ کو پیدا ہوا۔

دونوں باپ بیٹا مل کر بیعت کے لئے گئے ۱۲۹۴ھ

یعنی نقی علی خان صاحب کی عمر ۴۸ سال کو تھی۔

معلوم ہوتا ہے اس خاندان میں دینی رجحان اتنا ہی تھا کہ بیعت کی فرصت نہیں اور ثابت کیا جاتا نقی علی خان کو معجزۃ من معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹) عبدالرحمٰن قاری صحابی کو کافر اور خنزیر لکھا (معاذ اللہ):

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب کے ملفوظات میں فاضل بریلوی کا ایک ملفوظ نقل کیا گیا ہے۔ جس میں صحابی رسول عاشق رسول حضرت عبدالرحمٰن قاری کو معاذ اللہ، کافر، خنزیر اور شیطان لکھا ہے۔

اصل عبارت ملاحظہ ہو:

''ایک بار عبدالرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرات سے قاری نہ سمجھیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے سلمہؓ کو خبر ہوئی۔''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۱۹۷ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

آگے مولوی احمد رضا خان اپنا مزید خبث باطن ظاہر کرتے ہوئے صحابی کو خنزیر کہتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''اس عبدالرحمٰن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہولیا تھا یہ وقت اس کے وعدہ پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انہوں نے قبول فرمالی اس محمدی شیر نے خوک (خنزیر) شیطان کو خنجر دے مارا۔'' (معاذ اللہ)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۱۹۸

یہ عبارت جب مفتیان دعوت اسلامی کے سامنے آئی تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ:

فاضل بریلوی نے ایک صحابی کو کافر، خنزیر اور شیطان لکھ دیا ہے حالانکہ وہ تو عبدالرحمٰن فزاری تھا۔

یہ اعلیٰ حضرت ہی کا خبث باطن تھا کہ جان بوجھ کر فزاری کی جگہ قاری لکھ کر صحابی پر زبان درازی کرکے اپنے شیعہ بھائیوں کو خوش کیا۔

ورنہ فاضل بریلوی یہ الفاظ کیوں لکھتے:

''اسے قرات سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے ہے۔''

(ملفوظات ص ۱۹۷)

مفتیان دعوت اسلامی نے پھر یہ عبارت نکال کر اعلیٰ حضرت کے گستاخ صحابی ہونے مہر ثبت کردی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۳۰-۲۲۹ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اس سے آگے بڑھتے ہوئے بریلویوں کے جید اور مستند عالم مولوی ابوکلیم صدیق فانی بریلوی اس ملفوظ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

الملفوظ حصہ دوم میں عبدالرحمٰن کے نام کے ساتھ جو واقعات مذکور ہیں وہ قطعی طور پر اس بات کو متعین کررہے ہے کہ یہ ضرور بالضرور کافر اور یہ عبدالرحمٰن...... عبدالرحمٰن بن القاری ہرگز ہرگز نہیں۔ اگرچہ اس کافر عبدالرحمٰن کی نسبت (سامع یا جامع کی غلطی سے) بدل گئی ہے فزاری کی جگہ قاری ہوگیا ہے۔

(آئینہ اہل سنت ص ۱۷۶ مطبوعہ اویسی کا اسٹال گوجرانوالہ)

یہ کتاب بریلویوں کے علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی بریلوی کے حکم سے لکھی گئی تو بریلوی اصول کے مطابق یہ ان ہی کی کتاب تسلیم کی جائے گی۔

ابوکلیم صدیق فانی صاحب نے واضح طور پر اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ملفوظات اعلیٰ حضرت میں صحابی کو کافر، خنزیر اور شیطان کہا گیا ہے حالانکہ وہ تو عبدالرحمٰن فزاری تھا۔

یہ اور بات ہے کہ فانی صاحب نے اس کو اعلیٰ حضرت کے گلے سے اتار کر سامع اور جامع کی غلطی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

فانی صاحب! آپ اعلیٰ حضرت کو اس گستاخی سے نہیں بچا سکتے کیونکہ فاضل بریلوی نے خود جان بوجھ کر قاری کا لفظ بڑھایا ہے اور قرات سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنو قارہ سے ہے کہ الفاظ واضح طور پر اس بات کو واضح کررہے ہیں کہ یہ اعلیٰ

...ی کا خبث باطن تھا۔

ہاں اگر فانی صاحب سامع یا جامع پر اس گستاخی کو ڈالنا چاہ رہے ہیں تو چلیے آپ کے نزدیک سامع یا جامع نے یہ گستاخی کی ہے۔

فانی صاحب! مگر شاید آپ کو یاد نہ رہا کہ اس کے سامع اور جامع تمہارا مفتی اعظم ہند مفتی مصطفیٰ رضا خان بریلوی ہے۔

آپ کی رو سے مفتی اعظم ہند مفتی، مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی گستاخ صحابی بن گئے۔

اور دعوت اسلامی کے مفتیان کی رو سے فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان گستاخ صحابی بن گئے۔

ہم تو کہتے ہیں کہ آپ اور مفتیان دعوت اسلامی دونوں اس معاملے میں سچے ہیں۔ دونوں ہی گستاخ صحابی ہیں۔ آپ کے نزدیک ایک ہمارے نزدیک دونوں ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ عبدالرحمٰن قاری صحابی ہے یا نہیں تو بعضوں نے اس کو صحابی بھی قرار دیا ہے آئینہ اہلسنت ملاحظہ فرمالیجیے۔

(۱۱) توحید:

بریلویوں کے مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خان بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''توحید مدار ایمان ہے''

(الفہارس فتاوی رضویہ ص ۳۸۴ فتاوی رضویہ جلد ۱ ص ۶۵۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بریلویوں کے ناتجربہ کار حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''خیال رہے کہ مدار نجات توحید نہیں''

(اسلام کی چار اصولی اصطلاحیں ص ۳۳ بحوالہ رسائل نعیمیہ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی کی رو سے فاضل بریلوی جو توحید کو مدار ایمان قرار دے رہے ہیں وہ غلط ہے۔ اور فاضل بریلوی کی رو سے مفتی احمد یار خان نعیمی غلط

ہے دونوں ایک دوسرے کوایمان سے خارج کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

اب فیصلہ بریلوی حضرات کے ہاتھ میں کہ کون سچا ہے اعلیٰ حضرت یا حکیم الامت؟

تم تو کہو گے کہ اس معاملے میں دونوں سچے ہیں پھر دونوں ایمان سے خارج ہیں۔

بریلویوں کے حکیم الامت نے تو توحید کے متعلق یہ کہا ان کے صاحبزادے بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی ان سے بھی دوھاتھ آگے نکل کر لکھتے ہیں کہ:

''تقریباً آٹھ الفاظ خالصتاً وہابیوں کی ایجاد ہیں''

۱) توحید کالفظ ۲) موحد کالفظ

(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ ج ۵ ص ۲۹۶)

اس سے بڑھ کر مفتی اقتدار خان نعیمی ثم گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''لفظ توحید کی ایجاد ہی توہین نبوت کے لئے ہوئی ہے'' (ایضاص ۲۹۷)

فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی کی رو سے وہابی بن گئے۔

اور ساتھ ساتھ توہین نبوت کر کے گستاخ رسول بن گئے۔

مزید اگر مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی کے الفاظ سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ:

۱) بریلوی مجدد مسلک اہل بدعت مولوی شفیع اوکاڑوی نے ایک رسالہ ''درس توحید'' کے نام سے لکھا ہے۔

۲) بریلوی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ''کتاب التوحید'' نامی کتاب لکھی۔ اور شاید ہی کوئی بریلوی ایسا ہو جس نے توحید کا لفظ استعمال نہ کیا ہو۔

تو مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی کی رو سے شفیع اوکاڑوی اور سب بریلوی

وہابی اور گستاخ رسول بن جاتے ہیں۔ ہم سنی دیوبندیوں کو وہابی کا طعنہ دینے والوں کو چاہیے کہ گھر میں جھانک کر دیکھیں۔ کتنے وہابی نظر آئیں گے پھر طبیعت صاف ہو جائے گی کہ کون وہابی بن رہا ہے؟

اور وہابی کے بارے میں بریلوی مولوی کہتے ہیں کہ:

وہابی سے بڑی کوئی گالی نہیں وہابی کافر ہیں۔

مفتی اقتدار خان نعیمی گجراتی ثم بدایونی صاحب کے لئے بھی ایک فتوی۔

مفتیان دعوت اسلامی سے وصول کرلیں جو لکھتے ہیں کہ:

جو کہے میں توحید نہیں جانتا وہ کافر ہے۔

(ایمان کی حفاظت ص ۵۳ مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

اور فاضل بریلوی کا ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے بھی دونوں باپ بیٹا کافر ہوئے۔ (انوار شریعت ج ۱ ص ۱۴۰)

تو مفتی اقتدار صاحب توحید کو نہ ماننے اور نہ جاننے کی وجہ سے مفتیان دعوت اسلامی کی رو سے کافر ہوگئے اور مفتی اقتدار صاحب نعیمی کی رو سے مفتیان دعوت اسلامی وہابی ہوگئے اور گستاخ رسول بنے۔

(۱۱) حضرت آدم علیہ السلام کی توہین:

بریلویوں کے استاذ العلماء مفتی فیض احمد گولڑوی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت غوث اعظمؒ غنیۃ الطالبین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی، تو انہیں عرش معلیٰ کی داہنی جانب پانچ انوار رکوع وسجود میں مصروف نظر آئے۔ آپؑ کے استفسار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تیری اولاد کے پانچ افراد ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت، دوزخ، عرش، کرسی، آسمان، زمین، فرشتے، انسان، جن وغیرہ کو پیدا نہ کرتا، اب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو ان کے وسیلے سے سوال کرنا''۔

(مہر منیر ص ۲۳ مطبوعہ گولڑہ شریف)

جب یہ عبارت بریلوی مفتی اعظم پاکستان ، بریلوی جانشین حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب کے سامنے پیش کی گئی تو وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ مندرجہ بالا پانچ انوار کے رکوع وسجود والی بات کذبیات شیعہ میں سے ایک کذب ہے کسی بھی معتبر کتب احادیث میں اس کا نام ونشان بھی نہیں، نیز اس روایت موضوعہ میں نبی متکلم حضرت آدم علیہ السلام کی شان اقدس وارفع میں سخت گستاخی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک رسول، صاحب شریعت بنی مکرم علیہ السلام کو حکم دیا جارہا ہے کہ:

اپنی حاجت کے وقت ان پانچوں کے وسیلے سے سوال کرنا (معاذ اللہ معاذ اللہ)

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۴۷) مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

"جن خبیث وظالم جاہل شیعوں رافضیوں نے جھوٹی روایت بنائی ہے۔"

(ایضاً ص ۱۴۸-۱۴۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اور یہاں یہ روایت موضوعہ مجہولہ لکھ کر شیعہ نوازی کر دی"۔ (ایضاً ص ۱۴۹)

ایک جگہ مفتی فیضی احمد گولڑوی پر یوں برستے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس بناوٹی روایت کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہل بیت اور آئمہ اہل بیت کا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ ثابت کیا جاسکے حالانکہ یہ عقیدہ کفریہ ہے۔"

(ایضاً ۱۴۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

ایسے فرقے تو جہالت کی پیداوار ہیں مگر حیرت تو ان سنی علماء (بریلوی علماء) پر ہے جو اندھا دھند ایسی کفریہ روایتیں لکھ ڈالتے ہیں۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۴۸)

یعنی بریلوی علماء کفریہ عبارتیں لکھ ڈالتے ہیں۔

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے مفتی فیض احمد گولڑوی نے حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

یاد رہے کہ بریلوی رئیس المناظرین مولوی حسن علی رضوی میلسی صاحب مفتی فیض احمد گولڑوی کو "استاذ العلماء" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

(رسالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ۲۰۱۰)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی نظر میں مفتی فیض احمد ملتانی گولڑوی:

۱) شیعہ نوازی کرنے والے ہیں

۲) اہل بیت کا مرتبہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

۳) اندھا دھند کفریہ روایتیں لکھنے والے ہیں۔

۴) حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

۱۴) نبی علیہ السلام پر جھوٹ بولنا:

مترجم مولوی زبیر افضل عثمانی بریلوی ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

"اولیاء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"

(قلائد الجواہر ص ۳۰۱ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ لاہور)

اس کتاب کا مقدمہ شمس بریلوی نے لکھا ہے جو بریلویوں کا چوٹی کا عالم ہے۔

اس کتاب کے مصنف بریلویوں کے پیر محمد یحییٰ تادفی ہے اور اس کی تصیح کرنے والے مولوی محمد اطہر صاحب نعیمی بریلوی ہے۔

۲) بریلویوں کے مفتی اعظم ہند مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت کے بعض ولی بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔

(ملفوظات مظہری ص ۶۵ مطبوعہ مظہری پبلی کیشنز کراچی)

جب یہ حدیث مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب کے سامنے پیش کی گئی تو وہ لکھتے ہیں کہ:

میری نظر سے یہ روایت نہیں گزری اصل حدیث پاک اس طرح ہے علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل یہ غالبا مترجم یا مصنف کی خیانت ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

من كذب على متعمدا فليتبوا مقعد من النار۔

جو شخص مجھ پر جھوٹ بنائے گا اس کو چاہیے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ ڈھونڈ لے۔''

(تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۶)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

۱) مفتی مظہر اللہ دہلوی اور مولوی زبیر افضل عثمانی بریلوی نے حدیث نقل کرنے میں خیانت کی ہیں لہذا خائن ہیں۔

۲) نبی علیہ السلام پر جھوٹ بولا ہے لہذا جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔

ہم تو کب سے کہہ رہے تھے کہ بریلوی مولوی خائن ہیں آج خود بریلوی مفتی نے مان لیا کہ ہمارے بریلوی مولوی خائن ہیں۔

نبی علیہ لاسلام پر جھوٹ بولنا ان بریلویوں نے ضرور اپنے اعلیٰ حضرت سے سیکھا ہوگا جیسا کہ فاضل بریلوی نبی علیہ السلام کے متعلق جھوٹ بولتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''داڑھی منڈوانے اور کترانے والا الا فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں امام بنانا جائز نہیں۔

حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعید وارد ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے بنی علیہ السلام کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۸۲)

خان صاحب بریلوی نے یہ نبی پاک علیہ السلام پر جھوٹ بولا ہے کہ حدیث

میں داڑھی منڈوانے اور کتروانے والے پر ارادہ قتل کی وعید ہے۔

تو فاضل بریلوی کا ٹھکانہ بھی جہنم بن جاتا ہے اور فاصل بریلوی نے قرآن واحادیث فقہ کے اوپر جو جھوٹ بولے ہیں۔

اس کے لئے کتاب ملاحظہ فرمائیں ''فاضل بریلوی کا حافظہ'' انشاء اللہ رضا خانیوں کا دماغ صاف ہوجائے گا۔ کہ کتنی خیانتیں فاضل بریلوی نے کی تھیں۔

باقی رہی یہ بات کہ اصل روایت بقول اقتدار احمد نعیمی یہ ہے علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل تو ملا علی قاری کی سنئے وہ لکھتے ہیں قال الامیری و العسقلانی لا اصل له و كذا قال الزركشي وسكت عنه السيوطي (موضوعات کبیر ص ۸۲)

علامہ دمیری اور علامہ عسقلانی فرماتے ہین لا اصل لہ اور اسی طرح امام زرکشی فرماتے ہیں اور امام سیوطی نے خاموشی اختیار کی ہے اس پر۔

اور بقول بریلویوں کے لا اصل لہ کا مطلب ہے کہ یہ روایت من گھڑت و موضوع ہے تو پھر یہ بھی سمجھئے اور ایک بات میں یہ بھی عرض کردوں کہ اگر یہ روایت ہم نقل کریں کہ میں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے تو بریلوی علامہ عسقلانی سے لا اصل لہ نقل کرتے ہیں اور اپنے مفت اعظم نے جو علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل نقل کی ہے اسکو بھی علامہ عسقلانی نے لا اصل لہ کہہ دیا ہے مگر اس کے خلاف بریلوی خاموش ہیں تو یہ منافقت کیوں ہے؟

۱۱) دیوبندیوں کو مولانا کہنا کفر:۔

۱) بریلویوں کے مستند عالم پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب بریلوی علمائے اہل سنت علمائے حق علمائے دیوبند کو مولانا لکھتے ہیں:

مولانا عبید اللہ سندھی۔ مولانا محمود حسن۔

(فاضل بریلوی اور ترک موالات ص ۳۷ مطبوعہ رضا پبلی کیشنز لاہور)

۲) بریلوی جید عالم مفتی محمد خان قادری صاحب لکھتے ہیں:

''مولانا محمد سرفراز خان صفدر دیوبندی''

(محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ص ۱۴۰ مطبوعہ کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور)

۳) بریلوی نام نہاد مناظر پروفیسر سعید احمد اسعد بریلوی لکھتے ہیں:

''دیوبندی عالم مولانا سرفراز خان صفدر گکھڑوی مولانا خلیل احمد سہارنپوری۔

(اختیارات مصطفیٰ ص ۱۸ مطبوعہ سنی اتحاد فیصل آباد)

۴) کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمد الیاس مولانا شبلی نعمانی۔

(دیوبند سے بریلی ص ۶ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ایک دوسری جگہ بریلوی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمود الحسن دیوبندی۔

(اصل حقائق مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

۵) اس سے بڑھ کر ایک بریلوی مولوی ابوالانوار محمد اقبال رضوی بریلوی خطیب گوجرہ علمائے دیوبند کا نام ادب کے ساتھ لکھنے کا کہتا ہے کہ:

اور ہم نے آپ کے (دیوبندیوں کے) اکابر کا نام بے ادبی سے تو نہیں لکھا مولوی صاحب کا نام اور صاحب لکھتے ہیں۔

(مناظرہ تحریری ص ۱۴۹ فیصلہ کن مناظرے ص ۷۰۵ از مرتب نعیم اللہ خان قادری مطبوعہ فیضان مدینہ پبلشرز کامونکی)

اس کتاب کا مقدمہ بریلوی مدرسہ جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد کے مہتمم مولوی ارشد القادری الجلالی بریلوی صاحب نے لکھا ہے جس کی تقریظ اشرف سیالوی کے ''فیصلہ مغفرت ذنب'' میں موجود ہے۔

۶) بریلویوں کا کوئی عالم شاید ایسا نہیں ہوگا جس نے علمائے دیوبند کے نام کے ساتھ مولانا نہ کہا ہو حتی کہ مولوی احمد رضا خان نے بھی مولانا کہا ہے۔

بریلویوں کے مجدد بدعات ماتہ حاضرہ مولوی احمد رضا خان بریلوی ''مولانا'' کے متعلق فتوی دیتے ہوئے آنے والی ذریت بریلویت کو پہلے کافر بناتے ہوئے لکھتے ہیں

''کسی بدمذہب کو مولانا صاحب کہنا کفر ہے''۔

(الطاری الداری حصہ اول ص ۳۴ مطبوعہ حسنی پریس بریلی)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''دیوبندی وہابی کو مولانا صاحب لکھنا کفر ہے''۔

(الطاری الداری حصہ اول ص ۲۲)

اپنی مشہور کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''وہابیوں کو مولانا کہنا کفر ہے''

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۶ ص ۲۶۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان کی کفر کی مشین گن سے کچھ ایسے فتوے نکلے کہ ان کے اپنے آنے والے بریلوی علماء۔

۱) کوکب نورانی اوکاڑوی

۲) پروفیسر سعید احمد سعد

۳) محمد اقبال رضوی

۴) پروفیسر محمد مسعود احمد بریلوی

اور ذریت بریلویت کے جن جن بریلوی علماء نے علمائے دیوبند کو مولانا کہا سب کافر ہوگئے۔

آج بھی جب بریلوی علماء مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ان فتاوی جات کو دیکھتے ہیں تو بڑے ہی سٹپٹاتے ہیں اور شدت کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں کہ کیا آدمی تھا۔

صرف دیوبندی مولوی کو ''مولانا'' کہنے پر مسلمانوں کو کافر بنا رہا ہے۔

جیسا کہ بریلوی رئیس التحریر بڑے ہی لطیف انداز میں فاضل بریلوی کی تحریر کو [illegible] کا نشانہ بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اب آپ ہی بتایئے! میں اپنی مظلومی کی فریاد کہاں لے جاؤں، ایک عر
مدرسہ کے فاضل کو میں نے مولوی، مولانا اور ملا کہہ دیا تو میرے لئے کفر اور ارتداد
فتویٰ ہے۔ (زیروزبر ص ۲۹۳ مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

آگے مزید تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مصنف کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ مولوی مولانا اور ملا، یہ الفاظ اسلام وایمان کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے ہیں بلکہ ایک ٹائیٹل ہے، جو ایک مخصوص فن کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے تو وہ ایسی کچی بات ہرگز منہ سے نہیں نکالتے۔

سچ ہی کہا ہے کہنے والوں نے کہ یعنی تعلم ثم تکلم بیٹے! پہلے سیکھ اس کے بعد زبان کھولو یا قلم اٹھاؤ۔ (زیروزبر ص ۲۹۴)

ناظرین کرام! ملاحظہ کریں ارشد القادری صاحب کس طرح فاضل بریلوی پر ناراض ہورہے ہیں۔

کہہ رہے ہیں کہ:

۱) فاضل بریلوی ظالم ہیں کہ مولانا کہنے پر کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں۔
۲) فاضل بریلوی جاہل ہیں کوئی علم نہیں رکھتا
۳) فاضل بریلوی پہلے کچھ سیکھے پھر اس کے بعد زبان کھولے یا قلم اٹھے
۴) فاضل بریلوی نے منہ سے کچی بات نکالی ہے۔

۱۴) غوث اعظم ہزاروں تابعی سے افضل اور نبی کے برابر:

۱) فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو تمام تابعین سے افضل قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ہزاروں تابعی سے فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوثؒ

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۱۳۶)

صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب فاضل بریلوی کے اس شعر کی تا

کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ہزاروں تابعی سے توفزوں ہاں!
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوثؒ

(لطمۃ الغیب علی ازلۃ الریب ص ۲۵۵ مطبوعہ گولڑہ شریف)

جب یہ شعر مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی کے سامنے پیش کیا گیا تو اعلیٰ حضرت پر ستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"(یہ شعر) خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔ کے سراسر خلاف ہے۔ اصل شعر اس طرح ہونا چاہیے۔

ہے تبع تابعی سے توفزوں تر
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

(شرعی استفتاء ص ۲۰ العطایہ الاحمدیہ وفتاوی نعیمیہ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

آگے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب اعلی حضرت کو حدیث وشریعت کا مخالف بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی امام اہل سنت پہلے تو حدیث وشریعت کے مطابق شعر بنائیں اور پھر ایک دم غیر شرع خلاف شریعت پاک ایک شعر لکھ دیں اور پھر ایک نہیں دو نہیں سو یا ہزار نہیں بلکہ ہزاروں تابعی سے جس میں تقریباً سب ہی تابعین آگئے۔

اگر کوئی شخص ہماری اس اصل تبدیلی کو نہ ماننے تو پھر قرآن وحدیث یا فقہ ثابت کرے کہ کس تابعی کا درجہ غوث پاک سے فزوں تر نہیں ہے۔ انشاء اللہ نہ دکھا سکے گا۔

مجھے افسوس آپ اتنی بڑی خاندانی موروثی علمی شخصیت ایسی چشم پوشی کرگئی۔

ایسی چشم پوشیوں سے دو نقصان ہوتے ہیں:

۱) اپنوں میں بدعقیدگی اور غیروں میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔
۲) اس تجاوز حدود سے ہمیشہ گستاخوں اور گستاخیوں نے جنم لیا ہے۔

(شرعی استفتاص ۲۰ العطایہ الاحمد یہ فتاوی نعیمیہ)

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ نعیمیہ گجرات صاحب کی رو سے:

۱)فاضل بریلوی کے شعر سے بدعقیدگی پیدا ہوتی ہے۔

۲)فاضل بریلوی کے شعر سے غیر بھی نفرت کرتے ہیں۔

۳)فاضل بریلوی نے حدود سے تجاوز ہو کر شعر لکھا۔

۴)فاصل بریلوی کے شعر سے گستاخ جنم لیں گے جو گستاخیاں کریں گے۔

۵)فاضل بریلوی نے غیر شرع شعر لکھا ہے۔

۶)فاضل بریلوی نے خلاف شریعت شعر لکھا ہے۔

۷)فاضل بریلوی کی اصلاح مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی نے کر دی ہے کہ شعر اس طرح ہونا چاہیے۔

واہ فاضل بریلوی تیرے سر پر اپنے بھی جوتے برسا رہے ہیں اور بیگانے بھی۔

(۲) بریلویوں کے مجدد بدعات مائۃ حاضر مولوی احمد رضا خان بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اللہ کے پیارے رسول کے برابر کھڑا کرتے ہوئے ان کی منقبت میں نعت کا شعر لکھتے ہیں کہ:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۱۰)

یہی تین اشعار فاضل بریلوی کے نام سے بریلوی پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی نے

حضرت پیران پیر کے متعلق نقل کیے ہیں۔

(لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص ۲۵۴ مطبوعہ گولڑہ شریف)

فاضل بریلوی کے ان اشعار کو بریلوی علماء نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لئے تسلیم نہیں کیا بلکہ بری طرح رد کیا اور اس کو گستاخی مانا کہ نبی علیہ السلام کی مدح کے اشعار کو "منقبت غوث اعظم" میں نقل کیے جائیں جیسا کہ بریلوی ناتجربہ کار حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب اپنی کتاب کے شروع نبی علیہ السلام کے متعلق درج ذیل شعر لکھ کر فاضل بریلوی کی مخالفت کرتے ہیں۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

(جاء الحق مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

(۲) بریلویوں کے نام نہاد مناظر مولوی اشرف سیالوی نعت رسول کے اشعار کو "منقبت غوث اعظم" کے لئے برداشت نہ کر سکے لہذا فاضل بریلوی کی مخالفت میں وہ اشعار نبی پاک ﷺ کی مدح میں نقل کرتے ہیں:

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

(مناظرہ جھنگ ص ۱۱۹-۱۱۸ کوثر الخیرات ص ۱۶۳)

(۳) بریلویوں کی تنظیم مرکزی جماعت رضائے غریب نواز پاکستان کے بانی مولوی الحاج میاں شوکت علی چشتی نظامی دلداری بریلوی اپنی تقریر میں ان اشعار کو نبی پاک علیہ السلام کی مدح میں سناتے ہیں اور فاضل بریلوی کی بات بری طرح سے رد کرتے ہیں کہ:

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانے
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

آج بھی حدیث قدسی کے کلمات میرے کانوں میں اس طرح گونج رہے ہیں۔

(عرفانی تقریر ص ۱۵ مطبوعہ مرکزی جماعت غریب نواز پاکستان)

(۴) بریلوی مفتی اعظم پاکستان اعلیٰ حضرت کے اوپر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ تینوں اشعار دراصل نعتیہ ہیں نہ کہ منقبت کے اور غلطی سے منقبت غوث اعظم میں چھپ گئے"۔ مگر یہ آپ نے تبدیل کیوں نہ فرمایا جب کہ:

یہ سورہ الم نشرح کی ایک آیت کی تفسیر ہے۔

یہاں آپ نے **لم یخروعلیھا صما وعمیانا (فرقان: ۷۳)** کا مظاہرہ کیوں نہ فرمایا۔ یہ اشعار تو کسی صورت منقبت غوث پاک ہو سکتے ہی نہیں ورنہ مخالفت قرآن مجید لازم آئے گی۔

(شرعی استفتاء ص ۱۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات ولاہور)

(العطاریہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ)

مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی، مولوی اشرف سیالوی اور مولوی شوکت علی چشتی نظامی دلداری نے فاضل بریلوی کے اشعار کو بری طرح رد کیا ہے۔

جبکہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی بریلوی کی رو سے:

۱) فاضل بریلوی نے غلطی سے اشعار منقبت غوث اعظم میں لکھ دیے ہیں۔

۲) فاضل بریلوی نے سورہ الم نشرح کی تفسیر کو منقبت غوث اعظم پر فٹ کر دیا یعنی جس کا شان نزول پیارے نبی علیہ السلام تھے وہ پیران پیر کو بنا دیا۔

۳) فاضل بریلوی نے اشعار لکھ کر قرآن مجید کی مخالفت کی ہے۔

۴) فاضل بریلوی نے بغیر توبہ کے اشعار لکھے۔

بریلویوں اس اعلیٰ حضرت کی بات کرتے ہو جس نے سرکار طیبہ ﷺ کی شان اقدس میں اوروں کو شریک کیا۔ یہ سرکار طیبہ ﷺ سے محبت ہے یا عداوت سرکار دو عالم ﷺ کے فضائل ومناقب میں اوروں کو بلا دلیل شرع شریک کرنا کون سا ایمان اور کونسی محبت ہے۔

خدا تمہیں ہدایت دے کیونکہ محبت رضوی میں تو آپ اندھے ہوئے پڑے ہیں اور صرف اسی کو محبت رسالت اور عشق نبوت سمجھتے ہیں۔

اگر یہ عشق ہے تو گستاخی کیا ہوگی کہ سرکار طیبہ ﷺ کی شان اقدس میں اترنے والی آیات کو کسی اور کے لئے مانا جائے فاضل بریلوی کو بریلوی ایسے اٹھا اٹھا کر اونچا کرتے حالانکہ اگر اس کی حقیقت سمجھنی ہو تو اس کی زندگی کا مطالعہ کریں جو طوائف دوستی سے شروع ہو کر بدزبانی وبدکلامی اور گالم گلوچ پر ختم ہوتی ہے۔

(۱۵) نبی علیہ السلام کو شکاری کہا:

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اس آیت میں کفار سے خطاب ہے چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا کہ اے کفار تم مجھ سے نہ گھبراؤ میں تمہاری جنس میں سے ہوں یعنی بشر ہوں، شکاری جانوروں کی سی آوازیں نکال کر شکار کرتا ہوں اس سے کفار کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود ہے اور دیوبندی بھی کفار میں سے ہی ہیں تو ان سے بھی یہ خطاب ہو سکتا ہے۔" (جاء الحق ص ۱۶۰ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

اس عبارت میں پیارے نبی علیہ السلام کو شکاری ثابت کیا گیا ہے جیسا کہ نام نہاد مناظر اشرف سیالوی کی درج ذیل عبارت سے ظاہر ہے جو کہ جاء الحق کی عبارت کی تاویل میں اشرف سیالوی نے حضور علیہ السلام کا شکاری ہونا مانا ہے کہ:

شکاریوں کی بالعموم عادت یہی ہوتی ہے کہ وہ شکار جیسی آواز نکالتے ہیں اور بقول مولانا صاحب دھوکا ہے اور شکاری دھوکا باز ہیں تو آیا مولانا صاحب اس کی

وضاحت فرمائیں گے کہ دھوکا دینا شرعاً حرام ہے۔

تو کیا اس فعل کی وجہ سے سارے شکاری فعل حرام کے مرتکب ہو کر فاسق وفاجر ہوجائیں گے اور ان کی شہادت وغیرہ مردود ہوجائے گی یا نہیں۔ اگر وہ فاسق وفاجر بھی نہ بنیں اور ان کی شہادت وغیرہ بھی شرعا مردود نہ ٹھہرے تو ان کو دھوکے باز اور اس فعل کو دھوکہ قرار دینے کی شرعا کوئی حیثیت نہیں۔ لہذا یہ سب بیہودہ اور لغو بحث ہے۔

(حاشیہ مناظرہ جھنگ ص ۴۸ مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

اشرف سیالوی صاحب نے مذکور بالا عبارت میں نبی علیہ السلام کو شکاری کہنا ٹھیک اور درست مانا ہے اور ان کے نزدیک دھوکا دینا بھی شرعاً حرام نہیں ہے۔

اس پر بریلویوں کے مستند اور جید عالم ڈاکٹر احسن رضا اعظمی (ایم اے پی ایچ ڈی) صاحب لکھتے ہیں کہ:

"کسی عالم کو پاشا یا جولاہا یا شکاری وغیرہ کے خطاب سے منسوب کرنے والے دائرہ کفر میں داخل ہوں گے۔"

(فقیہ اسلام ص ۳۹۵ مطبوعہ ادارہ تعلیمات امام احمد رضا کراچی)

جب کسی عالم کو شکاری کہنا کفر ہے تو پیارے نبی علیہ السلام کو شکاری کہنا کتنا بڑا کفر ہوگا۔

تو ڈاکٹر احسن اعظمی صاحب کے فتوے سے اشرف سیالوی صاحب اور مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب کفر کے گھاٹ اتر گئے۔

اس عبارت کی بریلوی مناظر اشرف سیالوی ایک تاویل یہ بھی کرتا ہے کہ:

"ہرادنی سمجھ رکھنے والا شخص اس حقیقت سے باخبر اور آگاہ ہے کہ مثال میں صرف وجہ تمثیل کا لحاظ ہوتا ہے جملہ امور میں اشتراک نہیں ہوتا۔"

(حاشیہ مناظرہ جھنگ ص ۵۲)

جبکہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"آپ ایسی تشبیہات اور وہ الفاظ استعمال نہ کریں جو کسی طور پر مناسب نہ

ہوں"۔ (دیوبند سے بریلی ص ۳۸)

آگے لکھتے ہیں:

نبی پاک ﷺ سے بڑھ کر مخلوق کوئی نہیں ان کے لئے منفی یا عامیانہ اور نامناسب یا بری تشبیہ کسی طور پر درست نہیں۔ (دیوبند سے بریلی ص ۴۰)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب خود لکھتے ہیں کہ:

"حضور ﷺ کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔"

(نور العرفان سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۴۸ حاشیہ نمبر ۶)

اور الصوارم الہندیہ ص ۷ پر ہے رذائل سے تشبیہ دینے سے توہین کے پہلو نکلتے ہیں۔

قارئین کرام! اب خود فیصلہ کریں کیا مفتی صاحب خود اپنے فتوے سے کافر ہوئے یا نہیں؟

کیا کوکب اوکاڑوی کے فتوے سے بریلوی حکیم الامت صاحب کفر کے گھاٹ اترے یا نہیں؟

لیکن یہ مفتی صاحب اتنے بدماغ نکلے کہ۔

خود لکھ بھی رہے گندی اور حقیر شئے سے تشبیہ وتمثیل دینا جائز نہیں اور خود تشبیہات دی بھی ہیں۔

۱) سیدہ حوا علیہا السلام کو کیڑوں سے تشبیہ دی ہے۔ (نور العرفان)

۲) نیک لوگ صلحاء صحابہ کرام وغیرہم کو پٹے والے کتے سے تشبیہ دی ہے۔ (نور العرفان)

۳) آنحضرت ﷺ کو انتہائی خسیس وگھٹیا شے کتے سے تمثیل دی ہے۔ (ایضاً)

۴) آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو لاٹھی سے تشبیہ دی ہے۔ (ایضاً)

تو کیا مفتی صاحب ان گھٹیا تمثیلات وتشبیہات کی وجہ سے اپنے فتوے کی زد میں آکر کافر ٹھہرے یا نہ؟

۱۶) نبی علیہ السلام کو ''غیر'' اور ''من دون اللہ'' میں شامل کرنا:

(۱) بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب نبی علیہ السلام کو غیر کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ربیعہ نے حضور سے جنت مانگی تو یہ نہ فرمایا کہ تم نے خدا کے سوا مجھ سے جنت مانگی تم مشرک ہوگئے بلکہ فرمایا وہ منظور ہے کچھ اور بھی مانگو۔ یہ غیر خدا سے مدد مانگنا ہے۔'' (جاء الحق ص ۱۷۷ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

قارئین کرام! آخری الفاظ پر غور کریں جس میں مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی نے نبی علیہ السلام کو غیر خدا کہا ہے۔ جاء الحق کے بارے میں بریلوی کہتے پھرتے ہیں کہ جاء الحق ہر گھر میں ہونی چاہیے جس گھر میں جاء الحق ہوگی وہاں شیطان نہیں ہوگا۔

(۲) بریلویوں کے سجادہ نشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''من دون اللہ میں جس طرح کفار ومشرکین معبود باطلہ شامل ہوتے ہیں اسی طرح انبیاء اولیا اور ملائکہ مقربین بھی شامل ہوتے ہیں۔''

(اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت ص ۸۶ مطبوعہ گولڑہ شریف)

یاد رہے کہ پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی کو بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب ''نور نور چہرے'' میں عظیم محقق اور قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا ثابت کیا ہے۔

(۳) بریلویوں کے نام نہاد مناظر اشرف سیالوی بھی نبی علیہ السلام کو غیر کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''عین نماز کے اندر غیر اللہ کی تعظیم سرکار دو عالم کی تعظیم بجالائی جارہی ہے۔''

(مناظرہ جھنگ ص ۷۸)

دیکھئے اشرف سیالوی صاحب نے نبی علیہ السلام کو غیر اللہ کہا ہے۔

(۴) مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے خزائن العرفان میں ماکان بشران یوتیہ

اللہ الکتاب الحکمۃ کی تفسیر میں نبی پاک ﷺ کو غیر اللہ کہا ہے۔

اب آیئے دوسری طرف:

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی اپنی ہی بات کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

انبیاء، اولیاء اللہ رب کے غیر نہیں بلکہ اس کے اپنے ہیں۔

(رسائل نعیمیہ ص ۵۰۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

اندازہ لگائیں بریلوی حکیم الامت کی یادداشت کا کہ ایک بات پہلے خود کہہ دی پھر بعد میں اپنے ہی خلاف بات کہہ دی۔

عجیب دورنگی ہے:

کرنل انور مدنی اور مفتی محمود ساقی اشرف سیالوی اور پیر نصیر الدین گولڑہ اور مفتی احمد یار خان نعیمی کو رگڑتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

جاہل اور ان پڑھ لوگ من دون اللہ یعنی اللہ کے سوا کے معنوں میں انبیاء، اولیاء کو لے آتے ہیں یہ جہالت کم علمی اور بصیرت کی کمی ہے۔'' (کلی علم غیب ص ۴۱)

آگے خوب بریلوی علماء پر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اگر اب بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے باغی کی سزا قتل ہے۔

(کلی علم غیب ص ۴۱)

بریلویوں کے عمدۃ المفسرین شیخ القرآن، مفتی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

لہذا من دون اللہ میں ہر متبرک ومحترم ہستی کو شامل کرنا پرلے درجے کی جہالت ہے۔'' (میرے لئے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی کافی ہے ص ۵۰ مطبوعہ مکتبہ مدینہ پبلشرز کراچی)

آگے مزید رگڑا لگاتے ہوئے نام نہاد بریلوی شیخ القرآن کو کہتے ہیں کہ:

"مگر خود کو شیخ القرآن، شیخ الحدیث، استاذ العلماء اور یادگار اسلاف جیسے بڑے بڑے القابات سے مزین کئے ہیں من دون اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا معنوں میں انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو لے آتے ہیں۔ یہ جہالت کم علمی اور بصیرت کی کمی ہے۔

(ایضاً ص ۷۲)

آگے کرنل انور مدنی کی تائید کرتے ہوئے وہ ہی الفاظ نقل کرتے ہیں کہ پھر بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے۔

اور اللہ کے باغی کی سزا قتل ہے۔ (ایضاً ص ۵۳)

بریلوی شیخ القرآن اور کرنل انور و مفتی محمود ساقی وغیرہم کی نظر میں:

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی

نام نہاد مناظر اشرف سیالوی

وغیرہم جید بریلوی علمائے کرام

۱) جاہل اوران پڑھ ہیں۔

۲) کم علمی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۳) بصیرت کی کمی ہے۔

۴) ضدی ہیں۔

۵) اللہ کے باغی ہیں جو قرآن کی آیتوں میں ٹیرھا چلتے ہیں۔

۶) ان کی سزا قتل ہے۔

۷) پرلے درجے کے جاہل ہیں۔

بریلویوں کے مناظر اعظم مولوی عمر اچھروی صاحب ان سب سے بازی لے گئے وہ لکھتے ہیں کہ:

"رسولوں کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتویٰ کفر ارشاد فرمایا ہے"۔

(مقیاس حنفیت ص ۴۴۳ مطبوعہ انشاء پریس لاہور)

بریلوی مناظر اعظم کی رو سے:

اشرف سیالوی مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی، پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی کافر ہیں۔

پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی بھی مولوی عمر اچھروی، کرنل انور مدنی اور فیض احمد اویسی کے خلاف چپ نہ رہ سکے۔

ان جیسوں پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

جو لوگ ابھی تک بضد ہیں کہ من دون اللہ کا لفظ مقبولان خدا پر استعمال نہیں ہوسکتا کیا وہ بہ اعتبار مرتبہ پیروں فقیروں کو سیدنا عیسیٰ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

(اعانت و استعانت کی شرعی حیثیت ص ۱۰۰ مطبوعہ گولڑہ شریف)

"جن لوگوں کا خیال ہے کہ من دون اللہ سے مراد صرف بت ہیں، انسان نہیں، وہ غلطی پر ہیں"۔ (ایضاً ص ۱۰۳)

پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی کی رو سے:

کرنل انور مدنی، عمر اچھروی، مفتی احمد یار خان نعیمی، مفتی فیض احمد اویسی صاحبان:

۱) ضدی ہیں

۲) غلطی پر ہیں

۳) بریلوی پیروں فقیروں کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر سمجھتے ہیں کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام من دون اللہ میں شامل ہیں تو پیروں فقیروں کو شامل نہ کرنے سے یہی مطلب نکلتا ہے۔

اور سید نعیم الدین مرادآبادی نے بھی تیسرے پارہ کے اخیر میں احادیث نقل کی ہیں۔

جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ من دون اللہ میں یہ نبی پاک علیہ السلام کو

داخل سمجھتے ہیں تو یہ بھی کیوں فتوی میں پیچھے رہیں انہوں نے پھر اپنا سر آگے کر دیا کہ یہ ہار مبارک مجھے بھی پہنایا جائے۔

ایک اور صاحب آگے بڑھے انہوں نے فرمایا کہ ان الفاظ میں انبیاء اولیاء کو داخل کرنا جہالت ہے۔(مقالات شیر اہل سنت ص ۲۱)

یہ عنایت اللہ سانگلہ ہل تھے

جو آگے بڑھے اور اپنے اکابر کی خوب طبیعت صاف فرمادی مولوی صاحب ہم تو کب سے رو رہے ہے کہ تم سب کے سب جاہل ہو۔

چلو شکر ہے تم ہی سمجھا دو کہ یار ہم جاہل ہی ہیں۔ شاید تمہاری مان جائیں۔

۱۷) فاروق اعظم رضی اللہ کی توہین:

بریلویوں کے مجدد ماتہ حاضرہ مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ:

امیر المومنین فاروق اعظمؓ نے جانوران صدقہ کی رانوں جس فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۱ ص ۴۱۴ فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۴۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان ، شیخ الحدیث مفتی اقتدار احمد خان نعیمی ثم گجراتی صاحب کے سامنے جب یہ عبارت رکھی گئی تو وہ اعلیٰ حضرت کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گستاخ بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

حالانکہ رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بے احتیاطی فاروق اعظم کو کیوں نظر نہ آئی اور جانور کے اتنے بڑے جسم میں کسی اور جگہ گردن ماتھا وغیرہ داغ کیوں نہ فرمایا اور صرف بے احتیاطی نہیں بلکہ بے یقینی۔ بے احتیاطی اور یقینی غلاظت میں اللہ جل جلالہ کا نام کیونکہ داغا ہوا لفظ تو کبھی ساری زندگی کھال اترے گی بھی۔ نہ معلوم وہ کھال اتر کر کس کافر کے ہتھے لگے اور اس نام پاک واسم اقدس والی جگہ کو کہاں ڈالا یا پھینکا جائے؟

کیا فاروق اعظم ان تمام تصورات لرزہ خیز سے آنکھیں بند کیے تھے۔

(نقشہ نعل پاک پر اسماء مبارکہ لکھنا ص ۵۳ العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ)

آگے لکھتے ہیں کہ:

کیا فاروق اعظم پر اسماء الٰہیہ کی عزت وادب لازم نہ تھا۔ کیا یہ جھوٹی تہمت بنا کر فاروق اعظم کے دشمن رافضیوں کی نگاہ میں فاروق اعظم کو بدنام کرنے کی حماقت نہیں؟ کیا فاروق اعظم کی عزت پر ایسے مضطرب ومشکوک ومجہول اقوال کو رد نہیں کیا جاسکتا؟ اور ایسے بے فکرے صاحبان فتاوی کو قدم فاروقی پر قربان نہیں جاسکتا۔

اب بتایئے ایسی مضطرب روایات پر مدعی علیہ کا اتنی بڑی گستاخی بے ادبی کی اہا اور رکھنا کہا تک روا ہے۔(ایضاً ص ۵۴_۵۳)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

۱) فاضل بریلوی نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر جھوٹی تہمت لگائی۔

۲) فاضل بریلوی نے رافضیوں کی خوشنودی میں فاروق اعظم کی توہین کی ہے۔

۳) فاضل بریلوی جیسے بے فکرے صاحبان فتاوی کو قدم فاروقی پر قربان کیا جائے۔

۴) فاضل بریلوی نے فاروق اعظم کی سخت گستاخی کی ہے۔

۵) فاضل بریلوی کے فتاوی جات مضطرب مشکوک اور مجہول اقوال پر مشتمل ہیں۔

۱۸) اسماء الٰہیہ کی توہین:

۱) بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب لکھتے ہیں۔

نقشہ نعلین شریفین پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں کچھ حرج نہیں۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۱، ص ۴۱۳ فہارس ص ۶۴۰_۶۳۹ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

۲) مفتیان بریلی شریف لکھتے ہیں کہ:

''حضور اقدس ﷺ کے نعلین پاک کے عکس کے درمیان بسم اللہ شریف یا عہد نامہ لکھنا جائز ہے۔''

(فتاوی بریلی شریف ص ۳۵۳ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اس کتاب کی تائید وتوثیق تقریظ لکھنے والے اور مفتیان درج ذیل ہیں۔

۱)عسجد رضا خان بریلوی

۲)منشا تابش قصوری

۳)عبدالرحیم بستوی مفتی دارالافتاء بریلی شریف۔

(۳) الیاس عطار قادری امیر دعوت اسلامی نے فیضان سنت کے پہلے ایڈیشن کے ٹائیٹل پر نعلین شریفین بنا کر اسماء الٰہیہ لکھتے تھے۔

(فیضان سنت ٹائیٹل پہلا ایڈیشن)

(۴) مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان جلد اول قدیم کا ٹائیٹل بھی ایسا ہی ہے۔(فتاوی رضویہ)

(۵) الیاس عطاری کی ایک کتاب مغیلان مدینہ کے ایک ایڈیشن میں بھی کچھ اسی طرح تھا۔(مغیلان مدینہ)

الیاس عطاری کے مکتوبات کا ٹائیٹل بھی یہی ہے۔(مکتوبات)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب اعلیٰ حضرت کے خلاف فتوی دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"نعلین پاک نقشے پر بسم اللہ لکھنا یا اللہ لکھنا یا کوئی آیت وحدیث شریف لکھنا شرعاً قطعاً ناجائز اور بے ادبی ہے، نہ دائیں جانب ، نہ بائیں جانب نہ نیچے نہ اوپر۔ کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا اسم پاک نہ لکھا جائے جو شخص جانتے بوجھتے ، سمجھتے عقل رکھتے ایسی گستاخی کرے وہ گمراہ ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے"۔

(نقشہ نعل پاک پر اسماءٔ مبارکہ لکھنا ص ۳ العطایہ الاحمدیہ فتاوی نعیمیہ)

آگے لکھتے ہیں کہ:

قانون شریعت کے مطابق جوتی شریف کا وہ نقشہ مشہور ہے کہ یہ آقاء کائنات حضور اقدس نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے نعلین پاک نقشہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا نام لکھنا یا قرآن مجید کی آیت لکھنا خواہ بسم اللہ شریف ہو یا کوئی اور دوسری آیت

سخت ترین حرام حرام اشد حرام ہے"۔ (ایضاً ص ۱۹)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اسماء مبارکہ کی توہین ذات پاک کی توہین ہے۔(ایضاً ص ۲۶)

آگے اعلیٰ حضرت پر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ایسی صریحی بے ادبی گستاخی اور توہین (ایضاً ص ۲۶)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

مفتیان بریلی شریف، الیاس عطار قادری اور احمد رضا خان بریلوی حضرات

۱) گستاخ ہیں

۲) بے ادب ہیں

۳) ناجائز کام کے مرتکب ہوئے ہیں

۴) حرام حرام اشد حرام فعل کے مرتکب ہوئے ہیں

۵) گمراہ ہیں

۶) امام بنانے کے لائق نہیں نہ امام بنانا جائز۔

۷) ان کے پیچھے نماز ناجائز ہیں

۸) اللہ پاک کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔

۹) اسماء الٰہیہ کی توہین کرنے والے ہیں۔

۱۰) صریح گستاخی کرنے والے ہیں۔

جب ایسا فتوی بریلوی ملاؤں کو ملا تو مفتیان بریلی شریف والے چیخ پڑے کہ:

"(نعلین شریف پر بسم اللہ لکھنے کو) اس کو قطعاً حرام وگستاخی بتانا غلط وباطل (فتاوی بریلی شریف ص ۸۲)

مفتیان بریلی شریف کی رو سے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی:

۱) غلطی پر ہیں۔

۲) باطل پر ہیں۔

۱۹)امکان نظیر:

مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان امکان نظیر کو خالص کلمہ کفر کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ صریح کلمہ کفر ہے حدیث میں کہاں آسکتا ہے وہ ذات (نبی اکرم علیہ السلام) تو اللہ تعالیٰ نے بے مثل و بےنظیر بنائی۔ حضور اقدس ﷺ کا نظیر محال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں۔ ہو ہی نہیں سکتا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۳۴۲)

(۱) فاضل بریلوی کے نزدیک امکان نظیر کا قائل کافر ہے۔

(۲) مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی بریلوی مسئلہ امکان نظیر کو ابلیسی جہالتوں میں شامل کرتے ہیں۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص)

مولوی تبسم شاہ بخاری نے اسے انکار ختم نبوت کہا ہے دیکھئے دیوبندیوں سے لاجواب سوالات۔

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی لکھتے ہیں کہ:

''اس مقام پر امکان یا امتناع نظیر آنحضرت ﷺ کے متعلق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی کی فریقین اسمعیلیہ وخیر آبادیہ میں سے شکر اللہ تعالیٰ سعیھم راقم سطور دونوں کو ماجور مثاب جانتا ہے''۔

(عجالہ بردوسالہ فتاوی مہریہ مناظرہ جھنگ)

یعنی پیر گولڑوی صاحب امکان نظیر کو ثواب پر سمجھتے ہیں اب فاضل بریلوی کی نظر میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کافر ہے اور صریح کلمہ کفر کہہ رہے ہیں۔

اب گولڑہ شریف کے مریدوں کو چاہیے کہ اس اعلیٰ حضرت سے اپنی جان چھڑاؤ ورنہ یہ تو کفری مشین لے کر ہر ایک پیچھے نظر آئے گا جیسا کہ اگلے باب میں پیر معین الدین چشتی اجمیری کا بیان آرہا ہے۔

مفتی اقتدار خان نعیمی کی نظر میں میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ابلیسی جہالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔

اور مزید یہ بھی ہے:

انوار رضا جیسی معتبر بریلوی کتاب میں:

امکان نظیر کی تحریک کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔ (ص ۸۳) تو گویا پیر مہر علی شاہ کے فرمان کو ملعون قرار دیا گیا۔

۲۰) اللہ صاحب کہنا گستاخی:

مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی سے سوال کیا گیا کہ:

''عرض: اللہ صاحب کہنا کیسا ہے۔

ارشاد: جائز ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم ص ۲۸۲)

معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کے نزدیک اللہ صاحب کہنا جائز ہے بریلوی مفتی اعظم پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، بریلوی حکیم الامت کے صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ کوئی لفظ کتنا ہی ادب، تعظیم والا اور اعلیٰ وبالا اونچا ہو مگر وہ لفظ عام انسانوں کے لئے استعمال ہو تو وہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔ اس قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ کو آپ جناب کہنا، جمع حاضر غائب کے صیغے پکارنا، اللہ صاحب کہنا، اللہ سائیں کہنا اللہ تعالیٰ کو آقا یا سخی کہنا وغیرہ وغیرہ تمام الفاظ گناہ ہیں۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۰۴ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

ایک جگہ بریلوی مفتی یوں لکھتے ہیں کہ:

حالانکہ اللہ کو آقا، سیدنا، سردار اور صاحب لکھنا یا اللہ صاحب، اللہ سائیں کہنا گستاخی اور گناہ ہے یہ بھی وہابیوں کی نشانی ہے۔

(شرعی استفتاء ص ۲۹ العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

مولوی احمد رضا خان!!

۱) گناہ گار ہیں

۲) وہابیوں کی نشانی بیان کرنے والے ہیں۔

۳) گستاخ ہیں۔

۲۱) ایمان ابی طالب:

۱) بریلویوں کے شیر و جانشین شیر اہل بریلویت مولانا ذوالفقار علی رضوی ایمان ابوطالب کے قائل تھے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۱)

۲) جید بریلوی کرنل نور مدنی ایمان ابوطالب کا قائل ہے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۲)

یاد رہے کہ کرنل انور مدنی کو فیض احمد اویسی نے عاشق رسول لکھا ہے۔

اور

مفتی محمد امین فیصل آبادی نے کرنل انور مدنی کی تائید و توثیق کی ہے۔

۳) پیر کرم شاہ بھیروی بریلوی ایمان ابوطالب کا قائل تھا۔

۴) بریلویوں کے مستند عالم صائم چشتی نے ایمان ابوطالب دو جلدوں میں لکھی جس میں بڑے بڑے بریلویوں کے ملاؤں کی تقاریظ ہیں:

۱) مولوی احمد سعید کاظمی

۲) خواجہ قمر الدین سیالوی

۳) مولوی عطا محمد بندیالوی

۴) صاحبزادہ فیض الحسن

۵) پیر محمد امین شاہ رضوی فیصل آباد جامعہ رضویہ۔

۶) قاری علی احمد امام مسجد سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد۔

۷) سید بشیر احمد غازی کاظمی آزاد کشمیر۔

۸) محمد اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ لاہور۔

صائم چشتی کو بریلوی پاسبان مسلک رضا امیر جماعت رضائے مصطفیٰ مولوی ابوداؤد صادق رضوی نے ''شاعر اہل سنت'' لکھا ہے۔ (رضائے مصطفیٰ ذیقعد ۱۴۰۰)

صائم چشتی اہل سنت کے شاعر تھے۔ (ایضاً)

بریلویوں کے چوٹی کے عالم مولوی عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری صائم چشتی کو مستند اور ثقہ مانتے ہوئے۔

اس کے متعلق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

اہل سنت والجماعت کے نامور عالم دین، صاحب تصانیف کثیرہ، شہرت یافتہ ثناخوان رسول ونعت خواں ونعت گو شاعر جناب صائم چشتی فیصل آبادی زید مجدہ نے راقم کے مقالہ ''کلمہ حق'' کا مطالعہ کیا تو ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۳ نومبر ۱۹۸۹ء کو صاحب جماعتی زید مجدہ کے ہاتھوں بھجوائے۔

(کلمہ حق ص ۲۲۲ مطبوعہ بزم رضویہ لاہور)

اب آیئے دوسری طرف:

۱) بریلویوں کے جید عالم مفتی محمد خان قادری صاحب ان بریلویوں سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ابوطالب کافر تھے''

(محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی جائزہ ص ۷۶ مطبوعہ کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور)

۲) مرتب مولوی محمد وسیم عطاری قادری صاحب نقل کرتے ہیں کہ:

''ابوطالب نے جو کچھ ممکن تھا کیا لیکن چونکہ اس کی قسمت میں اسلام نہ تھا اس لئے اس نعمت سے محروم رہا۔

۳) بریلویوں کے نائب محدث اعظم پاکستان مولوی ابوداؤد صادق رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

پروفیسر کی مجلس عزا میں شمولیت وخصوصی خطاب کے علاوہ ان کا موضوع بھی ایمان ابوطالب لکھا ہے جو مخالفین صحابہ کرام کا خاص موضوع وعقیدہ ومسلک اور پروفیسر صاحب نے شیعہ پروگرام کے شعار خصوصی ''مجلس اعزا'' میں شمولیت اور ان کے عقیدہ ایمان ابوطالب پر خصوصی خطاب کرکے حدیث نبوی ﷺ اور مذہب اہل سنت وقادری

مسلک سے انحراف و بے وفائی کر کے شیعت کو فروغ دینے مخالفین صحابہ کو خوش کر کے اور اپنے نیم شیعہ ہونے کا خوب مظاہرہ کیا۔

(خطرہ کی گھنٹی ص ٣٩٥ مطبوعہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

بعض مقامات و اوقات میں ان لوگوں کے عذاب میں تخفیف جو دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے مستحق ہیں جیسے ابو طالب۔

(المعتمد المستند ص ١٩٩ مکتبہ برکات المدینہ)

یعنی ابو طالب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ایک جگہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ میرا باپ اور تیرا باپ دوزخ میں ہے یعنی سرکار یہ فرمارہے ہیں کہ میرے چچا ابو طالب۔(ایضاً ص ٦١)

فاضل بریلوی نے ایک پورا رسالہ عدم ایمان ابی طالب پر لکھا ہے:

''رسالہ شرح المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب''

اس کی فصلیں فاضل بریلوی نے یوں لکھی ہے:

فصل اول: آیات قرآنیہ جن سے ابو طالب کا مسلمان نہ ہونا ثابت۔

فصل دوم: احادیث صریحہ جن سے ابو طالب کا عدم اسلام ثابت۔

فصل سوم: اقوال آئمہ کرام وعلمائے کرام جن سے کفر ابی طالب ثابت۔

فصل چہارم: علماء کی تصریحیں کہ در بار ابو طالب قول تکفیر ہی حق وصحیح ہے۔

فصل پنجم: علماء کی تصریحیں کہ اسلام ابو طالب کا ماننا روافض کا مذہب ہے۔

فصل نہم: ان اسّی (٨٠) صحابہ کرام وتابعین کرام وآئمہ وعلماء کرام کے نام جن سے کفر ابی طالب کی تصریح اس رسالے میں منقول ہوئی۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ٢٩ ص ٧٥١۔٧٤١۔ فہارس فتاوی رضویہ ص ٨٦٣)

اب ذرا یہ بھی دیکھیں خود بریلوی مولوی عدم ایمان ابی طالب کے قائل ہیں '' قائلین کے متعلق کہتے ہیں:

''ایمان ابی طالب پر اب کرنل رافضی ٹھہرا''

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ١٢)

آگے کرنل انور مدنی بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر میں ایمان ابو طالب کی وجہ سے رافضی ہوں۔

(احمد رضا کے نئے مخالفین ص ٣١)

مندرجہ بالا حوالہ جات کی رو سے:

١) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ بریلوی شیخ السلام
٢) صائم چشتی ۔ بریلوی جید عالم
٣) کرنل انور مدنی ۔ جید بریلوی
٤) پیر کرم شاہ بھیروی ۔ بریلوی مفسر قرآن
٥) احمد سعید کاظمی ۔ بریلوی غزالی زماں
٦) مولوی عطا محمد بندیالوی ۔ بریلوی استاذ العلماء
٧) صاحبزادہ فیض الحسن ۔ بریلوی عالم
٨) محمد امین شاہ ۔ بریلوی ملاں جامعہ رضویہ فیصل آباد
٩) قاری علی احمد ۔ بریلوی
١٠) سید بشیر احمد غازی ۔ بریلوی
١١) صاحبزادہ محمد افتخار الحسن ۔ فیصل آباد
١٢) محمد اقبال احمد فاروقی ۔ مرکزی مجلس رضا اکیڈمی کے نگران اعلیٰ

اوران بریلویوں کو صحیح اور اچھا ماننے والے سب بریلوی علماء مندرجہ ذیل فتوؤں میں آتے ہیں:

١) فاضل بریلوی احمد رضا کا مسلک چھوڑنے والے ہیں، جس کے بارے میں احمد سعید کاظمی کہتے ہیں:

''جس نے ایک قدم بھی اعلیٰ حضرت کے مسلک سے باہر رکھا وہ میرا مرید

نہیں"۔ (حیات غزالی زماں ص ۱۹۵)

۲) مخالفین صحابہ کرام یعنی روافض شیعوں کا مذہب رکھتے ہیں۔

۳) مخالفین صحابہ کرام یعنی روافض کو خوش کرنے والے ہیں۔

۴) نیم شیعہ ہیں۔

۵) مسلک اہل سنت کے خلاف مذہب رکھتے ہیں۔

۶) مسلک قادری سے انحراف و بے وفائی کرنے والے ہیں۔

۷) ان آیات قرآنیہ کا انکار کرتے ہیں جن سے ابوطالب کا ایمان نہ ہونا ثابت ہے۔

۸) احادیث صریحہ کا انکار کرنے والے ہیں جن سے کفر ابی طالب ثابت ہیں۔

(۹) اقوال آئمہ کرام وعلمائے کرام کا انکار کرنے والے ہیں جن سے کفر ابی طالب ثابت ہیں۔

(۱۰) اسی صحابہ کرام و تابعین و آئمہ وعلمائے کرام کی مخالفت کرنے والے ہیں جن سے کفر ابی طالب ثابت ہیں۔

(۱۱) رافضی ہیں۔

گیارھویں شریف کے حوالے سے گیارہ خوبصورت تحفے ایک قادری کی طرف سے بریلوی حضرات قبول فرمائیں۔

فاضل بریلوی کی ان تحریرات کو جب جید بریلوی کرنل انور مدنی اور مفتی محمود ساقی صاحب نے دیکھا تو فاضل بریلوی پر چڑھ دوڑے کہ:

اس معاملے کو (یعنی عدم ایمان ابو طالب) اچھالنے سے رسول کریم ﷺ کو ایذا پہنچتی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو ایذا دیتا ہے۔ (معاذ اللہ)

(احمد رضا خان کے نئے مخالفین ص ۳۱ مطبوعہ مرکزی مجلس احناف لاہور)

اس کتاب کی سرپرستی کرنے والے سانگلہ ھل کے بریلوی شیر اہل بدعت عنایت اللہ صاحب کے فرزند ہیں تو کرنل انور مدنی اور مفتی محمود ساقی کی رو سے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے عدم ایمان ابو طالب کو اچھال کر رسول اکرم ﷺ کو تکلیف و ایذا دی ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ کو ایذا دینا اللہ جل شانہ کو ایذا دینا ہے اور جو ایذا دے وہ کافر اور واجب القتل ہے۔

(۲۲) علمائے دیوبند کو مرحوم کہنا:

بریلویوں کے جید عالم مولوی صاحبزادہ مقصود احمد صابری صاحب لکھتے ہیں کہ:

مرحوم جھنگوی اور غلام خان کیلئے زندہ باد کا نعرہ لگانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

(صداقت اہلسنت ص ۶۹ مطبوعہ مکتبہ صابریہ راولپنڈی)

(۲) بریلویوں کے ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بریلوی لکھتے ہیں

مرحومین علمائے دیوبند کو کافر کہنے والے کا حکم۔

(فتاوی مظہری ص ۲۴ مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی)

(۳) بریلوی مفتی خلیل خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں

مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم۔ (انکشاف حق ص ۲۸)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

اکابر دیوبند یعنی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی خلیل احمد سہارنپوری اور مولوی اشرف علی تھانوی مرحومین۔ (انکشاف حق ص ۳۵،۳۸،۵۱)

(۴) مولوی نذیر احمد خان صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات نے حجۃ الاسلام کا ذکر ایسے کیا:

مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم نے جو دیوبند کے مدرسہ کی تعمیر فرمائی اھل اسلام کو علم دین کی راہ بتائی۔ (انکشاف حق ص ۱۳۹)

(۵) مولوی ظفر علی خان ایسا آدمی ہے جو علمائے دیوبند کو مسلمان جانتا ہے اور بریلوی اس کو ہمارے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو آیئے اس کے بارے میں بھی سن لیں:-

بریلوی مفتی محمد اکمل عطا قادری عطاری صاحب

بریلوی محقق عالم نبیل مولوی محمد عارف صاحب

کی بات نقل کرتے ہیں کہ:

سرورق پر مولانا ظفر علی خان مرحوم کا شعر

(ہمیں امیر اہلسنّت سے پیار ہے ص ۹۸ مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔ کراچی)

(۱) مولوی محمد عارف

(۲) مفتی محمد اکمل عطاری ہے

بریلوی صاحبان نے مولانا ظفر علی خان صاحب کو مرحوم لکھا ہے جو علما دیوبند کو مسلمان سمجھتے تھے اور نام دیکھنے کے لئے ہدیہ بریلویت کا رخ کریں۔ اب یہ بھی بریلویوں کے نزدیک کافر تھے مسلمان نہ تھے ہمارا اسلام میں مفتی خلیل خان قادری برکاتی خود لکھتے ہیں کہ:

جو کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مرتد یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنتی) کہے وہ خود کافر ہے۔

(ہمارا اسلام ص ۱۷۸ حصہ چہارم مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

(۲) امیر دعوت اسلامی مولانا مولوی محمد الیاس عطاری قادری صاحب لکھتے ہیں

جو کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مرتد کو مرحوم (یعنی رحمت کیا جائے) یا مغفور (یعنی مغفرت کیا جائے) یا کسی مرے ہوئے ہندو کو بیکنٹھ (بے۔کن۔ٹھ) باشی (یعنی جنتی) کہے وہ خود کافر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص ۷۷ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

(۳) یہی فتویٰ مفتی محمد امجد علی اعظمی بریلوی نے بھی دیا ہے۔

(بہار شریعت حصہ اول ص ۹۷)

تو الیاس عطاری، مفتی خلیل خان برکاتی اور مفتی محمد امجد علی اعظمی کی رو سے

(۱) مقصود احمد صابری۔ جید بریلوی عالم

(۲) پروفیسر مسعود احمد۔ ماہر رضویات

(۳) مفتی خلیل خان قادری برکاتی

(۴) مولوی نذیر احمد خان

(۵) مولوی محمد عارف اور مفتی اکمل عطاری۔

بریلوی صاحبان کافر ہیں۔

(۲۳) کتب علمائے دیوبند پیشاب سے زیادہ پلید:

بریلویوں کے مجدد اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

اور تقویۃ الایمان و براھین قاطعہ وتحذیر الناس و معیار الحق وغیرھا تمام رسائل وہابیہ کو کفری قول اور پیشاب سے زیادہ نجس (پلید) و بدمانو

(سبحان السبوح ص ۱۵۵ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

فاضل بریلوی کی اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ:

(کتب علمائے دیوبند) پر پیشاب کرنا پیشاب کو اور ناپاک وخراب کرنا ہے۔

(حاشیہ سبحان السبوح ص ۹۴)

اس کتاب کا مقدمہ بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے لکھا ہے۔

فاضل بریلوی کی اپنی ان ہی تحریرات کو دیکھ کر کسی رضا خانی کا دل کیا کہ کیوں نہ فاضل بریلوی کے فتوے پر عمل کیا جائے۔

لہذا ایک رضا خانی احمد رضا کے چیلے نے کہا کہ دل کرتا ہے کہ بہشتی زیور کے اوپر کھڑے ہو کر پیشاب کردوں۔

جب اس عمل کے متعلق بریلوی مفتی اعظم ہند مفتی مظہر اللہ دہلوی سے سوال کیا گیا کہ:

سوال:

ایک شخص مرادی (مراد آبادی ہی نہ ہو کہیں از مصنف) کتاب بہشتی زیور کے

متعلق کہتا ہے کہ دل میں آتا ہے کہ کھڑے ہو کر اس کتاب پر پیشاب کر دوں۔ مرادی کا ایسا کہنا درست ہے یا نہیں۔ اگر درست نہیں ہے تو مرادی کیلئے شریعت سے کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

(فتاوی مظہری ص ۴۰۸ مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی)

جواب میں مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

بہشتی زیور کے متعلق ایسے ناپاک الفاظ استعمال کرنا نہایت درجے اس کی توہین ہے۔ قائل پر توبہ لازم ہے کہ بعض مسائل اس میں اہلسنت کے خلاف ہیں لیکن اکثر مسائل اہلسنت کے موافق ہیں جن کی وجہ سے ایسی توہین جائز نہیں۔

(فتاوی مظہری ص ۴۰۹ مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی)

فاضل بریلوی نے مفتی مظہر اللہ کی رو سے

(۱) اپنی کتاب میں ناپاک الفاظ استعمال کیے ہیں۔

(۲) اپنی کتاب میں ایک ایسی کتاب کی توہین کی ہیں جس میں اللہ اور رسول کا نام، آیت و حدیث وغیرہم آتے ہیں

(۳) فاضل بریلوی پر توبہ لازم تھی

اب بریلوی حضرات بتائیں گے فاضل بریلوی توبہ کر کے مرے تھا یا نہیں؟

فاضل بریلوی نے اسماء الہیہ، آیات و احادیث الفاظ کی توہین کی ہے۔

فاضل بریلوی کی ایسی توہین آمیز عبارات انکو دیکھ کر جید بریلوی عالم کو کہنا پڑا کہ

سبحٰن السبوح کی صرف ابتدائی چند ورقوں میں ہزیان ہے

(سوانح صدر الشریعہ ص ۸۶ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

۲۴) نبی علیہ السلام کو بہروپیا کہنا:

بریلویوں کے پیر صاحب غلام معین الدین شاہ گولڑوی المعروف لالہ جی لکھتے ہیں کہ:

بشر کہنے والوں کو دھوکہ ہوا ہے
مجسم وہ نور خدا بن کے آیا
کیا رنگ ہستی کو بے رنگ جیسی نے
مدنی اک حقیقت نما بن کے آیا
ہر اک رنگ میں اپنی رنگت دکھا کر
زمانے میں بہروپیا بن کے آیا

(اسرار المشتاق ص ۲۷ مطبوعہ گولڑہ شریف)

آخری شعر میں نبی علیہ السلام کو بہروپیا کہا گیا ہے۔

یاد رہے اس کتاب کا تعارف تعریف و توثیق کے ساتھ گولڑہ شریف کے استاد العلماء فیض احمد ملتانی بریلوی نے لکھا ہے جو کہ مہر منیر کے بھی مصنف ہیں۔ بریلوی رئیس القلم حسن علی رضوی میلسی نے مفتی فیض گولڑوی کو استاذ العلماء لکھا ہے

(ماہنامہ رضائے مصطفی جولائی ۲۰۱۰)

(۱) مولوی احمد رضا خان بریلوی گولڑوی صاحب پر فتوی کفر لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کو روپ بدلنے والا، کھیل کھیلنے والا اور بہروپیا کہنا ان کی توہین اور کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۵ ص ۳۰۸)

فہارس فتاوی رضویہ ص ۴۰۱ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور

(۲) امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

مدنی مصطفی ﷺ کو بہروپیا کہنا کفر شدید ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۲۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

تو مولوی احمد رضا خان اور الیاس قادری کی رو سے بریلوی پیر گولڑوی عرف لالہ جی نے

(۱) پیارے نبی علیہ السلام کی توہین کی ہے

(۲) پیارے نبی علیہ السلام کے متعلق کفریہ الفاظ لکھے ہیں لہذا کافر وگستاخ ہیں۔

۲۵) غیراللہ کی قسم کھانا:

(۱) مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان صاحب غیراللہ کی قسم کھانے پر زور دیتے ہیں کہ:

میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۷)

(۲) ایک جگہ اپنے نام کی قسم کھاتے ہیں کہ:

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناح کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدی مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۳۰ مطبوعہ ملک اینڈ کمپنی لاہور)

(۳) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب ایک شعر میں نقل کرتے ہیں کہ

حرمت دامن نبی کی قسم اہلسنت کا عہد ہے کاوش
اب نہ چھوڑیں گے آپ کا داماں اعلیٰ حضرت مجدد ملت

(سیرت اعلیٰحضرت وکرامات ص ۱۲۴)

(۴) بریلوی پیر غلام معین الدین گولڑوی المعروف لالہ جی لکھتے ہیں

او صنم تیرے نہ آنے کی قسم کھاتا ہوں
اس دل بے تاب کو دن رات سمجھاتا ہوں

(اسرا المشتاق ص ۹۵ مطبوعہ گولڑہ شریف)

اس کتاب کا تعارف مفتی فیض احمد ملتانی نے لکھا ہے

(۱) بریلوی رئیس المناظرین مولوی نظام الدین گولڑوی بریلوی لکھتے ہیں کہ

"بے شک ماسوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم کھانی درست نہیں"

(مجموعۃ الفتاوی جلد دوم ص ۲۰۵ مطبوعہ سنی دارالاشاعت علومیہ رضویہ ڈجکوٹ)

(۲) مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

کسی محترم ہستی مثلاً نبی یا ولی ان کے علاوہ کسی ہستی کی قسم کھانے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے بعض علماء نے فرمایا: مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حرام ہے۔

(عقائد ومسائل ص ۶۶ مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور)

اس کا مترجم عبدالحکیم شرف قادری ہے

(۳) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی کے صاحبزادے صاحب لکھتے ہیں کہ:

بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور شے کی قسم کھانا ممنوع ہے اور بفرمان نبوت غیراللہ کی قسم بولنے والا کافر ومشرک ہو جاتا ہے

(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد سوم ص ۴۹۳ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کی قسم کا کہنا سخت ترین جرم ہے۔ فقہائے کرام تو ایسی غیراللہ کی قسم بحکم حدیث شرک قرار دیتے ہیں۔ دراصل مسلم قوم کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ بے علم لوگوں نے نعتیں لکھنا شروع کر دیں ہیں۔

(تنقیدات علیٰ مطبوعات ص ۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور بریلوی رئیس المناظرین کی نظر میں

(۱) پیر غلام معین الدین گولڑوی
(۲) مفتی احمد یار خان نعیمی
(۳) احمد رضا خان بریلوی

(۱) غیراللہ کی قسم کھانے کی وجہ سے کافر ومشرک ہیں

(۲) فقہائے کرام اور فرمان نبوت کی رو سے کافرو مشرک ہیں

(۳) بے علم لوگ ہیں، بے علم شاعر ہیں

(۴) ان کی وجہ سے بریلویت بد قسمتی کا شکار ہیں

(۵) سخت ترین جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں

گیارھویں شریف کھانے والوں کیلئے شیخ عبدالقادر جیلانی کا فتوی سن کر بتائے کہ اس بارے میں پیر صاحب کی بات مانو گے یا۔۔۔؟ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے والد یا کسی عزیز کی قسم کھانا یا کسی دوسرے شخص کی قسم کھانا مکروہ ہے اگر قسم کھانے کی ضرورت پڑے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ سرور دو عالم ﷺ کا اسی طرح فرمان مبارک ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۷۰)

۲۶) نبی اور شیطان کا علم برابر:

بریلویوں کے نام نہاد مناظر غزالی دوراں مولوی محمد اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

جو شخص آنحضور پر نور ﷺ کے علم کو عزرائیل اور شیطان کے علم کے برابر بھی نہ مانے وہ جاہل وہبی ہے یا گمراہ وغوی ہے۔

(کوثر الخیرات ص ۹۴ مطبوعہ اہلسنت پبلی کیشنز دینہ جہلم)

یعنی وہ شخص گمراہ اور جاہل نہیں ہوگا جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو شیطان کے علم کے برابر مان لے۔ (معاذ اللہ)

یہ مفہوم مخالف ہے

اور فاضل بریلوی کے نزدیک صحابہ کرام اور ان کے بعد کے لوگوں کے کلام میں مفہوم مخالف کا اعتبار کیا جائیگا۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۱۰۵)

بریلوی رئیس المناظرین مولوی نظام الدین ملتانی بریلوی صاحب اشرف سیالوی کے اوپر فتوی لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نبی ﷺ اور شیطان کا

علم دونوں برابر ہیں۔ (مجموعۃ الفتاوی جلد اول ص ۳۸۰)

(مطبوعہ سنی دارالاشاعت علومیہ رضویہ ڈجکوٹ فیصل آباد)

بریلوی رئیس المناظرین کے فتوے سے بریلوی مناظر اشرف سیالوی صاحب کافر ہو گئے۔

۲۷) اللہ کو حاضر و ناظر کہنا:

(۱) دیوان باہو قدیم میں یہ شعر موجود ہے

کیوں جو دو ہیں جہانیں سانوں مقصد دیون ہارا
اوہو اکو حاضر و ناظر نہ کر شور کوکارا

(دیوان باہو ص ۱۴)

ایک جگہ یوں اللہ کو حاضر و ناظر مانا ہے کہ:

نال یقین کمال مکمل ایہ گل ثابت ہوئی
دو ہیں جہانیں حاضر و ناظر اللہ باجھ نہ کوئی

(دیوان باہو ص ۶۱)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اے دل چپ کر ہو کے فانی نہ پڑھ ثالث ثانی
اکو اوہ مقصود دلاں دا حاضر ناظر جانی

(دیوان باہو ص ۰۲)

(۲) بریلوی رئیس التحریر مولوی حسن علی رضوی میلسی دیوان باہو کے ان اشعار کو تسلیم کیا ہے۔

(۳) بریلویوں کے مستند عالم ابوکلیم صدیق فانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مصنف رضا خانی خداوند قدوس کو حاضر و ناظر جان کر جواب دے

(آئینہ اہلسنۃ ص ۲۱۶ مطبوعہ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ)

(۴) امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری لکھتے ہیں کہ:

اللہ معی اللہ ناظر الی اللہ شاھدی

(فیضان سنت ص ۵۷ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

(۵) بریلوی مفتی اعظم ہند مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر اپنے خیال میں رکھیں

(انوار مظہریہ ص ۳۱۹ مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی)

(۶) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

وہ (اللہ تعالیٰ) تو ہر جگہ ہمارے ساتھ حاضر ہے

(معلم تقریر ص ۱۴۶ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اس طرح ہر جگہ ہر ایک کے ساتھ ہونا خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔

(معلم تقریر ص ۱۴۷)

(۷) بریلوی مناظر مولوی اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔

(سیالوی تقریر ص ۳۹ مطبوعہ مکتبہ حبیبیہ رضویہ خانیوال)

اپنی دوسری کتاب میں بریلوی مناظر لکھتے ہیں کہ

خدا و مصطفیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر پوری ایمانداری اور دیانت داری سے فیصلہ کرو۔ (تنویر الابصار ص ۸)

(۸) بریلویوں کے عمدۃ العارفین پیر حاجی محمد حسن صاحب مجددی سجادہ نشین درگاہ ٹنڈہ سائیں داد ضلع حیدرآباد سندھ لکھتے ہیں کہ:۔

اور خدا کو حاضر و ناظر سمجھے

(العقائد الصحیحہ فی تردید الوھابیہ ص مطبوعہ امرتسر)

(۹) بریلوی پیر خواجہ شمس الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز اور روزے پر استقامت کرو“

(مراۃ العاشقین ص ۱۱۹ مطبوعہ سیرت فاونڈیشن لاہور)

اس کتاب کے مترجم غلام نظام مولوی صاحب بریلوی ہے

(۱۰) بریلوی پیر غلام محی الدین قادری صاحب اپنے دیوان میں لکھتے ہیں کہ:

حاضر و ناظر جان کر اللہ کو اپنے آپ کو کھونا ہے

(دیوان قادری ص ۱۲۲)

(۱۱) بریلوی رئیس المناظرین نظام الدین ملتانی صاحب لکھتے ہیں کہ کیونکہ ہر وقت حاضر و ناظر ہونے خداوند کریم کی ذات پاک کا خاصہ ہے۔

(انوار شریعت جلد اول ص ۲۳۴)

(۱۲) بریلوی عالم غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

جس طرح اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے اسی طرح نبی کریم علیہ السلام کو بھی حاضر و ناظر سمجھے۔ (عبارات اکابری تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول ص ۱۲۶)

(مطبوعہ اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ جہلم)

(۱۳) بریلوی مناظر اعظم مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر آپ بھی مانتے ہیں۔ (مقیاس حنفیت ص ۲۷۱)

اب آیئے دوسری طرف

(۱) ابو کلیم صدیق فانی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حاضر و ناظر دونوں لفظوں کے اصلی و حقیقی معنی اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں۔

(آئینہ اہلسنۃ ص ۹۳)

(۲) بریلوی مولوی جلیل فیضی صاحب لکھتے ہیں کہ:

کیا اللہ تعالیٰ پر لفظ حاضر کا اطلاق ممکن ہے؟ نہیں اور ہر گز نہیں

(۳) بریلوی ملک العلماء مولوی ظفر الدین قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

رہا امر وھابیہ کا تقویۃ الایمان مطبوعہ فخر المطابع لکھنو نے ص ۸ سے ۱۵ اور اس کے اتباع مین سائر وھابیہ کا یوں کہ ”ہر جگہ حاضر و ناظر رہتا یہ اللہ ہی کی شان ہے

''ملحھاً سوچ محض جہالت وگمراہی وگمراہ گری ہے۔ حاضر و ناظر سرے سے صفات الٰہیہ سے نہیں اور نہ ہی ان کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز

(فتاوی ملک العلماء ص ۲۹۷ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

(۴) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں کہ:

ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں

(جاء الحق ص ۱۴۸ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

آگے اس سے بڑھ کر لکھتے ہیں کہ:

خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے

(جاء الحق ص ۱۴۸ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

(۵) امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

سوال: اللہ عزوجل کو حاضر و ناظر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کہہ سکتے

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص ۵۷۱

مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

(۶) بریلوی غزالی زماں رازی دوراں مولوی احمد سعید کاظمی صاحب چند قدم آگے بڑھ کر لکھتے ہیں کہ:

متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علماء نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا۔

(تسکین الخواطر ص ۶۰)

(۷) بریلوی نبیرہ اعلیٰ حضرت مفتی اختر رضا خان قادری صاحب سب سے بڑھ کر لکھتے ہیں کہ:

قولہ اس لئے شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر کر کے اللہ کی صفت میں پیغمبر کو شریک ماننا کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا۔ اقول جس طرح اللہ کی صفت میں کسی کو شریک

ماننا شرک ہے اسی طرح مخلوق کی صفت میں اللہ تعالیٰ کی شرکت ماننا کفر ہے بحمدہ تعالیٰ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ حاضر و ناظر کے معانی حقیقۃً اللہ کے شایان شان نہیں۔ اس لیے کہ وہ تمام معانی لوازم اجسام ہیں تو ان کیلئے ہو سکتے ہیں جو جسم ہو تو اسے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا اسے جسم کہنا ہے۔ تعالی اللہ عن ذالك علوا کبیرا۔ یہاں سے ظاہر کہ اہلسنت پر اللہ کی صفت ثابت کی ہے اور یہ آپ کی کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ کے امام الطائفہ نے بھی خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہہ کر اسکی توہین کی ہے پھر کس منہ سے توحید پرست بنتے ہو اور دوسروں کو مشرک بتاتے ہو۔

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

(انوار رضا ص ۱۱۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

آگے مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب مزید فتوی بازی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اور میاں جی ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کیلئے خاص بتا چکے اور اس طرح اپنی توحید مزعوم میں روافض سے مل چکے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ مشرکین کے بھی مشابہہ ہو گئے جو رام کو ہر شے میں رما ہوا جانتے ہیں۔

(انوار رضا ص ۱۱۷ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی بریلوی غیر مقلدوں کی گستاخیوں میں سے ایک گستاخی اس عنوان سے بھی بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر سے انکار۔

(وھابی مذہب کی حقیقت ص ۴۹۵ مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ)

ان جید بریلوی علماء کی رو سے

(۱) حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ

(۲) حسن علی رضوی میلسی — بریلوی معتبر عالم

(۳) ابوکلیم صدیق فانی — جید بریلوی

(۴) الیاس عطاری — امیر دعوت اسلامی

(۵) مفتی مظہری اللہ دہلوی — بریلوی مفتی اعظم ہند
(۶) مفتی احمد یار خان نعیمی — بریلوی حکیم الامت
(۷) اشرف سیالوی — بریلوی مناظر
(۸) حاجی محمد حسن — بریلوی پیر
(۹) خواجہ شمس الدین سیالوی — پیر صاحب
(۱۰) غلام محی الدین قادری — بریلوی پیر
(۱۱) نظام الدین ملتانی — بریلوی مناظر
(۱۲) غلام نصیر الدین سیالوی — بریلوی جید عالم
(۱۳) مولوی عمر اچھروی — بریلوی مناظر اعظم

وغیرہ ھم سب بریلوی حضرات

(۱) جاھل ہیں
(۲) گمراہ ہیں
(۳) گمراہ کرنے والے ہیں
(۴) مشرکین کے ساتھ کے ہیں
(۵) رافضی کے ساتھ کے ہیں
(۶) اللہ کی توھین کرنے والے ہیں
(۷) اللہ کا جسم ماننے والے ہیں
(۸) مشرک ہیں
(۹) ناجائز الفاظ استعمال کرنے والے ہیں

۲۸) عیسیٰ مسیح علیہ السلام فیل ہو گئے (معاذ اللہ)

بریلوی رئیس المناظرین مولوی نظام الدین ملتانی بریلوی سے سوال کیا گیا کہ

سوال: مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کیلئے اتریں گے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نہیں اتریں گے۔ پس افضل کون؟

جواب: دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔

(جامع الفتاوی المعروف انوار شریعت جلد دوم ص ۵۵
مطبوعہ سنی دار الاشاعت علومیہ رضویہ ڈجکوٹ

اب یہ عبارت بریلویوں کے نام نہاد مناظر اشرف سیالوی کے سامنے پیش کی گئی اور بیان کرتے ہیں کہ:

اگر تحقیق سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ مولوی نظام الدین صاحب نے یہ الفاظ کہے ہوں تو علامہ کاظمی صاحب جو ہمارے مسلک کی مقتدر شخصیت ہیں ان کی کتاب (الحق المبین) ہمارے سامنے ہے وہ اس مسئلہ میں اپنے مسلک کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے فعل کا التزام کرے گا تو ہم اسکی تکفیر میں تأمل نہیں کریں گے خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی ہو یا مودودیہ اور مسلم لیگی ہو یا کانگریسی اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا ہمارا شیوہ نہیں اگر واقعی یہ ان کی عبارت ہے تو ہمیں ان کی اس عبارت کے اندر کفر کے ماننے میں قطعاً کوئی تامل نہیں ہے۔

(مناظرہ جھنگ ص ۲۰۲ مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

مناظرہ جھنگ میں بریلوی مناظر اشرف سیالوی نے امیر عزیمت شہید کے سامنے بوکھلا کر اپنے مناظر کو گستاخ کہہ دیا اور مان بھی گئے۔ تو بریلوی مناظر اشرف سیالوی کی رو سے مناظر مولوی نظام الدین ملتانی گستاخ ہے۔

مگر جب یہی گستاخانہ عبارت بریلوی عالم ابوکلیم صدیق فانی کے سامنے پیش کی گئی تو وہ اسکی تاویل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نظام الدین ملتانی کو مسلمان مانتے ہیں اور گستاخ نہیں کہتے۔ (آئینہ اہلسنت ص ۳۹۴)

اس کے علاوہ بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری نے بھی اس مناظر الدین ملتانی کو اکابرین بریلوی میں شمار کیا ہے

(تذکرہ اکابر اہلسنت ص ۵۴۹ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

تو سیالوی صاحب نے ابوکلیم صدیق فانی اور عبدالحکیم شرف قادری کی رو سے ایک بریلوی مناظر کو کافر کہہ دیا۔ بریلوی مسلک کی رو سے جو کسی مسلمان کو کافر کہے اس کے بارے میں الیاس عطاری صاحب کا فتوی ہے کہ:

کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر (یعنی سزا) ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص ۵۴)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اگر اسے کافر اعتقاد کرتا ہے (یعنی عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ کافر ہے) تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص ۵۴)

مجدد بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

مسلمان کو کافر کہنے والے پر توبہ اور تجدید لازم ہے

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۲۸ ص ۳۲۵، فہارس فتاوی ص ۸۵۵)

تو اعلیٰ حضرت اور الیاس عطاری کی نظر میں

(۱) اشرف سیالوی کافر ہوا

(۲) اشرف سیالوی پر توبہ لازم ہے

(۳) اشرف سیالوی پر تعزیر لگائی جائے

(۴) اشرف سیالوی تجدید نکاح کرے

اب بریلوی حضرات سے گزارش ہے کہ پتہ کریں کہ اشرف سیالوی نے توبہ کی اور تجدید نکاح کیا ہے یا بغیر توبہ و تجدید نکاح کے فوت ہو گئے۔

آنحضرت اور رسالت مآب کے الفاظ:

(۱) مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان صاحب پیارے نبی اکرم ﷺ کے متعلق آپ رسالت مآب ﷺ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں

(اعلام الاعلام بان ہندوستان دار السلام بحوالہ دواھم فتوے ص ۲)
مطبوعہ آرائیں پبلشرز لاہور

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

(النقاء السلافہ فی احکام البیعۃ والخلافۃ ص ۲۶ مطبوعہ مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

آنحضرت اور حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۸۰۲ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

(۲) غلام مصطفیٰ مجددی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضور رسالت مآب ﷺ کی یکتائی

(شان حبیب الباری ص ۳۶)

اس کتاب پر بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری کی تقریظ ہے۔

(۳) بریلوی مناظر اشرف سیالوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

جناب رسالت مآب ﷺ

(مناظرہ جھنگ ص ۱۰۲ مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

(۴) ڈاکٹر احسن رضا اعظمی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ

(فقیہ اسلام ص ۳۹۰ مطبوعہ ادارہ تصنیفات احمد رضا کراچی)

(۵) کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ

(اسلام کی پہلی عید ص ۳۵۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

بارگاہ رسالت مآب ﷺ

(اسلام کی پہلی عید ص ۱۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(۶) بریلوی مولوی غلام دستگیر ہاشمی قصوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

جناب رسالت مآب ﷺ

(تقدیس الوکیل ص ۱۹۲ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

(۷) بریلوی تنظیم دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

جناب رسالت مآب ﷺ

(بادشاہوں کی ہڈیاں ص ۳۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

(۸) بریلوی مجدد بریلویت مولوی شفیع اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ثابت ہو کہ آنحضرت ﷺ

(برکات میلاد شریف ص ۶۰ مطبوعہ ضاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

یہ آٹھ جید بریلوی علماء ہیں جو یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ باقی شاید ہی ایسا بریلوی عالم ایسا ہو جس نے یہ الفاظ استعمال نہ کیا ہو۔

اب دوسری طرف

بریلوی مفتی اعظم پاکستان جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہ بدنصیب مصنف تو آقا ﷺ کو بھی آقا اور سیدنا نہیں لکھتا بلکہ عام الفاظ رسالت مآب، آنحضرت، آنجناب ہی لکھتا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ بھی وہابی ایجاد

(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد پنجم ص ۲۹۳
مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور

ایک جگہ وہ یوں لکھتے ہیں کہ:

اسی طرح نبی کریم ﷺ کو آنحضرت کہنا اور مکمل درود شریف لکھنے کے بجائے "...الخ" یہ بھی دیوبندیت اور وہابیت کی گستاخانہ ایجاد ہے

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۴۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی نظر میں

یہ آٹھ جید بریلوی علماء

(۱) نبی پاک علیہ السلام کے لئے عامیانہ الفاظ استعمال کرتے ہیں

(۲) وہابیوں کی ایجاد کے الفاظ استعمال کررہے ہیں

(۳) دیوبندیت وہابیت کی گستاخانہ ایجاد کو استعمال کر کے نبی علیہ السلام کی گستاخی کے مرتکب ہورہے ہیں۔

(۲۹) ابلیس حضور ﷺ کی سی آواز نکال سکتا ہے (معاذ اللہ)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں:

البتہ شیطان اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز سے مشابہ کرسکتا ہے جیسا سورۃ والنجم شیطان نے حضور کی طرح پڑھ دی۔ (معاذ اللہ)

(مواعظ نعیمیہ حصہ اول ص ۱۴۳) مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور

شان رسالت میں کی گئی اس گستاخی کو جب بریلوی کے چوٹی کے عالم مولوی ابوکلیم صدیق فانی بریلوی کے سامنے رکھی گئی تو وہ اس گستاخی کو تسلیم کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی کو گستاخ تسلیم کر کے لکھتے ہیں کہ:

علماء سے سہو ہو جانا ممکن ہے (مطلب مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی نے غلطی وسہو سے گستاخی رسالت کی ہے)

(آئینہ اہلسنت ص ۵۵۴۔ مطبوعہ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ)

ابوکلیم صدیق فانی کی رو سے

مفتی احمد یار خان نعیمی نے شان رسالت میں گستاخی کی ہے لہذا وہ گستاخ ہیں۔

مولوی غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں نہ یہ ممکن ہے کہ شیطان آپ ﷺ کی زبان

سے کلام کرے اور نہ یہ کہ اپنی آواز کو آپ ﷺ کی آواز کے مشابہ کر سکے اور سننے والا اسکی آواز آپ کی آواز قرار دیں اگر بالفرض یہ ممکن ہو تو تمام شریعت سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ (تبیان القرآن ج ۷ ص ۷۷۸)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

اگر شیطان آپ ﷺ کی آواز کے مثل پر قادر ہو تو یہ تعظیم کے خلاف ہے اور اگر شیطان آپ ﷺ کی آواز کی نقل اتار سکے اور لوگ شیطان کی آواز کو آپ ﷺ کی آواز سمجھ لیں تو ہدایت گمراہی کے ساتھ مشتبہ ہو جائے گی۔ (تبیان القرآن ج ۷ ص ۷۸۴)

گویا مفت احمد یار گجراتی شریعت سے اعتماد بھی لوگوں کا ختم کرنا چاہتے ہیں اور سرکار طیبہ ﷺ کی تعظیم کی مخالفت بھی کر رہے ہیں اور ہدایت کو گمراہی کے ساتھ غلط ملط کر رہے ہیں تو یہ تو ہم شروع سے بھی کہتے چلے آرہے ہیں کہ رضا خانی افکار و نظریات کا یہی مقصد ہے۔

۳۱) تخلیقات اور خالق کے الفاظ استعمال کرنا:

(۱) بریلوی ضیاء الامت پیر کرم شاہ بھیروی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

قرآن حکیم کے فیض سے دنیا کی سب سے زیادہ جاہل قوم علم و حکمت کے عظیم خزانوں کی مالک بلکہ خالق بن گئی

(ضیاء القرآن سورۃ فاتحہ و سورۃ بقرہ ص ۲۰)

مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

(۲) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بریلوی لکھتے ہیں کہ:

امام احمد رضا خان بریلوی (۱۹۲۱۔۱۳۴۰ھ) عہد جدید کے عظیم عبقری تھے اس پر ان کی علمی تخلیقات و تحقیقات شاہد اور زمانہ خود گواہ ہے۔

(فقیہہ اسلام ص ۷ امطبوعہ ادارہ تصنیفات احمد رضا کراچی)

(۳) بریلوی رہبر شریعت مولوی ابو کلیم صدیق فانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

نثر تخلیقات کے علاوہ مولانا بریلوی کی شعری تخلیقات بھی بلند پایہ ہیں

(آئینہ اہلسنتہ ص ۱۹ امطبوعہ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ)

دوسری طرف بریلوی مفتی اعظم پاکستان، جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

شریعت کے احکام سے ناواقفی کی بنا پر یہ غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور اب تو فیشن بن چکا ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کو خالق پاکستان کہہ دیا جاتا ہے۔ شاعر کو خالق اشعار کہہ دیا جاتا ہے۔ لفظ تخلیقات کا استعمال بھی انہی معنی میں لیا گیا ہے حالانکہ اللہ جل مجدہ کے سوا کسی کو خالق کہنا حرام ہے اور کسی طرف خلقیت کی نسبت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ خالق صرف رب تعالیٰ کو کہا جا سکتا ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۱۔۱۰)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اور شاعر لوگ تو بے چارے شروع سے ہی علم سے کورے چلے آئے ہیں ان سے کیا گلہ۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:

اپنی شاعری اور اپنی تصنیفات کو اپنی تخلیقات کہتے ہی گویا خالق بن کر خالق اللہ تعالیٰ کا شریک بن رہے ہیں۔

(شرعی استفتاء ص ۱۲ العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

تو بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے

پیر کرم شاہ، ماہر رضویات پروفیسر مسعود احمد، ابو کلیم صدیق فانی بریلوی صاحبان

(۱) شریعت کے احکام سے ناواقف ہیں

(۲) حرام فعل کے مرتکب ہو رہے ہیں

(۳) گناہ کبیرہ کر رہے ہیں

(۴) علم سے کورے ہیں

(۵) اللہ تعالیٰ کے شریک بن رہے ہیں

۳۲)شعائر اسلام کی توہین:

بریلوی تنظیم دعوت اسلامی کے امیر اور بانی مولوی الیاس عطاری قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

جب سگان مدینہ کو دیکھے، جوڑ کو ہاتھ تو ان کے آگے
اشک بار آنکھ ان پر جما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

(مغیلان مدینہ ص ۱۹۴) (اے شہنشاہ مدینہ ص ۳۹)

مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

الیاس عطاری صاحب کے ان اشعار کو بھی ذرا پڑھیں:

بوتلوں بلکہ ڈھکنوں کو بھی تو، دال گندم کے دانوں کو بھی تو
چوم آنکھوں سے اپنی لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

بینگنوں، بھنڈیوں، توریوں کو، گوبیوں، گاجروں، مولیوں کو
آنکھ سے لوکیوں کو لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا سیبوں کو، اور آڑوؤں کو اور کیلوں کو زرد آلوؤں کو
اور تربوز سر پر اٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو قنادیل کو قمقموں کو، تروں سوئچ اور تو کولروں کو
ٹھنڈا پانی کسی کو پلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

(مغیلان مدینہ ص ۱۹۶) (اے شہنشاہ مدینہ ص ۴۰)

اور ذرا ان اشعار کو بھی پڑھیں:

چیونٹیوں، کھونٹیوں، ٹونٹیوں کو، ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو
بار بار ان پر نظریں جما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

چاولوں، روٹیوں، بوٹیوں کو، مرغ، انڈوں کو اور پھلوں کو
سبزیوں کو وہاں کی پکار کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تھالیوں کو پیالیوں کو کہنا، تو مرچ مسالوں کو کہنا
چائے کی کیتلی کو اٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ٹھنڈے پنکھوں کو اور پیڑوں کو بلکہ تاروں کو اور میٹروں کو
بتیوں کو وہاں جلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جس قدر بھی ہیں پانی کے نلکے، پھل تو پھل بلکہ بیج اور چھلکے
ہاتھ ان کی طرف بھی بڑھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا
تو مکانوں کو بھی، کھڑکیوں کو، اور دیوار و در سیڑھیوں کو
تو عقیدت سے دل میں بٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

رسیوں، قینچیوں اور چھریوں، چاولوں، سوئی دھاگوں کو دریوں
سب کو سینے سے اپنے لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

(مغیلان مدینہ ص ۱۹۶_۱۹۷) (اے شہنشاہ مدینہ ص ۴۰_۴۱)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان بریلوی شیخ الحدیث مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اب اگر کوئی شخص سلام کرنے کو عبادت سمجھتے ہوئے سلام کرنے کی

بھر مار کردے کہ آتے جاتے ہر کمرے سے نکلتے السلام علیکم۔ السلام علیکم ہر بات کے شروع پر مخاطب کو سلام کرے تو وہ شریعت میں فاسق گناہ گار یا احمق دیوانہ شمار ہوگا۔ پاکستان میں ایک نئے عاشق مدینہ صوفی صاحب کا ایک مکتوب مطبوعہ سلام نظر سے گزرا۔ جس میں انہوں نے مدینہ منورہ کی نسبت ایک منظوم سلام ترتیب دیا ہے لکھتے ہیں۔ بھنڈیوں، تریوں، سبزیوں کو سلام، مچھروں، مکڑیوں کو سلام وغیرہ وغیرہ۔ استغفر اللہ ربی۔ یہ وہ حماقت و پاگل پن ہے جس توہین سلام و گستاخی شعائر اسلام ظاہر ہے۔ (العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد پنجم ص ۲۱۹۔ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے

بانی دعوت اسلامی الیاس عطاری صاحب

(۱) احمق ہیں

(۲) دیوانے ہیں

(۳) پاگل ہیں

(۴) توہین اسلام کرنے والے ہیں

(۵) شعائر اسلام کی گستاخی کا ارتکاب کرنے والے ہیں

الیاس قادری صاحب اپنی کتاب میں خود شعائر اسلام کی توہین کرنے والے کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

کسی بھی شعائر اسلام کی توہین کفر ہے

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص ۱۵۹

مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

تو الیاس قادری صاحب اپنے فتوے سے خود کافر ہوگئے۔

الیاس قادری صاحب کو جو دیوانہ کہا گیا اس پر بھی ذرا ایک دلچسپ واقعہ سن لیں:

الیاس عطاری صاحب روضہ پاک کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑے ہوئے

تھے۔

قبلہ عاشقان سلطان دو جہاں ﷺ کی جناب میں یارسول اللہ کا ورد جاری ہوگیا۔ دربانوں کو مزید غصہ آگیا وہاں سے جھڑکیوں کی بھرمار۔ یہاں اغثنی یارسول اللہ ﷺ کی تکرار ساتھی جوں توں چھڑا کر حرمین شریفین کی طرف لے آئے بٹھایا اتنے میں وہ بھی اپنے کسی عالم ظالم کو لے آئے۔

مجھے ہاتھ کھینچ کر زبردستی کھڑا کیا۔

یا مشرک

انت مشرک

ھذا مشرک

کی آوازیں گونجنے لگیں یہ بہت سارے تھے کہتے ہیں پولیس بھی بلالی گئی۔ ایک آدھ مجھے بھی نظر پڑا۔ گرفتاری کی تیاری تھی ان کا عالم ظالم بڑے کرخت لہجے میں مشرک جلی کے فتوے جھاڑ رہا تھا۔ اس کا مطالبہ تھا کہ میں تجدید اسلام کروں۔ آیات پڑھ پڑھ کر سناتا رہا آیات مقدسہ برحق تھی۔

(مکتوبات مدینہ ص ۲۰) مکتبۃ المدینہ کراچی

آگے جب الیاس عطاری کو حرمین شریفین میں مشرک بنا کر گرفتاری کی تیاری کرلی گئی تو بریلویوں نے الیاس عطاری کو پاگل دیوانہ مجنون بنا کر بڑی مشکل سے چھڑایا جیسا کہ لکھا ہے کہ:

لوگ جمع ہو گئے تھے۔ سگ مدینہ ان سے الجھتا تو تھا نہیں۔ یہ بھی ان کی بچت کا ایک سبب ہوسکتا ہے۔

ایک پاکستانی نوجوان کراچی کے غلام یٰسین قادری بھی وہاں حاضر تھے۔

انہوں نے ان لوگوں سے کہا۔

ھذا مجنون (یہ دیوانہ ہے)

تب ان کی تھل میں آیا اور پاگل سمجھ کر انہوں نے جانے دیا۔

(مکتوبات مدینہ ص ۲۱)

بریلویوں کی مستند کتاب ابلیس کا رقص میں ان اشعار کے متعلق لکھا ہے

سلام کی توہین (ابلیس کا رقص ص ۴۵)

بلکہ اس کتاب میں یوں لکھا ہے

مغیلان مدینہ مصنف الیاس قادری۔

"سلام کی توہین کا عجیب پر فریب انداز۔

مغیلان مدینہ یعنی مدینہ کے کانٹے۔

کتاب کے اس نام سے ہی الیاس قادری کی بدنیتی نمایاں ہے۔

(ابلیس کا رقص ص ۴۵)

(۳۴) صرف "مدینہ" کہنا:

(۱) بریلوی رہبر شریعت مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

وہ اہل مدینہ ہیں۔ (آئینہ اہلسنت ص ۳۳)

(۲) کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مدینے کے یہ نام نہاد رہ رو، راستی اور راست بازی کے دعوے دار

(دیوبند سے بریلی ص ۱۳۰)

(۳) امیر دعوت اسلامی کے امیر مولوی الیاس عطاری قادری صاحب اور ان کی جماعت دعوت اسلامی کا تو تکیہ کلام بن چکا ہے۔

مدینہ، مدینہ مدینہ کہنا

بریلوی مفتی اعظم پاکستان اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

صرف مدینہ کہنا یا لکھنا گستاخی ہے

(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد چہارم ص ۱۲۰

مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور

ایک جگہ بریلوی مفتی اعظم پاکستان اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں

کہا

اس بلد مقدس کو مدینہ منورہ کہنا واجب ہے صرف مدینہ کہنا یا لکھنا گستاخی اور بے ادبی ہے حقیقت ہے کہ یہ سب کمزوریاں علمی فقدان عقلی معدومی کی وجہ سے ہے۔

(نقشہ نعل پاک پر اسماء مبارکہ لکھنا ص ۱۲ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب الیاس عطاری اور ان جیسے بریلوی حضرات کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

ان ہی صوفی صاحب (الیاس عطاری) کو پیر بننے کا شوق چڑھا اور اپنے مریدوں کے گروہ کو مدینہ منورہ کی نسبت سے صرف مدینہ کہنا ہی شہر مقدس کی بے ادبی و توہین ہے۔ اس بے ادبی سے تو اب سعودی نجدی بھی بچنے لگے ہیں۔

ثانیاً مگر ان صوفی (الیاس عطاری) صاحب نے ضدی بن کر باوجود تحریراً سمجھانے کے اسی لفظ کو بطور تکیہ کلام جاری رکھا ہوا ہے۔ ہر مرید ہر بچہ جوان بوڑھا بطور اجازت وبطور اطلاع آتے جاتے اٹھتے بیٹھتے ہاتھ اٹھا کر کہتے ہیں۔ مدینہ۔ مدرسے کے چھوٹے بڑے طالب علم کو حکم ہے کہ ہر رخصت و اجازت لینے پر ضرورت و حاجت کا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ صرف کھڑے ہو کر یا ہاتھ اٹھا کر کہہ دو مدینہ۔

تو استاد سر کے اشارے سے اجازت دیتا ہے کئی لوگوں نے مجھ کو بتایا کہ ہر کوئی شاگرد استنجہ یا پیشاب کی بھی اجازت طلب کرتا ہے تو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے۔ مدینہ۔ استاد سن کر اجازت دیتا ہے۔ (استغفر اللہ استغفر اللہ)

اسی قسم کی کم عقلیوں کو بعض لوگ عاشقانہ عقیدت سمجھتے ہیں۔

(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد پنجم ص ۲۱۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کے فتوے سے ثابت ہوا کہ:

جو بھی بریلوی مولوی چاہے کوکب نورانی اوکاڑوی ہو چاہے ابوکلیم صدیق فانی ہو چاہے الیاس عطاری ہو سب مدینہ پاک کی بے ادبی و گستاخی کے مرتکب ہیں

اور الیاس عطاری

(۱) کم عقل (۲) بے ادب (۳) ضدی (۴) اور گستاخ ہیں

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

جبکہ

(۱) مفتی نظام الدین رضوی مصباح العلوم انڈیا لکھتے ہیں کہ:

کسی کو اپنی جانب متوجہ کرنے کیلئے مدینہ کہنا مباح ہے اس میں شرعا مضائقہ نہیں (مدینہ اور مدینہ ص ۱۲)

(۲) مفتی ابوبکر صدیق قادری عطاری نے مفتی اقتدار خان نعیمی کے اعتراض کو بے اصل کہہ کر حاسد اور سوئے ظن والا ثابت کیا ہے۔

(تین اہم فتوے ص ۱۶۔۱۴ مطبوعہ قطب مدینہ پبلی کیشنز کراچی)

(۳۴) "ؐ" لکھنا:

بریلوی اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب اپنے نعتیہ کلام میں "ؐ" کی علامت حضور ﷺ کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہؐ کی
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہؐ کی
ابر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہؐ کی
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہؐ کی
خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہؐ کی
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہؐ کی

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۶۱ مطبوعہ ملک اینڈ کمپنی لاہور)

پھر چند اشعار چھوڑ کر فاضل بریلوی پھر رسول اللہ ﷺ کیلئے "ؐ" کی علامت استعمال کرتے ہیں کہ:

اور کہنا نہیں عادت رسول اللہؐ کی
نجم ہیں اور ناو ہے عترت رسول اللہؐ کی
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہؐ کی
حشر کو کھل جائیگی طاقت رسول اللہؐ کی
سرو کا مزار قدم قامت رسول اللہؐ کی
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہؐ کی

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۶۲ مطبوعہ ملک اینڈ کمپنی لاہور)

(۲) بریلوی مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب بھی "ؐ" کی علامت جگہ جگہ استعمال کرتے ہیں۔ (سفید و سیاہ ص ۲۱۔۲۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(۳) اکثر بریلوی مولوی بھی نبی علیہ السلام کیلئے "ؐ" کی علامت استعمال کرتے ہیں۔

بریلوی رہبر شریعت ابوجلیل حنفی صاحب لکھتے ہیں کہ:

نبی اکرم ﷺ کے اسم گرامی یا آپ کی صفت کے ساتھ پورا صلوٰۃ وسلام لکھنا واجب ہے۔ صلعم یا ص لکھنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ بعض فقہاء نے اس کو کفر کہا ہے۔

(آئینہ اہلسنۃ ص ۴۶۴)

بریلوی شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں کہ:

آج کل یہ مرض عام ہے کہ خواہ وہ علماء ہو یا مشائخ اونچی تعلیم والے ہوں یا عام پڑھے لکھے الا ماشاء اللہ کہ حضور تاج دار انبیا ﷺ کے اسم گرامی کے اوپر "ؐ" "ؐ" "صلعم، صللم لکھ دیتے ہیں۔ فقہائے کرام لکھتے ہیں کہ ایسا لکھنا محروم القسمۃ لوگوں کا کام ہے۔ (شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ ص ۱۸۱ مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور)

فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان کا اپنا فتوی بھی سن لیں جو ان کے اپنے گلے میں فٹ ہونے والا ہے کہ:

یعنی کسی نبی پاک ﷺ کے نام پاک کے ساتھ درود وسلام کا ایسا اختصار

لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔(فتاوی افریقہ ص ۵۰ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

فاضل بریلوی اپنے فتوے سے خود اور فیض احمد اویسی اور ابو الجلیل فیضی کے فتوے سے احمد رضا خان اور کوکب اوکاڑوی وغیرہ بریلوی مولوی:۔

(۱) مکروہ تحریمی کے فعل کے مرتکب ہیں

(۲) محروم القسمۃ ہیں

(۳) بعض فقہائے کرام کے نزدیک کافر ہیں

(۴) کافر ہیں

۳۵) بشر کہنا کفر:

(۱) کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ

امتی بھی بشر، نبی بھی بشر

(سفید وسیاہ ص ۱۹ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

آگے لکھتے ہیں کہ:

وہ نبی علیہ السلام بشر بن کر تشریف لائے

(سفید وسیاہ ص ۱۷ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(۲) مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب امام بریلوی لکھتے ہیں کہ:

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کوئی بشر معصوم نہیں

(سبحان السبوح ص ۱۷۰ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

(۳) مولوی نعیم الدین مرادآبادی بریلوی صدر الافاضل صاحب لکھتے ہیں کہ

نبی وہ بشر ہوتے ہیں (کتاب العقائد ص ۳۰)

یہ تین حوالہ جات ہم نے اس بات پر نقل کیے ہیں کہ تین بریلوی مولوی نبی علیہ السلام کو بشر کہہ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اکثر بریلوی علماء نے نبی علیہ السلام کو بشر کہا ہے جس کو ہم طوالت کے پیش نظر درج نہیں کر رہے ہیں۔ اب جو فتوی بھی لگے گا وہ ان سب بریلوی ہی پر لگے گا جو نبی علیہ السلام کو بشر کہتے ہیں۔

بریلوی مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

دیوبند کا حضور ﷺ کی بشریت کے پیچھے پڑ جانا محض بے دینی ہے۔

(تفسیر نعیمی جلد اول ص ۱۰۰)

جو نبی ﷺ کو بشر کہے وہ نہ خدا ہے نہ پیغمبر، تیسرے گروہ ہی میں داخل ہوگا یعنی کافر۔

(نور العرفان ص ۶۳۶)

بریلوی شیخ التفسیر، نائب بریلوی محدث اعظم مولوی محمد عبدالرشید سمندری لکھتے ہیں کہ:

نبی کو بشر یا تو رب تعالیٰ نے فرمایا یا خود نبی علیہ السلام نے یا کفار نے۔ اب جو نبی علیہ السلام کو بشر کہے وہ نا تو خدا ہے اور نہ ہی نبی، لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا۔

(رشد الایمان ص ۴۵ مطبوعہ مکتبہ رضویہ سمندری فیصل آباد)

بریلوی مناظر اعظم مولوی محمد عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ابلیس نے آدم علیہ السلام کی ڈبل توہین کی آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔

(اقتباس حنفیت ص ۲۳۸)

بریلویوں کے ان مناظر اعظم، نائب بریلوی محدث حکیم الامت کے فتاوی جات سے مولوی احمد رضا خان اور کوکب اوکاڑوی صاحبان

(۱) بے دین (۲) گستاخ (۳) کافر ثابت ہوئے

ناظرین کرام ذرا ایک اور رخ سے بھی بریلوی خانہ جنگی ملاحظہ کریں کہ:

مفتی احمد یار خان نعیمی بیمار بریلویوں کے ناتجربہ کار حکیم الامت صاحب لکھتے ہیں کہ:

نبی علیہ السلام کو بشر ماننا ایمان نہیں

(تفسیر نعیمی جلد اول ص ۱۰۰)

نبیرہ اعلیٰ حضرت مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب لکھتے ہیں کہ:

اختلاف رسول کریم ﷺ کو بشر ماننے میں نہیں ہے بلکہ آپ کو بشر کہنے اور آپ کی بشریت کو بالکل اپنی بشریت کی طرح سمجھنے میں ہے۔ (انوار رضا ص ۵۲)

یعنی ازہری میاں کے نزدیک بشر ماننا ایمان

اور حکیم الامت کے نزدیک ایمان نہیں ہے

فیصلہ بریلوی بھیڑیں کریں گی کہ

سچا کون ہے؟؟

بھیڑیں کہنے پر ناراض نہ ہوں بلکہ آپکو تین اکابر نے بھیڑیں کہا ہے۔ تفصیل چوتھے باب میں ہے۔

دراصل بریلوی نبوت اور بشریت کو دو متضاد چیزیں سمجھتے ہیں

اس لئے مفتی محمد امین فیصل آبادی صاحب نبی ﷺ کو بشر ماننے اور کہنے والوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ:

وہ کلمہ یوں نہ پڑھا کریں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بلکہ وہ یوں پڑھا کریں

لا الہ الا اللہ بشر رسول اللہ

(عظمت نام مصطفی ﷺ ص ۰۸)

۳۶) نبی علیہ السلام (معاذ اللہ) مجرموں کے حامی:

بریلوی مفتی اعظم ہند تاجدار بریلوی مفتی حسن رضا خان قادری بریلوی صاحب نبی علیہ السلام کے متعلق شعر لکھتے ہیں کہ:

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں

گناہ گاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

(سامان بخشش ص ۹۴ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

جب یہ شعر بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ لکھتے ہیں کہ:

یہ شعر واقعی نامناسب ہے۔ یہاں اس طرح تبدیلی کی جائے۔ عجب کرم

ہے کہ خود مجرموں کے شافعی ہیں۔

دوسرا مصرعہ صحیح ہے

مجرموں کی حمایت گناہ ہے کیوں کہ حمایت کا معنی تائید، حوصلہ افزائی۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۸)

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی کی نظر میں مفتی حسن رضا قادری نے نبی علیہ السلام کو مجرموں کا حامی بنا کر گناہ گار بنا دیا ہے

اور

اس کے متعلق احتشام الحق ملک بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

جبکہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیھم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ انہیں گناہ گار سمجھنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

(آو حق تلاش کریں ص ۱۳)

آگے لکھتے ہیں:

اس لئے رسول کریم ﷺ کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

(آو حق تلاش کریں ص ۱۴)

بریلوی مجاہد ملت محبوب علی خان قادری برکاتی صاحب نے بھی نبی علیہ السلام کو گناہ گار کہنے والے کو کافر لکھا ہے۔ (نجوم شہابیہ)

اس کتاب میں ۵۵ بریلوی علماء کی تقاریظ ہیں

تو مفتی حسن خان قادری صاحب خود اپنے لوگوں کے فتووں سے کافر ہوگئے۔

اور مجھے بتاو کیا بریلوی مناظر غلام مہر علی چشتیاں کا یہ درج ذیل فتوی حسن رضا خان بریلوی پر نہیں لگے گا

تو (معاذ اللہ) دیوبندیوں کے نزدیک حضور کریم ﷺ بھی قیامت کے دن چوروں کی حمایت کرکے چور بن جائیں گے (العیاذ باللہ)

(دیوبندی مذہب ص ۱۹۸)

کیا حسن رضا خان بریلوی کی گستاخی قابل مواخذہ ہے؟

کیا بریلوی ملاں اپنے بیانات میں اس کا رد کرنے کی جرات کریں گے یا دوغلی پالیسی اختیار کریں گے؟

۳۷) نبی علیہ السلام کو راعی کہنا کفر:

بریلوی مجدد اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں کہ

اور اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(سبحان السبوح ص ۱۱۱ و فتاوی رضویہ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

اب دیکھتے ہیں کہ راعی کسے کہتے ہیں؟

الیاس عطاری امیر دعوت اسلامی صاحب لکھتے ہیں

تو جس لفظ راعی (یعنی چرواہا)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص ۲۰۵
مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

تو پتہ چلا کہ راعی کا معنی چرواہا ہے۔

اب دیکھیے کہ نبی علیہ السلام کو راعی، چرواہا اور بکریاں چرانے والا کہنا بریلوی حضرات کے نزدیک کیسا ہے؟

بریلوی امیر بریلویت الیاس عطاری امیر دعوت اسلامی صاحب لکھتے ہیں کہ

سوال: اگر کوئی شخص سرکار مدینہ ﷺ کو امت کا چرواہا کہے اسکے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب یہ توہین آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ و تجدید ایمان کرے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص ۲۰۴
مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

دعوت اسلامی کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب ایمان کی پہچان کے حاشیہ میں

بریلوی مولوی یوسف عطاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

نبی علیہ السلام کو بکریاں چرانے والا کہنا اگرچہ کفر ہے۔

(ایمان کی پہچان ص ۱۰۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

امیر دعوت اسلامی، مبلغ دعوت اسلامی کے فتووں سے مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان صاحب

(۱) کافر ہیں

(۲) توبہ کرے

(۳) تجدید ایمان کرے

(۴) نبی علیہ السلام کیلئے توہین آمیز الفاظ نقل کر رہا ہے۔

جبکہ احمد سعید کاظمی بریلوی غزالی زماں نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر صحابہ میں سے بھی اس آیت کے نزول کے بعد کوئی راعنا کہ دیتا وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(گستاخ رسول کی سزا قتل ہے)

تو فاضل بریلوی واجب القتل اور کافر کیوں نہیں؟ کیا یہ صحابہ کرام سے زیادہ عظمت رکھتا ہے۔ ہوسکتا ہے بریلوی اس کو انبیاء سے بڑھ کر مانتے ہوں اگر یہ ہی بات ہے تو بتائیں ورنہ پھر اس فاضل بریلوی کو کافر و واجب القتل تو لکھ دیں۔

۳۸) ابلیس کا علم (معاذ اللہ) حضور ﷺ سے زیادہ:

مجدد بریلوی مولوی حضرت احمد رضا خان صاحب ابلیس کا علم بڑھاتے ہوئے نبی علیہ السلام سے بھی بڑھا جاتے ہیں کہ:

ابلیس کا، علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (خالص الاعتقاد ص ۶۰)

بریلوی رہبر شریعت مولوی ابو کلیم صدیق فانی صاحب کے سامنے جب یہ عبارت پیش کی گئی ابلیس کا علم حضور اقدس ﷺ سے وسیع ہے مگر وسیع تر نہیں۔

(آئینہ اہلسنت ص ۴۱۸)

ابو کلیم صدیق فانی صاحب اس اعتراض کو اپنے اوپر سے نہ اٹھا سکے۔ پھر اعتراض تسلیم کر کے اس کا جواب بالکل نہ دیا۔ (آئینہ اہلسنت ص ۴۱۹۔۴۱۸)

اب جب ابو کلیم صدیق فانی بھی اس گستاخی کو تسلیم کر چکے تو ذرا الیاس عطاری

صاحب کا فتویٰ بھی دیکھ لیں:

شیطان لعین کا علم نبی کریم ﷺ کے علم غیب سے زیادہ ماننا خالص کفر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۲۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

تو فاضل بریلوی اپنے عاشق اعلیٰ حضرت الیاس عطاری کے فتوے سے کافر ہوگئے اور دیگر بریلوی اکابر وعلماء کے تقریباً یہی فیصلہ وفتوی ہے کہ جو شیطان کے علم کو آپ ﷺ کے علم شریف سے زیادہ مانے وہ کافر و بے ایمان ہے۔ اگر فاضل بریلوی کی یہ عبارت گستاخانہ نہ تھی تو پھر بتایا جائے۔

اب نئے ایڈیشن میں اس عبارت کو کیوں نکال دیا گیا ہے؟؟

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص ۳۴۵)

۳۹) نبی علیہ السلام کی طرف گناہ کی نسبت کرنا:

(۱) بریلوی جانشین اشرف العلماء صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ارشاد ربانی ہے:

فسبح بحمد ربك و استغفره

ترجمہ: اور تو پاکی بول اپنے رب کی اور گناہ بخشوا اس سے

(گناہ سے مراد خلاف اولیٰ ہے)

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۲۶۴)

مطبوعہ اہلسنت پبلی کیشنز دینہ جہلم

اس کتاب پر بریلوی مناظر مولوی اشرف سیالوی صاحب کی بھی تقریظ ہے۔

(۲) نام نہاد مناظر اشرف سیالوی صاحب نے بھی لیغفر اللہ کی آیت کا ترجمہ کر کے نبی علیہ السلام کی طرف گناہ کی نسبت کی ہے جس کو طوالت کے خوف سے سب حوالے نقل نہیں کر رہے ہاں آپ خود اس کتب کو دیکھ سکتے ہیں۔

(کوثر الخیرات ص ۳۲۴، ۲۸، ۲۸۳، ۲۲۵ مطبوعہ اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم)

(۳) فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان کے والد مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں کہ لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك و ماتأخر

یعنی اے حبیب میرے میں نے جو امور کہ تجھ سے قبل امر نبوت واقع ہوئے اور جو امور کے آئندہ واقع ہوں گے سب معاف کئے

(الکلام الاوضع اردو نام انوار جمال مصطفیٰ ص ۷۰ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

جید بریلوی کرنل انور مدنی صاحب لکھتے ہیں جس کے ساتھ مفتی محمد ساقی اور مفتی عنایت اللہ سانگلہ ھل وغیرہا بریلوی حضرات ہیں:

اللہ تعالیٰ خلاف اولیٰ پر راضی نہیں بلکہ غضب فرماتا ہے

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۳۳)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ سے ترک افضل و خلاف اولیٰ کا صدور ماننے والے حضور ﷺ پر قرآن کے منافی کام کرنے والے اور آپ ﷺ کو معاذ اللہ خداوند کریم کا مغضوب علیہ بنا رہے ہیں۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۳۳)

آگے لکھتے ہیں کہ:

خلاف اولیٰ ومکروہ کام کرنا گناہ ہے (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۳۷)

بریلوی مجاہد ملت محبوب علی خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں کہ؛

نبی علیہ السلام کو گناہ گار کہنے والا کافر ہے (نجوم شہابیہ)

اس کتاب میں ۵۵ بریلوی اکابرین کی تقاریظ ہیں۔

احتشام الحق ملک بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس لئے رسول کریم ﷺ کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

(آو حق تلاش کریں ص ۱۴)

تو اشرف سیالوی، غلام نصیر الدین سیالوی اور نقی علی خان صاحب بریلوی اپنے

ان بریلوی علما کی وجہ سے کافر ہونگے اور ان پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔

جانشین مفتی اعظم ہند، مفتی اعظم ہالینڈ مفتی عبدالواحد قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

تلاوت یا حدیث کے علاوہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی طرف بھی خلاف اولیٰ کی نسبت کرنا کفر ہے۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۳۴)

(۴۰) مسلم لیگ اور قائداعظم:

بریلوی پیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مسٹر محمد علی جناح مذہباً رافضی ہیں۔ (مسلم لیگ کی زریں ص ۰۷)

آگے قائداعظم محمد علی جناح صاحب کو دوزخیوں کا کتا کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اور بھی دوزخیوں کے کتے کو قائداعظم سب سے بڑا پیشوا اور سردار بنانا پسند کریگا۔

(مسلم لیگ کی زریں ص ۰۴)

قائداعظم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

تو ان میں سے کسی کو اپنا قائداعظم سب سے بڑا پیشوا سب سے بڑا ... جس کے کہے پر یہ چلتے ہیں بتانا قرآن عظیم کی کھلی ہوئی مخالفت نہیں تو اور کیا ہے۔

(مسلم لیگ کی زریں ص ۰۳)

یعنی محمد علی جناح صاحب کو قائداعظم کہنا قرآن کی کھلی مخالفت ہے۔

آگے پاکستان بنانے کی مخالفت میں لکھتے ہیں کہ:

یہ تو ہے خود لیگ کے قائداعظم اور ان کے بڑے بڑے پچہ لکھوں کی زبانی لیگ کے بھاری بہ الفخر کارنامہ آزادی کی حقیقت اب کیا کوئی ایمان اور مسلمان ایمان وقرآن کی رو سے یہ کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کی جانی اور مالی قربانیوں سے اللہ اور رسول ﷺ دین وشریعت کا بھی مقصد یہی ہے کہ ملک میں ایسی آزادی اور ایسی حکومت قائم ہو جو نہ مسلم راج ہو نہ ہندو راج اور جس میں مشرکین و کفار بھی غالب نہ سہی تو کم

کم از کم برابر کے حصہ دار تو ضرور ہوں تو جس میں تمام کفار ومشرکین کو بھی اپنے اپنے مذاہب اور طریقوں پر چلنے کی مساوی آزادی رہے۔

(مسلم لیگ کی زریں ص ۰۹)

قائداعظم کے بارے میں آگے لکھتے ہیں کہ:

خود قائداعظم صاحب سے کہیے کہ وہ رافضی فرقہ کے رافضی عقیدے سے توبہ کر کے مذہب حق اہلسنت والجماعت اختیار کرنیکا فوراً پیشتر اعلان کردیں۔

(مسلم لیگ کی زریں ص ۱۳)

بریلوی پیر آگے مسلم لیگ میں لوگوں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اول تو لیگی جماعت کے وہ کثیر تعداد افراد جو پہلے ہی مرتدین و مبتدعین ہیں ان کو سچے پکے مسلمانوں کو وہ جماعت بھی بتانا جسکی اکثریت کے اتباع کا شرعاً حکم ہے سرے سے ہی غلط ہے۔ مرتدین و مبتدعین اگرچہ کتنے ہی کثیر اکثر ہوں ان کے اتباع کا نہیں بلکہ ان سے جدائی اور علیحدگی کا حکم ہے جیسا کہ اوپر سے گذرا دوسرے ... غلط و باطل یہ بھی ہو کہ لیگ کی جتھے بندی اوس ناپاک آزادی اور۔

(مسلم لیگ کی زریں ص ۳۳)

دیکھیے کتنا واضح بیان ہے کہ اس مسلم لیگ میں بریلوی اکثریت نہیں اور کیسے اس آزادی کو ناپاک آزادی کہا جارہا ہے۔

اس کتاب پر ۱۵ جید بریلوی علماء واکابرین کی تصدیقات موجود ہیں

(۱) عبیدالرضا محمد حشمت علی خان رضوی مجددی بریلوی امام المناظرین

(۲) سید عبدالقادر قادری راندیری۔ بریلوی عالم

(۳) عبدالقادر میاں قادری وہوراجوی بریلوی عالم

(۴) احمد میاں سنی حنفی قادری وہوراجوی۔ بریلوی عالم

(۵) محبّ الرضا محمد محبوب علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی بریلوی

... اکابر

(۶) سید شاہ محمد ن المدعو ابو عبد الولی الحسنی لکھنوی بریلوی مولوی

(۷) غلام جیلانی قادری برکاتی قاسمی بریلوی عالم

(۸) حکیم آل المصطفی قادری بریلوی عالم

(۹) ابوسراج عبدالحق رضوی تلمیذ مولوی محمد وصی احمد محدث سورتی بریلوی عالم

(۱۰) ابوالمساکین محمد ضیاء الدین بریلوی عالم

(۱۱) محمد جسیم قادری بریلوی عالم

(۱۲) عبدالمجید سنی حنفی چشتی قادری اشرفی دہلوی بریلوی عالم

(۱۳) محمد امانت رسول القادری النوری بریلوی عالم

(۱۴) محمد امین قادری چشتی بریلوی عالم

(۱۵) قاضی سید چراغ دین احمد القادری البرکاتی القاسمی الجیلانی بریلوی عالم

مولوی محمد حشمت علی خان قادری کو بریلوی علماء ''شیر اہلسنت'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ (رضائے مصطفی دسمبر ۲۰۰۹)

اسکے علاوہ بریلوی مولوی حشمت علی خان کی الصوارم الہندیہ کتاب کی بہت تشہیر کرتے ہیں۔اور محبوب علی خان قادری برکاتی کو ارشد القادری جید بریلوی عالم مان کر غازی ملت مفتی کا خطاب دیتا ہے۔یہی حدائق بخشش حصہ سوم کا مرتب ہے۔

(زیروزبر ص ۲۸۲)

نجوم شہابیہ نامی کتاب کا مصنف بھی یہی ہے۔

اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی کی مولوی احمد رضا خان کی کتاب الطاری الداری پر تائید وتوثیق موجود ہے۔ (الطاری الداری ص ۵۶ حصہ اول)

جید بریلوی صابر حسین شاہ بخاری صاحب

اولاد رسول محمد میاں برکاتی مارہری کو اپنا جید بریلوی پیر تسلیم کر کے اسکے رسالے کا اشتہار اپنی کتاب میں دیتا ہے۔ (قائداعظم کا مسلک ص ۳۹۹)

(۲) فاضل مرکزی حزب الاحناف ہند لاہور، جید بریلوی مولوی حشمت علی

خان کے داماد مولوی ابوالطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی قاسمی دانا پوری صاحب مسلم لیگ کے خلاف لکھتے ہیں:

پھر انہیں دین فروشوں سے چند دنیا پرستوں نے ایک جماعت بنائی جسکا نام مسلم لیگ بغلط مسمی بہ مسلم لیگ ہے اسکا قائد ولیڈر محمد علی جاح ہے۔

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۴ مطبع سلطانی بمبئی)

آگے لکھتے ہیں کہ:

ہمارے زمانے کی نام نہاد مسلم لیگ بھی اسی دہریت والحاد کی تعلیم دے رہی ہے۔

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۱۰ مطبع سلطانی بمبئی)

ایک جگہ محمد علی جناح صاحب کو کافر کہتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ:

کبیر النجدیہ کی اس اصل کفری کو لیکر لیگ کا قائداعظم قائد ملت مسٹر جینا اور اس نے کہا کہ میری سمجھ میں آیت کریمہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے معنی یہ ہیں کہ ہر کس و ناکس ہر شخص خلیفۃ اللہ ہے اور خلیفۃ اللہ ہونے کے سبب اس پر فرض ہے کہ ہر کافر و مسلم ہر اہل مذہب ولامذہب کے ساتھ محبت و رواداری رکھے۔

اور جب کہا گیا کہ او مرتد نانوتوی! بے ایمان چکڑالوی! او بے دین نیچری، او بد دین گاندھوی و لا مذہب احراری، اکفر الناس خاکساری اور گمراہ لیگی (مراد محمد علی جناح ہے) تم سب تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین وحضرات مفسرین و آئمہ دین و اجماع مسلمین کے بتائے ہوئے معانی ضروریہ دینیہ کے خلاف اپنے جی سے جدید معانی کفریہ گڑھ کر اسلام سے خارج ہو گئے۔

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۱۸ مطبع سلطانی بمبئی)

لیڈروں کے خلاف جن میں محمد علی جناح صاحب بھی شامل ہے لکھتے ہیں کہ:

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جب ان تمام لیڈران قوم (قائداعظم محمد علی جناح بھی) کا مطمع نظر معاذ اللہ اسلام کی بیخ کنی قرآن پاک کے ساتھ دشمنی اور الحاد و دہریت کی طرف گامزنی ہے تو یہ اپنے کفر والحاد پہ اسلام کا پردہ کیوں ڈالتے

ہیں۔ (قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۱۹ مطبع سلطانی بمبئی)

کہیں یوں لکھتے ہیں کہ:

پیٹ کے کتے لیڈران حضرات۔

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۴ مطبع سلطانی بمبئی)

جہنم کے کتے لیڈران۔

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۲ مطبع سلطانی بمبئی)

ان بے ایمان لیڈروں کے ناپاک دلوں میں

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۲ مطبع سلطانی بمبئی)

مفت خور لیڈروں کی گردنوں پر

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۳ مطبع سلطانی بمبئی)

ان بدنصیب لیڈروں نے

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۳ مطبع سلطانی بمبئی)

ان لٹیرے لیڈروں نے

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۶ مطبع سلطانی بمبئی)

مکروہ غلامانہ ذہنیت رکھنے والے نانہجار لیڈر

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۶ مطبع سلطانی بمبئی)

ان حرام خور لیڈروں کا جہنم بھرے

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۷ مطبع سلطانی بمبئی)

مسلم لیگ کو ناپاک کمیٹی کہا ہے

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۲۸ مطبع سلطانی بمبئی)

ملعونین لیڈر

(قہر القادر علی کفر اللیاڈر ص ۳۳ مطبع سلطانی بمبئی)

(۳) بریلوی رئیس التحریر مولوی محمد حسن بھی رضوی میلسی بریلوی اس بات کا

اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہمارے بریلوی علما نے لیگ کے خلاف فتوے دیے تھے۔

بعض علمائے اہلسنت نے تو اس وقت کے حالات کے تحت صرف لیگ کے خلاف فتوی دیئے۔ (قہر خداوندی ص ۵۵ مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ رضویہ کراچی)

حسن علی رضوی میلسی بریلوی لکھتا ہے کہ:

علامہ مولانا ابوالبرکات سعید احمد صاحب اور شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خان کے فتاوی تو آپ کو نظر آ گئے (جو انہوں نے مسلم لیگ کے خلاف اور [illegible] کے کفر پر دیئے)

(قہر خداوندی ص ۵۶ مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ رضویہ کراچی)

ایک جگہ یوں لکھتا ہے کہ:

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خان اور آپ کی تائید و حمایت فرمانے والے علماء و مشائخ جن میں حضرت بابرکت تاج العرفاء سیدنا سید محمد میاں صاحب قادری برکاتی سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ بھی شامل تھے سیاست سے کنارہ کش رہے اور لیگی و کانگریسی لیڈرون کو بے نقاب فرماتے رہے (لیگی لیڈروں میں محمد علی جناح صاحب سرفہرست تھے)

(فیصلہ کن مناظرے ص ۱۳۳ مطبوعہ فیضان مدینہ پبلی کیشنز کاموںکے)

(۴) بریلوی شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خان (جس کو بریلوی آج کل امام المناظرین بھی کہہ رہے ہیں) وہ لکھتے ہیں کہ:

لیگی لیڈران سچے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتے تو وہ ظفر علی خان، نواب اسماعیل خان، سرسکندر حیات خان، مسٹر افضل الحق، مولوی عبدالحامد، مولوی [illegible] الدین، عبدالولی صاحبان وغیرھم ذمہ داران لیگیوں سے ہمیں انکی تحریر لے دیں کہ لیگی لیڈران مسٹر جناح کو ایک کافر بیرسٹر سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے۔

(احکام نوریہ شرعیہ بہ مسلم لیگ ص ۲۹)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

ان لیگی صاحبوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس قسم کے خیالات لیگ کی شرعی خرابیوں پر اسکو مطلع کرنے سے باز رہنے کیلئے شرعاً وجہ موجہ نہیں۔

(احکام نوریہ شرعیہ بہ مسلم لیگ ص ۳۱)

اس کتاب کی تصدیق دو بریلوی گدی نشینوں نے کی ہیں:

(۱) مفتی سید شاہ اولادرسول محمد میاں قادری برکاتی مارہری

(۲) حکیم سید شاہ آل مصطفیٰ قادری مارہری

حسن علی رضوی بریلوی میلسی نے حشمت علی خان کا اس نظریے پر دفاع کیا ہے انکار نہیں۔ (قہر خداوندی)

(۵) بریلوی جید اور ممتاز رہنما مولوی دیدار علی شاہ صاحب کے صاحبزادے اور بریلوی مصنف مولوی محمود احمد صاحب رضوی ناظم حزب الاحناف لاہور کے والد محترم مولوی ابوالبرکات سید احمد صاحب کے چند فتوے مسلم لیگ اور قائد اعظم کے متعلق پڑھ لیں:

۱۔ لیگ میں مرتدین منکرین ضروریات دین شامل ہیں اسلئے اھلسنت والجماعت کا ان سے اتفاق واتحاد نہیں ہوسکتا۔

۲۔ لیگ کے لیڈروں کو راہنما سمجھنا یا ان پر اعتبار کرنا منافقین ومرتدین کو راہنما بنانا اوران پر اعتبار کرنا ہے۔

۳۔ لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا۔ اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت وتبلیغ کرنا منافقین ومرتدین کی جماعت کو فروغ دینا اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

۴۔ وہ لوگ جو ساڑھے تیرہ سو برس والے اصلی سچے مذہب اھلسنت پر قائم ہیں وہ اس مسلم لیگ کی شرکت وممبری کو کیونکر روا رکھ سکتے ہیں۔

۵۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اھل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد

ہو گیا۔ اسکی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے کلی مقاطعہ کریں یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔

(الجوابات السنیہ علی زھاء السوالات اللیگیہ)

یہ کتاب اولادرسول محمد میاں قادری برکاتی مارہری نے کی تحریر کی ہے۔ اس میں حشمت علی خان اور ابوالبرکات صاحب کے بھی فتوے شامل ہیں۔ اس کتاب کے ٹائٹل پر یہ الفاظ درج ہیں کہ:

مسلم لیگ لیگ کی کفرنوازیوں اور کانگریس کی ستم شعاریوں سے بچانے والا

(۶) مفتی محبوب علی خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

لیگ اور کانگریس کا فتنہ:

لیگ اور کانگریس کی سرگرمیوں کے دوران حضرت شیر بیشہ بریلویت لیگ اور کانگریس دونوں سے الگ رہے بلکہ دونوں پر احکام شرعیہ تحریراً وتقریراً فرماتے رہے۔ اس دور میں ایک زمانہ حضرت کا مخالف ہوگیا مگر آپ نے اپنی حق پسندی اور حق گوئی کو نہ چھوڑا۔ (سوانح شیر بیشہ بریلویت ص ۱۵۴)

(۷) داماد بریلوی مناظر اعظم حشمت علی خان مولوی ابوالطاہر محمد طیب قادری دانا پوری فاضل حزب الاحناف لاہور صاحب اپنی مشہور ومعروف کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

یہی چاروں مقاصد لیگیہ مشتمل ہر محرمات و خباثات و شناعات بلکہ منجر باشد ضلالات وکفریات ہیں۔ (تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنہ ص ۱۱۲)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

لیگ کے اکثر لیڈران عام طور پر علی الاعلان کفریات بکتے پھرتے ہیں اور ضروریات دینیہ کا انکار کرتے ہیں انہیں کوئی باک نہیں

(تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنہ ص ۱۱۸)

آگے ایک جگہ قائداعظم محمد علی جناح کو رافضی اور کافر کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

بحکم شریعت مسٹر جینا کے کافر مرتد ہونے کیلئے اس کا اثنا عشری رافضی ہونا ہے بس ہے۔ (تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنہ ص ۱۱۹)

آگے یوں لکھتے ہیں کہ:

بحکم شریعت مسٹر جینا اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ (تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنہ ص ۱۱۹)

اس کتاب پر جید بریلوی مولویوں کی تصدیقات ہیں۔

۱۔ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی مارہری

۲۔ حکیم سید شاہ آل مصطفیٰ قادری مارہری

۳۔ مفتی ضیاء الدین پیلی بھیتی

۴۔ حشمت علی خان قادری

اور اراکین جماعت اھلسنت پیلی بھیت کی تصدیقات بھی ہیں۔

(۸) بریلوی حامی سنت عزیز طریف سیٹھ عثمان عبداللہ صاحب مسلم لیگ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

مسلم لیگ مسلمانان اھلسنت کے دین و ایمان کیلئے جس قدر تباہ کن و بیخکن ثابت ہورہی ہے کسی سنی مسلمان پر مخفی نہیں اس کے چاروں مقاصد اساسیہ مشتمل برمحرمات وضلالات و بطلالات بلکہ مخبر بکفریات ہیں

(فتاوی حامدیہ ص ۴۲۴)

آگے لکھتے ہیں کہ:

ہر ایک سنی مسلمان پر روشن ہے کہ مسلم لیگ اس وقت سنی مسلمانوں کے دین و مذہب کی کانگریس سے بھی زیادہ دشمن ہے۔

(فتاوی حامدیہ ص ۴۲۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

سنی علماء پر فرض ہے کہ وہ کانگریس کے ساتھ ساتھ اس لیگ خبیث کا بھی

واشگاف طور پر رد فرمائیں اور سنی مسلمانوں کو لیگ کے فتنہ عظمی سے بچائیں۔

(فتاوی حامدیہ ص ۴۲۵)

مفتی حامد رضا خان قادری بریلوی حجۃ الاسلام اس آدمی کو برخوردار سعادت آثار حامی سنت عزیز طریقت لکھتے ہیں اور اس تحریر کو مسرت نامہ کہ کر اسکی تحریر کی تائید و توثیق کرتے ہیں۔ (فتاوی حامدیہ ص ۴۲۶)

یہی عثمان عبداللہ رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہاں یہ خبر ملی ہے کہ سرکار والا (حامد رضا) تیارُ خاک بدہن بدمذہباں مسلم لیگ پر رد فرمانے سے سکوت فرماتے ہیں بلکہ جو لوگ مسلم لیگ پر رد کر رہے ہیں حضور والا ان پر ناراض ہیں بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ حضور والا شرکت مسلم لیگ کو بوجہ ضرورت کے ماتحت لاکر معاذ اللہ سنی مسلمانوں کو اسکی رخصت شرعیہ دیتے ہیں۔ ہم خدام بارگہ رضوی کو بالخصوص مجھ سگ آستانہ رضویہ کو ظن غالب ہے اور جس مسند پاک پر سرکار جلوہ گر ہیں اسکو دیکھتے ہوئے یقین کامل ہے کہ یقیناً یہ خبر جھوٹی ہونگی

(فتاوی حامدیہ ص ۴۲۵)

اس کے جواب میں مفتی حامد رضا خان قادری بریلوی لکھتے ہیں کہ:

میرے اوپر جو افترائٔت واتہامات اٹھائے جارہے ہیں انکی نسبت صرف اتنا کہ دینا کافی ہے کہ الی اللہ المشتکی یعنی اللہ ہی کی طرف شکوہ ہے۔ مفتریوں کو یہ ارشاد قرآنی کافی ہے۔

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ

یعنی جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے

(کنز الایمان)

میرے احباب کو ضرور ان افترائٔت سے روحانی صدمہ وقلبی اذیت پہنچی ہوگی۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

ان باتوں سے جو آپ نے مجھ کو لکھیں مجھے سخت اذیت اور روحانی صدمہ پہنچا

(فتاوی حامدیہ ص ۴۲۷)

آگے مولوی حشمت علی خان قادری کے سات متفق ہوتے لکھتے ہیں کہ:

عزیزی مولوی حشمت علی خان صاحب اس کے شاہد ہیں عزیزم پھر مجھ پہ یہ افتراء کہ میں بدمذہبوں کے ساتھ میل جول، اتحاد و ارتباط روا رکھتا ہوں، کہاں تک قابل یقین ہوسکتا ہے؟ میں ہرگز ہرگز مسلم لیگ میں شریک نہیں ہوا تھا۔

واللہ علی ما اقول وکیل

بلا شبہ بحالت موجودہ لیگ قابل اصلاح ہے، اس میں بہت سی شرعی خامیاں ہیں میں نے ہرگز آج تک کسی سے اسکی شرکت کو نہ کہا۔ وکفی باللہ شہیدا۔

(فتاوی حامدیہ ص ۴۳۰)

ایک جگہ مسلم لیگ کے خلاف یوں لکھتے ہیں کہ:

میں لیگ کو بحالت موجودہ کہ اس کے اندر شرعی مفاسد ہیں اور بہت سے گمراہ بدمذہب بددین شریک ہیں، نظر استحسان سے نہیں دیکھتا اور اس بنا پر میں نے آج تک کسی کو اس کی شرکت کی اجازت نہیں دی۔

(فتاوی حامدیہ ص ۴۲۱)

آگے مسلم لیگ کے متعلق بریلوی نظریہ پر فیصلہ کن تحریر لکھتے ہیں کہ:

جو مجھے اور دارالعلوم منظر الاسلام اور جماعت رضائے مصطفیٰ کو لیگی کہے وہ مفتری کذاب ہے کسی تحریر وتقریر سے وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکے گا۔

(فتاوی حامدیہ ص ۴۴۲۔۴۴۶)

ایک جگہ یوں اپنے فتوی سے لکھتے ہیں کہ:

بلاشبہ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کانگریس کا طفل نوزائیدہ ہے۔

(فتاوی حامدیہ ص ۴۲۷)

(۹) بریلوی مفتی اعظم ہند مفتی مصطفےٰ رضا خان قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

مگر جب کہ وہ (مسلم لیگ) ایک ایسی جماعت ہے جو غیر سنی ہی نہیں

ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو نام اسلام ہی رکھتے ہیں تو اسکی رکنیت وشرکت کی تو شرعاً اجازت نہیں ہوسکتی۔ (فتاوی مصطفویہ ص ۵۰۰)

(۱۰) بریلوی صدر شعبہ علوم اسلامیہ ہمدرد یونیورسٹی دہلی ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

شدھی تحریک علاوہ تقسیم ہند کے موقع سے بھی حضور مفتی اعظم ہند اور حضور شیر اہلسنت کے افکار ونظریات میں اچھی طرح ہم آہنگی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(جہان مفتی اعظم ہند ص ۱۰۳۱)

یعنی بریلوی مفتی اعظم ہند مولوی حشمت علی خان قادری کے نظریہ سے متفق تھے آگے لکھتے ہیں کہ:

علمائے اہلسنت میں جو لوگ مسلم لیگ کے اصولوں کے مخالف تھے ان میں حضور شیر بیشہ اہلسنت (حشمت علی خان) کا نام سرفہرست ہے۔

(جہان مفتی اعظم ہند ص ۱۰۳۱)

آگے جو بریلوی علماء اور بریلوی شیر بیشہ اہل بدعت حشمت علی خان صاحب مسلم لیگ کے خلاف تھے ان کا نظریہ تھا کہ:

مسلم لیگ میں ہر فرقہ کے لوگ شامل تھے بلکہ اقتدار اعلیٰ بالکلیہ گمراہ فرقوں کے ہاتھ میں تھا۔ لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح خود پیدائشی خوجہ رافضی تھے نہ یہ کہ اسلام کے اصول جانتے تھے نہ فروع کو حتی کہ اردو بھی نہیں جانتے تھے۔

(جہان مفتی اعظم ہند ص ۱۰۳۱)

آگے لکھتے ہیں کہ:

۴۔ لیگی مسٹر جناح سے اتنے مرعوب تھے کہ انکی بڑی سے بڑی غلطی پر بھی ٹوکنے کی ہمت نہیں تھی۔

۵۔ جلسوں اخباروں میں مسٹر جناح کو سیاست کا اور قانون کا پروردگار کہا گیا۔ مگر کسی میں ہمت نہیں ہوئی کہ اس کے کہنے والے کو ٹوک سکے۔

۶۔ مسٹر جناح نے اعلانیہ یہ کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ جلسوں میں عورتوں کی شرکت سے عوام کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے اس لئے ہم کو چاہئے کہ عورتوں کو بھی اپنے دوش بدوش جلسوں میں شریک کریں۔

۷۔ مسٹر جناح نے پاکستان کے بارے میں صاف اعلان کردیا کہ لا مذہبی جمہوری حکومت ہوگی۔

۸۔ جو مسلمان ہندو اکثریت کے صوبوں میں رہ جائیں گے ان کیلئے جو خطرات تھے وہ اس وقت بھی سب کو معلوم تھے مگر ان کے حل کیلئے مسلم لیگ نے کچھ نہیں سوچا جس کو یوں کہا جاسکتا ہے کہ انہیں صرف اپنے جان ومال اور اپنے اقتدار کی دھن تھی اور کروڑوں مسلمانوں کی انہیں کوئی فکر نہیں تھی۔

یہی وہ بنیادیں تھیں جن کی بنا پر حضرت شیر بیشہ اہلسنت اور مارہرہ مطہرہ کے سجادہ نشین تاج العلماء مولانا شاہ محمد میاں صاحب نے مسلم لیگ کی مخالفت کی۔

(جہان مفتی اعظم ہند ص۱۰۳۲)

آگے لکھتے ہیں کہ:

مسلم لیگ جس غلط راستے پر جارہی ہے۔

(جہان مفتی اعظم ہند ص۱۰۳۲)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اور عام مسلمانوں کو مسلم لیگ کے رحم وکرم پر نہ چھوڑیں۔

اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

ستر باادب سوالات دینیہ اور دوسرے رسائل ہیں (مثلاً احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ، مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ، قہر القادر علی الکفار اللیاڈر، الجوابات السنیہ علی زہاء السوالات اللیگیہ وغیرہم رسائل رضویہ)

بریلوی مفتی اعظم ہند مسلم لیگ کے متعلق اپنا موقف واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

لیگ بدمذہبوں اور بددینوں پر مشتمل ایک جماعت ہے جس میں اہل سنت برخلاف حکم شرع داخل ہوگئے ہیں اور آزآں جا کہ اس کے کرتا دھرتا لوگوں میں بددین ہیں وہ بدمذہبوں کی ہی ایک کھچڑی ہے یہ اس ندوے کی طرح ہے جس کا فتنہ تقریباً پچاس سال پہلے سے رونما ہے جس کے رد میں علمائے اہل سنت خصوصاً امام اہل سنت مجدد دین وملت نے بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں اور ملک بھر میں شائع کیں برس ہا برس تو جس کا تحریری وتقریری رد فرمایا گیا اور مسلمانوں کو اس سے بچایا گیا۔ ہرگز ہرگز اسکی رکنیت اس کی امداد واعانت اور اس کے جلسوں میں شرکت نہ کی جائے مجھ پر یہ افترا وبہتان ہے کہ میں نے کبھی زبانی یا تحریری فتوی اس کی امداد واعانت کے جواز کا دیا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

(جہان مفتی اعظم ہند ص۱۰۳۲)

اس کتاب کے مرتب کرنے والے درج ذیل جید اور مستند بریلوی علماء ہیں۔

(۱) علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی بریلوی

(۲) علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی بریلوی

(۳) علامہ مقبول احمد سالک مصباحی

اور کتاب درج ذیل بریلوی حضرات کی فرمائش پر مرتب کی گئی

(۱) حاجی محمد سعید نوری بریلوی

(۲) حاجی محمد عیسی بابا نوری

(۳) حاجی عبدالغفار رضوی بابو بھائی

اس کتاب کے محرک جید بریلوی مولوی

محمد منشا تابش قصوری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ہیں۔

(۱۰) ۱۹۴۲ء ہی میں وزیراعظم پنجاب سرسکندر حیات خان (ف ۱۹۴۲ء) نے خواجہ صاحب (قمرالدین سیالوی) کو خط لکھا کہ آپ مسلم لیگ کی مدد نہ کریں کیونکہ اس کے لیڈر مسٹر جناح شیعہ ہیں۔

خواجہ صاحب نے جواباً لکھا کہ آپ کے لیڈر سر چھوٹو رام کہاں کے اہل سنت و جماعت ہیں۔ اس پر سر سکندر لاجواب ہو گیا۔

(تحریک پاکستان اور مشائخ عظام ۲۸۱/۲۸۰)

اس تحریر کا اس کے سوا کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ

اگر قائداعظم شیعہ ہے تو چھوٹو رام کونسے سنی ہیں۔

(۱۱) بانی بریلویت مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی سے مسلم لیگ اور قائداعظم کے متعلق سوال کیا گیا جس کی اہم شقیں درج ذیل ہیں کہ:

۱۔ اسی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ جلسہ میں جو ۳۰ دسمبر ۱۹۰۳ء میں بمقام ڈھاکہ ہوا تھا اسی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ممبرون لے پیر نیچر سر سید احمد خان علی گڑھ کے رفیق اور مشہور نیچری لیڈر نواب وقار الملک کے زیر صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کو قائم کیا۔

۲۔ ۱۹۱۵ تک انگریزوں کی وفادارانہ غلامی کرتی رہی

۳۔ ۱۹۱۶ سے ۱۹۲۱ تک ہندووں کی جانثار کنیز بے دام بنی رہی

۴۔ ۱۹۱۷ کے سالانہ اجلاس مسلم لیگ میں مشہور گاندھی لیڈر محمد علی آنجہانی اسکے صدر ہوئے مگر جب وہ بوجہ ممانعت گورنمنٹ شریک نہ ہو سکے تو کرسی صدارت پر انکا فوٹو آویزاں کر دیا گا اور اب اسکے مستقبل قائداعظم مسٹر محمد علی جناح ہیں جو مذہبا اثنا عشری خوجہ یعنی رافضی ہیں۔ جنکو مسلم لیگ قائد ملت اسلامیہ یعنی دین اسلام کا پیشوا مانتی ہے۔

۵۔ مسلمانان اہل سنت آج سے چوبیس برس پیشتر کے شائع شدہ اس مبارک فتوے کو اب دوبارہ پھر بہ نگاہ انصاف و ایمان دیکھیں اور اس مسلم لیگ کے متعلق خدا و رسول جل جلالہ ﷺ کے احکام معلوم کریں۔

(الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ ص ۳)

اب مسلم لیگ میں شریک اور قائداعظم کے کفر کے اثبات پر احمد رضا خان کا

فتویٰ پڑھیے کہ:

ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے۔ (الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ ص ۳)

اس کتاب پر

۱۔ حامد رضا خان قادری

۲۔ ابوالبرکات محی الدین جیلانی مصطفےٰ رضا خان قادری

۳۔ محمد امجد علی اعظمی

۴۔ محمد ظہور الحسین الفاروقی

۵۔ محمد رضا خان قادری

۶۔ رحم الٰہی

۷۔ عبدالرشید مظفر پوری

۸۔ محمد نعیم الدین مراد آبادی

۹۔ عزیز الحسن القادری الرضوی

۱۰۔ محمد حسنین رضا خان قادری

جیسے بریلوی علماء کو ملا کر تقریباً ۸۰ علماء کی تصدیقات ساتھ ہیں۔

بریلوی مسلک کا بانی جب مسلم لیگ میں شرکت کو حرام کہتا ہو اور قائداعظم رافضی تسلیم کرتا ہو۔ تو باقی بریلوی علماء کا نظریہ بھی یہی ہونا چاہیے۔

گیارھویں شریف کے حوالے سے ہم نے گیارہ حوالے بریلویوں کے گھر سے نقل کیے ہیں۔ اب ہم آپ کو تصویر کا دوسرا رخ دکھاتے ہوئے ایسی تحریرات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

(۱) محمد رفیق شیخ حنفی قادری بریلوی بزم رضویہ لکھتے ہیں کہ:

میری گزارش ہے کہ معترضین حضرات محمد علی جناح کو عارف، مجدد، محقق، محدث نہیں مانتے تو نہ مانیں۔۔۔ انہیں غوث، قطب، مفسر، محقق نہیں مانتے تو نہ

مانیں۔۔۔ لیکن کم از کم انہیں ایک صحیح العقیدہ مسلمان تو تسلیم کرلیں۔۔۔۔ انہیں مسلمانوں کا مخلص سیاسی قائد تو جان لیں۔۔۔ انہیں ملت اسلامیہ کا ایک سچا محسن تو سمجھیں۔ (قائداعظم کا مسلک ص ۱۰۵)

چلیں فرض کیا کہ ریاست میسور کی مسلم کانفرنس کے پانچویں اجلاس منعقدہ ۲۰ ۲۱ اپریل ۱۹۴۷ میں مولانا عبدالحامد بدایونی کے یہ الفاظ بھی مبالغہ آمیز تھے کہ:

دیگر بلاد اسلامیہ کے اکابر کا نظریہ بھی یہی ہے کہ وہ سب کے سب کہہ رہیں کہ مسٹر جناح اسلام کے قائداعظم ہوں گے۔

(قائداعظم کا مسلک ص ۱۰۶)

آگے لکھتے ہیں کہ:

چلیں یہ بھی سمجھ لیا کہ مولانا فریدالدین چشتی حنفی (مرید پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ) کا یہ بیان بھی شعلہ بیانی پہ مبنی تھا کہ:

قائداعظم ایک مسلمان ہے اور اسلام کا نمائندہ ہے

(قائداعظم کا مسلک ص ۱۰۵)

جو قائداعظم کو مسلمان نہیں سمجھتے ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

اگر وہ محمد علی جناح کو قائداعظم نہیں مانتے تو کم از کم ایک صحیح العقیدہ مسلمان ہی سمجھ کر خاموشی اختیار کرلیں۔۔۔ قائداعظم کے خلاف ہرزہ سرائی تو کریں۔۔۔ان پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش تو نہ کریں۔۔۔ چاند پہ تھوکنے کی حماقت تو نہ کریں۔۔۔ (قائداعظم کا مسلک ص ۱۰۸)

(۲) محمد امین علی نقوی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔

(قائداعظم کا مسلک ص ۱۱۷)

(۳) گل محمد فیضی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضرت قائداعظم علیہ الرحمتہ کی کردار کشی کرتے ہوئے ان کے بارے میں مسلسل پراپیگنڈہ کیا گیا کہ وہ تو اسلامی تعلیمات سے ناآشنا ایک مغرب زدہ شخص ہے۔ جسے دین اسلام کا کوئی علم نہیں۔ (قائداعظم کا مسلک ص ۵۳)

(۴) مولوی محمد منشا تابش قصوری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور صاحب لکھتے ہیں کہ:

کسی کو انکار کی مجال نہیں ہوگی کہ حضرت قائداعظم علیہ الرحمتہ ایک سچے پکے صحیح العقیدہ انسان اور مسلمان تھے۔ (قائداعظم کا مسلک ص ۴۹۔۴۸)

(۵) بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

قائداعظم صحیح اسلامی سوچ رکھنے والے راہنما تھے۔

(قائداعظم کا مسلک ص ۴۵)

(۶) ایک سید امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ حنفی نقشبندی نے قائداعظم کو بار بار ولی اللہ کہہ کر قائد کی عزت وعظمت ظاہر فرمائی۔ (قائداعظم کا مسلک ص ۱۰۸)

حضرت مولانا مولوی اللہ ودھایا صاحب منیجر اسلامیہ اسکول سیالکوٹ کا بیان ہے کہ اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان معرض وجود میں آنے سے ڈیڑھ سال قبل شہر بنارس میں ایک تاریخی سنی کانفرنس اعلیٰ حضرت امیر ملت رضی اللہ عنہ کی صدارت میں منعقد ہوئی جہاں تخمیناً ایک سوعلماء کی مجلس میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ڈنکے کی چوٹ پر فرمادیا کہ: محمد علی جناح (رحمتہ اللہ علیہ) ایک ولی اللہ ہیں۔

(کرامات امیر الملت ص ۵۹)

اس تحریر کا عنوان یوں تھا کہ:

کرامت نمبر ۲۰: قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ولی اللہ ہونے کا علم غیب۔

(کرامات امیر الملت ص ۵۹)

پیر جماعت علی شاہ صاحب بریلوی امیر ملت ایک جگہ یوں کہتے ہیں کہ:

جناح کو کوئی کافر کہتا ہے کوئی مرتد بتاتا ہے، کوئی ملعون ٹھہراتا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ولی اللہ ہے۔ آپ لوگ اپنی رائے سے کہتے ہیں لیکن میں قرآن و

حدیث کی رو سے کہتا ہوں۔ (تحریک پاکستان اور مشائخ عظام ص ۸۰)

پیر جماعت علی شاہ صاحب کہتے ہیں کہ:

جو مسلم لیگ میں شامل نہ ہو اور مرجائے تو ان کے مرید ایسے شخص کا جنازہ بھی نہ پڑھیں۔ (تحریک پاکستان اور مشائخ عظام ص ۷۶)

ایک جگہ یوں کہتے ہیں کہ:

میں فتوی دے چکا ہوں کہ جو مسلمان، مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیں اس کا جنازہ نہ پڑھو اور مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کرو۔ فقیر اپنے فتوے کا دوبارہ اعلان کرتا ہے کہ جو مسلم لیگ کا مخالف ہے خواہ کوئی ہو اگر وہ مرجائے تو اسکا جنازہ نہ پڑھا جائے نہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جاوے۔

(تحریک پاکستان اور مشائخ عظام ص ۷۷)

ایک جگہ یوں کہتے ہیں کہ:

مسلم لیگ بڑی جماعت اہل اسلام ہے اور اس سے الگ رہنے والے اسلام دشمن ہیں۔ (تحریک پاکستان اور مشائخ عظام ص ۷۸)

سیرت امیر ملت میں لکھا ہے کہ:

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اشتہارات چھپوانے اور ایک فتوی اخبارات میں شائع کیا کہ جو شخص مسلم لیگ کو ووٹ نہ دے اس کا جنازہ مت پڑھو اور اسے اپنے قبرستان میں مت دفن ہونے دو۔ (سیرت امیر ملت ص ۴۸۶۔۴۸۵)

ایک جگہ یوں لکھا ہے کہ

اور سفر و حضر میں تلقین فرمانے لگے کہ سب مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہونا واجب ہے۔ (سیرت امیر ملت ص ۴۷۷)

کیوں جی ارشد القادری اور دوسرے علمائے دیوبند کا تضاد دکھانے والے بریلوی کیا یہ سارے فتوے تمہارے جید بریلوی علماء اور مناظر اعظم حشمت علی خان پر لگے کہ نہیں؟؟

مصطفیٰ رضا خان، حامد رضا خان، حشمت علی خان، طیب دانا پوری، میاں قادری برکاتی وغیرہ، بریلوی علماء اور ان کے مریدین اور معتقد مسلم لیگ میں شامل نہ ہو کر واجب کو ترک کرنے کے جرم میں گرفتار ہوئے یا نہیں؟

قائداعظم کو مسلمان کہہ کر حشمت علی گروپ کی رو سے رافضی کہنے والے بریلوی دائرہ اسلام سے خارج ہوئے یا نہیں؟

اور قائداعظم مسلمان کو رافضی کہہ کر آج کے بریلوی علماء کی رو سے مصطفیٰ رضا خان اور حشمت علی گروپ اور بریلوی علماء دائرہ اسلام سے خارج ہوئے یا نہیں؟

مصطفیٰ رضا خان، حامد رضا خان، حشمت علی خان، اولاد رسول میاں قادری برکاتی وغیرہ، بریلوی علماء اس لائق بن چکے تھے کہ بریلوی ان کا جنازہ نہ پڑھ سکتے تھے نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرسکتے تھے۔

اب کیا اس فتوے پر بریلوی نے عمل کیا یا دوغلی پالیسی اختیار کی۔

مصطفیٰ رضا خان، حامد رضا خان، حشمت علی خان گروپ تو مسلم لیگ کی مخالفت کر کے اسلام کے دشمن بن گئے؟

کیا بریلوی حضرات نے آج تک ان کو اسلام دشمن مانا؟

یا

دوہری پالیسی اختیار کیے رکھی؟

قائداعظم کو رافضی کہنے والے احمق بنے کے نہیں؟

جن میں تمہارا حامد رضا خان اور اس کا بھائی مصطفیٰ رضا خان بھی شامل ہے۔

حشمت علی خان بھی احمق بنا

حامد رضا بھی احمق بنا

مصطفیٰ رضا خان بھی احمق بنا

اولاد رسول میاں برکاتی بھی احمق بنا

طیب دانا پوری بھی احمق بنا

یہ بریلوی ہیں یا احمق؟

حسن علی رضوی میلسی بھی ان سب فتووں کا حقدار بن رہا ہے۔

ایک حوالہ اور پڑھ لیں کہ:

(۷) بریلوی فقیہ العصر مولوی یار محمد بندیالوی صاحب کہتے ہیں کہ:

مسلم لیگ مسلمانوں کی جماعت ہے اس لئے اس سے کٹنا اسلام سے کٹنا ہے۔

(عظمتوں کے پاسباں ص ۳۶۸)

(۸) بریلوی حکیم محمد سعید (ساہیوال) صاحب لکھتے ہیں کہ:

ان کا فرمان تھا کہ جو شخص مسلم لیگ کو کامیاب نہیں بنائے گا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں وہ شخص خود کو آستانہ عالیہ شرق پور شریف سے وابستہ نہ سمجھے، اس طرح کا آستانہ عالیہ علی پور شریف سے بھی فرمان جاری ہوا۔

(۱۳واں عرس شفیع اوکاڑوی ص ۱۴)

تقدیم کے عنوان سے کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب نے بھی تحریر لکھ کر اس رسالہ کی تائید کی ہے۔

۴۱) تصور خدا اور احمد رضا خان:

بانی بریلویت مجدد رضا خانیہ مولوی احمد رضا خان اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ:

یہ ہیں رافضیوں کے خدا۔ (فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۱)

آگے خدا تعالیٰ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان، زبان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے۔

اسکا سچا ہونا ضرور نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے۔

ایسے کو جس میں ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے

جو اپنی مشیت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے

چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے

ایسے کو جسکا علم حاصل کیئے سے حاصل ہوتا ہے ---------- الخ

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۱)

غرض آگے اللہ پاک کے بارے میں ایسے گستاخانہ الفاظ لکھے ہیں کہ اس کو لکھتے بھی شرم آتی ہے اور پڑھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ ہم اپنے مقصد کیلئے مطلوبہ عبارت اتنی نقل کرنے کو کافی سمجھتے ہیں کہ:

اور وہابیہ کا خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۱)

وہابیہ کا خدا وہ ہے

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۲)

وہابیوں کا خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۲)

دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو وہابیہ کا خدا ہے

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۲)

دیوبندی خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۲)

دیوبندی خدا وہ ہے

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۳)

پھر یہ دیوبندی خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۳)

بلکہ دین غیر مقلدی کے اربابا من دون اللہ جھوٹے خدا ہیں وہ

(فتاوی رضویہ قدیم جلد اول ص ۷۹۳)

اور فتاوی رضویہ کی جلد نمبر ۱۵ میں یوں ہیں کہ:

فلاسفہ کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۳۴)

آریہ کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۳۵)

مجوس کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۳۷)

یہود کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۳۵)

نصاری کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۳۸)

نیچریوں کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۳۹)

چکڑالوی کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۴۱)

قادیانی کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۴۱)

رافضیوں کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۴۳)

وہابیوں کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۴۵)

دیوبندیوں کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۴۷)

غیر مقلدوں کے جھوٹے خدا

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۵ ص ۵۴۹)

اور فہارس فتاوی رضویہ ص ۱۴۱۴ پر بھی یہی عنوانات موجود ہیں۔

بریلوی رئیس القلم مولوی حسن علی رضوی میلسی لکھتا ہے کہ:

دو خدا کا تصور:

کہتے ہیں خدا جب دین دیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔ یہی حال ٹیکسی مناظر سیف شیطانی کا ہے۔ ص ۱۰۲ پر بکتا ہے

بریلویوں کا خدا مشرک ہے العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف فیوضات فریدیہ کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کرکے لکھتا ہے کہ حقیقی موحد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہ ہے۔ مصنف شیطانی نے اپنے اس بیان سے شرک کدہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کردیا۔ کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے ص ۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے کہ: بریلویوں کا خدا مشرک ہے

گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں۔ بریلویوں کا خدا جدا ہے۔ اہل دیوبند کا خدا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کرکے مصنف شیف شیطانی خود مشرک ہوا کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔

(برق آسمانی ص ۱۵۶ مطبوعہ البرھان پبلی کیشنز لاہور)

حسن علی رضوی میلسی کی اس تحریر کی رو مولوی احمد رضا خان مجدد بریلویہ

(۱) احمق ہے

(۲) جاہل مطلق ہے

(۳) مشرک ہے

اور احمد رضا مشرک کو خود ادنی حضرت نے مشرک کہہ دیا۔

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

۴۲) توہین خدا اور اشرف سیالوی

نام نہاد بریلوی مناظر اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ پوری کائنات میں ہر کام اور فعل میں موثر اور مدبر نہیں بلکہ دوسرے حضرات بھی اس کے ساتھ تدبیر وتصرف میں شریک ہیں بلکہ مشکل کام اولیاء و مرشدین کے سپرد فرمادیتا ہے اور نسبتاً آسان کام اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے۔

(ازالۃ الریب ص ۶۵)

سیالوی صاحب کی اس عبارت جانشین گولڑوی صاحب پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب نے کفر کا فتوی دیا جو انکی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ:

سیالوی صاحب کے مقالہ غیر مطبوعہ میں موجود جس عبارت پر میں نے قارئین طلوع مہر سے رائے طلب کی تھی نہ کہ اپنی طرف سے سیالوی صاحب پر کفر کا فتوی لگایا تھا۔

(لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص ۸۹)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

سیالوی صاحب نے اپنا غیر مطبوعہ مقالہ مجھے بھیجا تو میں نے اسے پوری توجہ اور علمی دیانت کے ساتھ پڑھا لیکن جب میں اس کے صفحہ ۲۳ پر پہنچا تو میری حیرت کی انتہا ہوگئی کہ ایک پرانے مولوی اور شیخ الحدیث کے قلم سے ایسی عبارت کیونکر نکل سکتی ہے۔ میں نے اسے کئی بار پڑھا، غور سے پڑھا، حتی کہ اپنے ملنے والے متعدد علماء کرام کے سامنے وہ عبارت رکھی لیکن اس عبارت کو مفہوم شرک سے مبرا قرار نہ دیا جاسکا اور جب غیر جانبدار مفتیان عظام سے اس بارے رائے طلب کی گئی تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ یہ عبارت لزوم شرک کا برملا اعلان کررہی ہے خصوصاً مندرجہ ذیل کلمات تو بے شک وشبہ مفہوم شرک کو مستلزم ہیں:

اس کا مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات میں ہر کام اور فعل میں موثر اور مدبر نہیں بلکہ دوسرے حضرات بھی اس کے ساتھ تدبیر وتصرف میں شریک ہیں بلکہ

مشکل کام اولیاء و مرشدین کے سپرد فرما دیتا ہے اور نسبتاً آسان کام اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے۔ (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص ۹۳-۹۲)

لو جی سیالوی صاحب تو گولڑوی صاحب کی رو سے مشرک بن گئے۔

اشرف سیالوی کی کتاب تحقیقات اور بریلوی:

بریلوی حضرات کے نزدیک اشرف سیالوی کا نظریہ یہ بتایا جارہا ہے کہ:

نبی علیہ السلام کو ۴۰ سال بعد نبوت ملی آپ اس سے پہلے ولی کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے۔ (تحقیقات)

مطبوعہ جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی سرگودھا

اب آیئے دیکھیے کہ کون کون سے بریلوی مفتیان اور جید بریلوی علماء نے اشرف سیالوی پر فتوے لگائے۔

(۱) بریلوی پیر طریقت وارث فیوضات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صاحبزادہ پیر محمد شفیق الرحمن سجادہ نشین آستانہ عالیہ فیض پور شریف وزیر اوقاف آزاد کشمیر لکھتے ہیں کہ:

جو شخص رسول کریم ﷺ کو پیدائشی نبی تسلیم نہ کرے وہ رحمت خداوندی سے محروم رہتا ہے۔ (تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی ص ۱۴ مطبوعہ مکتبہ مخدومیہ راولپنڈی)

(۳) بریلوی مفتی مولوی حافظ محمد عرفان ہاشمی ایم اے فاضل بھیرہ شریف خطیب قدیمی جامع مسجد بڑل گاوں منگلا مدرس درس نظامی جامعہ اسلامیہ سلطانیہ منگلا کالونی صاحب اشرف سیالوی صاحب اور انکے صاحبزادے کو تنبیہ کرتے ہوئے ان کے موقف کو باطل موقف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

آخر میں حضرت مولانا محمد اشرف سیالوی سے بصد ادب گزارش کرتا ہوں کہ

ناکارہ خلائق اور ضدی صاحبزادے صاحب کی فکر سے اپنی فکر بلند کریں اور فوراً اپنے باطل موقف سے رجوع فرما کر عزت دارین حاصل کریں بصورت دیگر آپ کے خلاف تلمیذ مجہول اور نصیر الدین کے خلاف C-۲۹۵ کا کیس دائر کرنے کا

میں حق محفوظ رکھتا ہوں۔ انشاء اللہ علماء و مشائخ اور عوام اہلسنت میرے اس مسئلہ میں حمایتی ہوں گے۔ (تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی ص ۲۳)

ناظرین کرام!

اس سے زیادہ سخت بات کیا ہوگی کہ بریلوی مفتیان یہ کہتے ہیں

۱۔ اشرف سیالوی کا باطل موقف ہے

۲۔ اشرف سیالوی C-۲۹۵ کا حقدار بن چکا ہے

یعنی توہین رسالت کا قانون اس پر لاگو ہوگا۔

(۳) بریلوی مجاہد اسلام ملک محبوب الرسول قادری مدیر اعلیٰ سہ ماہی انوار رضا، مدیر ماہنامہ سوئے حجاز صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس وقت حیات مصطفیٰ ﷺ کے کسی بھی لمحہ کو خالی از نبوت تسلیم نہ کرنے کے مسلمہ عقیدے کے خلاف تحقیقات کی بنیاد پر چیلنج دیا جارہا ہے حالانکہ یہ اختراع گھڑنے والے کل تک اس موقف کے مبلغ رہے۔ (تجلیات علمی ص ۲۵-۲۴)

آگے یوں لکھتے ہیں کہ:

سوچنا چاہیے کہ حضور ﷺ کے پیدائشی نبی ہونے پر تو عقیدہ عظمت نبوت بجائے خود مضبوط دلیل ہے کہ اہل سنت کے نزدیک انبیاء ومرسلین اور ملائکہ کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔ اگر حضور ﷺ کو معصوم ماننے والے چالیس سال تک آپ کی نبوت ہی کے قائل نہ تھے (معاذ اللہ) تو پھر غیر نبی کیسے معصوم ہوگیا یعنی بجائے خود عقیدہ عصمت کی نفی ہوگی۔ (تجلیات علمی ص ۲۵)

(۴) بریلوی مولوی ابوالسرمد قاری محمد یوسف ضلع چکوال صاحب لکھتے ہیں کہ

اس سے بڑی حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جو شخص پوری زندگی مسند علم پر بیٹھ کر ولا یجرمنکم شنأن قوم علی الاتعدلو۔ اور ویاقوم لا یجرمنکم شقاقی کا سبق پڑھائے وہ کسی عام انسان (صاحبزادہ نصیرالدین نصیر) کی مخالفت میں فخر انسانیت اور باعث تخلیق کائنات ﷺ کی ایک صفت کی نفی ثابت کرنے کیلئے عصمت

وانگلیس کے بخیے ادھیڑنا شروع کردے اور جس ہستی کے نام کا صدقہ ساری زندگی کھایا ان کے ارفع و اعلیٰ شان تولنے کیلئے عقل کا ترازو لے کر بیٹھ جائے میرے خیال میں اظہار علم اور جوش خطابت کا نہایت بھونڈا انداز ہے۔ جس کیلئے اہل سنت کے ہاں کوئی جگہ نہیں۔ (تجلیات علمی ص ۲۷)

معلوم ہوا

۱۔ سیالوی صاحب نبی علیہ السلام کی ایک صفت کی نفی کی

۲۔ سیالوی صاحب نے شان رسالت کو گھٹانے کیلئے عقل کا مرکز کا استعمال کیا

۳۔ سیالوی صاحب اظہار علم اور جوش خطابت کا بھونڈا انداز اختیار کیا ہے

۴۔ سیالوی صاحب کیلئے بریلویوں میں کوئی جگہ نہیں

(۵) بریلوی مفتی محمود حسین شائق ہاشمی چیر مین تحریک امامت کبریٰ انٹرنیشنل امیر جماعت اہلسنت ضلع جہلم صاحب لکھتے ہیں کہ:

ایک رات خواب میں ایک خوش پوش سفید ریش بزرگ سے ملاقات ہوئی

انہوں نے فرمایا:

محمد اشرف کا نظریہ باطل ہے جواب لکھو

(تجلیات علمی ص ۳۶)

ایک جگہ آگے جاکر لکھتے ہیں کہ:

مزید برآں یہ کہ یہاں اپنے پاس کوئی کتاب نہ تھی، اچانک مسجد نبوی شریف کے باب العتیق کے پاس سے گزرتے ہوئے مکتب المسجد النبوی الشریف کا بورڈ نظر آیا، اندر گیا تو بے شمار کتب کا ذخیرہ نظر آیا۔ علامہ سیالوی نے جن کتب کا تحقیقات میں حوالہ دیا تھا وہ تمام کتب اس مکتبہ میں موجود پائیں۔ کچھ مطالعہ کے بعد رات ساڑھے دس بجے لائبریری کے بند ہو جانے کا وقت ہوگیا۔ تو بندہ باہر نکلا لائبریری سے ہی ایک مولانا صاحب باہر نکلے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنا اسم گرامی محمد

شریف بتایا وہ ۲۵ پچیس برس سے مدینہ منورہ میں بمعہ اھل وعیال مقیم ہیں، فقیہ اعظم
حضرت علامہ مولانا نور اللہ بصیر پوری رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد خاص ہیں دوران گفتگو
پتہ چلا کہ علوم وفنون صرف ونحو کے قواعد علم معانی، علم البیان اور علم البدیع کے اصول
خوب جانتے ہیں۔

میں نے انہیں بتایا کہ علامہ اشرف سیالوی کی کتاب کا جواب لکھنا اس
لئے مکتبہ میں مطالعہ کیلئے بیٹھا تھا۔ انہوں نے اصرار کیا کہ ابھی میرے ساتھ کھانا تناول
کریں وہاں اس موضوع پر تفصیل سے بات ہوگی۔ تقریباً دو گھنٹے ان کے گھر کھانے
کے بعد اس موضوع پر تفصیلی گفتگو ہوئی مولانا اشرف مدنی صاحب کو محمد اشرف سیالوی
کے باطل نظریہ کا پہلے سے علم تھا دوران گفتگو ایک مرتبہ سخت جلال میں فرمانے لگے۔

مفتی صاحب ! آپ جواب ضرور لکھیں اللہ آپ کو اجر دیگا۔ اللہ عوام کو
نئے فتنہ سے بچائے گا لیکن محمد اشرف سیالوی بھٹک چکا ہے وہ عقلی گھوڑے پر سوار ہو گیا
ہے جو اسے سیدھا جہنم میں گرائے گا اب علامہ سیالوی سیدھا نہیں ہوگا۔

(تجلیات علمی ص ۴۰۔۳۹)

اور ذرا پیرزادہ اقبال فاروقی صاحب کے نکلنے والے رسالے میں اس جھوٹ کو
بھی ملاحظہ کریں کہ:

اشرف سیالوی صاحب نے اپنے خیالات سے رجوع کرلیا ہے۔

(ماہنامہ جہان رضا مارچ اپریل ۲۰۰۹ء ص ۱۹۔۱۸)

(۶) مفتی ابوالخلیل جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد صاحب لکھتے ہیں کہ:

نوٹ: قرآن وحدیث سے بچپن سے نبوت ثابت ہے پھر اگر کوئی
تسلیم نہ کرے تو دماغ کا علاج کروائے۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۱۱ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

(۷) پروفیسر محمد عرفان قادری بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مگر شومی قسمت کہ کچھ عرصہ قبل ایک مضمون مطالعہ کیلئے ملا جس میں

ہمارے ایک معزز عالم صاحب نے اس موقف سے راہ اعتدال اختیار کرتے ہوئے یہ
تحقیق پیش کی کہ نبی کریم ﷺ اپنی ولادت پاک سے لے کر چالیس برس تک نبی نہیں
تھے بلکہ صرف مومن تھے اور آپ ﷺ کو ولادت مبارکہ سے چالیس برس بعد نبی بنایا
گیا۔ راقم الحروف کو سخت حیرانی ہوئی کہ مولانا کو بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی کہ انہوں نے
خوامخواہ پہلے ہی سے پریشان حال عوام کے انتشار و اضطراب کیلئے خاطر خواہ سامان
اپنے مضمون میں جمع کردیا۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۱۸ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

بریلوی مناظر ابوالحقائق علامہ غلام مرتضی ساقی صاحب کی اسی کتاب پر تقریظ
بھی موجود ہے۔

(۴۳) ظالم حکومت سے تشبیہ:

الیاس عطاری قادری امیر دعوت اسلامی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ہم عید کیوں نہ منائیں؟

دیکھیے نا جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو
ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے نیز جب کوئی طالبعلم
امتحان میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوجاتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کی
برکتوں اور رحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عظیم الشان مہینہ ہے جس میں نبی نوع انسان
کی فلاح و بہبودی اور اصلاح وترقی کیلئے ایک خدائی قانون یعنی قرآن مجید نازل ہوا یہ
وہ مہینہ ہے جس میں ہر ایک مسلمان کی حرارت ایمانی کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندگی
کا ایک بہترین دستور العمل پاکر اور ایک مہینے کے سخت امتحان میں کامیاب ہوکر ایک
مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔

(فیضان سنت ص ۱۲۸۷ جدید ایڈیشن مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اب اس پر بریلوی مفتیان کے فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں۔

فتوی تکفیر الیاس عطاری قادری (تحریر فیضان سنت)

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان اس شرح متن اس مسئلہ میں کہ زید اپنے ایک مضمون بعنوان ''ہم عید کیوں نہ منائیں؟'' میں تحریر کیا ہے دیکھیے نا جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے۔

یہاں چند امور دریافت طلب ہیں

(۱) زید نے ظالم حکومت کا چنگل کس کیلئے لکھا؟

(۲) رمضان المبارک جیسے باعظمت مہینہ کو ظالم حکومت کے چنگل سے تعبیر کرنا عندالشرع کیا ہے۔ جائز و درست ہے یا نہیں؟

(۳) اگر جائز و درست نہیں تو اس تحریر کے باعث زید پر کیا حکم شرع ہے

سائل

عبدالروف خان

محلہ سوتھ بدایوں

بعون الوہاب

الجواب:

نحمده نصلی علی حبیبه الکریم بسم الله الرحمن الرحیم

عنوان مذکور پر تمثیل مسطور انتہائی قبیح ہے بلکہ کفر لفیح کہ اگر ظالم کو ذات باری سبحانہ کی طرف روا ہو اور ماہ رمضان کو چنگل سے تشبیہ اور روزہ کو مصیبت و عذاب کا تصور تو پھر کفر صریح۔

ان تقریرات پر زید ایمان سے خارج اور توبہ وتجدید ایمان و نکاح اس پر لازم ٹھہرے گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے۔

قال ابو حفص من نسب الله تعالیٰ الی الجور فقد کفر کذا فی الفصول العماریه اسی میں ہے **ولو مال عند یجی شهر رمضان آمد آن ماه گران او قال جاء الضیف الثقیل یکفر**

البتہ اگر طاعت کو نفس پر گرانی کے باعث عذاب کہے تو کفر نہیں۔

اسی میں **ولو قال هذه الطاعات جعلها الله عذابا علینا ان تاول ذالك لا یکفر الخ**

اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ تمثیل سے اگر زید کا ارادہ تشبیہ کا ہو تو ایمان سے خارج ہے دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہونا ضروری ہے اور اگر تشبیہ کا نہ ہو محض تعب سے چھٹکارے کی نظیر ہو تب بھی یہ تمثیل انتہائی بھونڈی کفر کا اندیشہ پیدا کرنے والی ہے ایسی تمثیل کو سننے والے سنانے والا گناہگار۔ امام صاحب ہو یا غیر سب پر توبہ لازم ہے۔ **والله سبحانه و تعالیٰ اعلم**

کتبہ التصیر محمد ایوب خاں

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد

مورخہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

۷۸۶/۹۲ الجواب

نمبر۱۔ سائل سے یہی ظاہر ہے کہ زید نے رمضان مقدس کیلئے خط کشیدہ الفاظ کا استعمال کیا ہے اور ماہ شوال کو ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی کا نام دیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر۲۔ رمضان جیسے مقدس اور باوقار مہینہ کیلئے ظالم حکومت کے چنگل کی مثال نہ صرف خلاف واقعی ہے بلکہ یہ سراسر اس ماہ مقدس کی توہین اور سوء ادبی ہے جو عندالشرع کفر ہے۔

نمبر۳۔ صورت مسئولہ میں زید کلمہ کفر تحریر کرنے کے سبب کافر ہے اس پر لازم ہے کہ بلاتاخیر تجدید ایمان تجدید نکاح، تجدید بیعت مع توبہ صحیحہ کرے جب تک وہ توبہ واستغفار اور تجدید ایمان و نکاح اور بیعت نہیں کر لیتا ہے تمام مسلمان ان سے ترک تعلق کر لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد شمشاد حسین رضوی قادری

از رضوی دارالافتاء محلہ چودھری سرائے شکیل روڈ بدایوں

۱۳ جمادی الاولی ۱۴۲۵ھ

(ابلیس کا رقص ص ۴۴۔۴۳)

اوراس کتاب کے صفحہ ۸۵ پراس گستاخی کواس طرح تحریر کیا ہے

شان الوھیت پر الیاس عطاری کا تیر

(ابلیس کا رقص ص ۶۵)

دو جید بریلوی مفتیان نے الیاس عطار قادری کے کفر کا فتوی دے دیا ہے اس کو توبہ وتجدید ایمان کی دعوت بھی دی ہے مسلمان کو اس سے ترک تعلق کا بھی کہا۔

اور صفحہ نمبر ۵۵ پر یوں عنوان ہے کہ:

فیضان سنت میں اللہ تعالی کی حکومت کو ظالم حکومت سے تشبیہ اور اس فتوائے کفر۔

(ابلیس کا رقص ص ۵۵)

۴۴)اوراق غم کی عبارت اور بریلوی علماء:

جید بریلوی مولوی ابوالحسنات صاحب قادری لکھتے ہیں کہ:

وہ آدم جو سلطان مملکت رہتے تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آ شکار تیر مذلت ہیں۔

(اوراق غم ص ۱۸۲)

اس عبارت پر اہلسنت کہتے ہیں کہ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کا نام کر ذلیل کہا گیا ہے۔تب اس کے جواب نام نہاد بریلوی مناظر اشرف سیالوی صاح لکھتے ہیں کہ:

اوراق غم میں لغزش کی وجہ سے جنت سے اتارا جانا اور جنتی لباس کا چ جانا اور دار تکلیف میں بھیجا جانا مراد ہے یعنی مکان کے لحاظ سے بلندی سے پستی طرف آتا ہے پھر شکار تیر مذلت سے ذلیل ہونا لازم آتا ہی نہیں مثلاً کسی کو کہے ک شکار تیر جفا ہے تو اس کا مطلب کیا ہوگا کہ وہ جفا کار ہے العیاذ باللہ یہاں صرف ملا اور جنوں کی نگاہوں میں سابقہ عظمت کا برقرار نہ رہنا مراد ہے۔

(حاشیہ مناظرہ جھنگ ص ۱۸۳۔۱۸۲)

اب آئیے دوسری طرف

(۱) جید بریلوی مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب شکار تیر مذلت کو حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی تسلیم کرتے ہوئے الفاظ کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ:

خیر مختصر یہ کہ مجھے قبول حق میں کبھی عار نہیں میں ان غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں جو اوراق غم میں ہوئیں۔ ناظرین کرام کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر اوراق غم میں اصلاح فرمالیں۔

صفحہ ۲ سطر ۷ غلط شکار تیر مذلت صحیح مزلت ''ز'' سے ہے فازلھما شیطان کی طرف اشارہ ہے۔ (آئینہ اہلسنت ص ۵۷۵)

(۲) صاحبزادہ اشرف سیالوی مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

یعنی دیوبندی علماء اس عبارت کے جواب میں بطور معارضہ اوراق غم کی عبارت پیش کرتے ہیں کہ مولانا ابوالحسنات قادری نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام شکار تیر مذلت ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ کاتب کی غلطی سے بجائے مزلت کے مذلت لکھا گیا کیونکہ کاتب اکثر و بیشتر پڑھے لکھے نہیں ہوتے کچھ کا کچھ لکھ جاتے ہیں (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول ۱۲۹)

غلام نصیر الدین سیالوی صاحب اور ابوکلیم صدیق فانی صاحب کی عبارات سے معلوم ہوا کہ:

(۱) شکار تیر مذلت، والی عبارت واقعتاً گستاخانہ ہے

(۲) کاتب نے غلطی سے گستاخانہ عبارت بنادی

(۳) اشرف سیالوی صاحب اس شکار تیر مذلت والی عبارت کو ٹھیک مان کر گستاخ ہوئے۔

(۴) اشرف سیالوی صاحب کے نزدیک ان دو جید بریلوی علماء کی رو سے

ابوالحسنات قادری صاحب گستاخ بن گئے۔

چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ

۴۵) حضور علیہ السلام ہر جگہ پر ہر آن حاضر و ناظر:

بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بدایونی صاحب لکھتے ہیں

حضور علیہ السلام ہر جگہ ہیں (معلم تقریر ص ۱۴۸)

آگے لکھتے ہیں کہ:

ایسے ہی وہ محبوب ﷺ ہر آن ہمارے ساتھ ہیں۔ (معلم تقریر ص ۱۴۸)

آگے لکھتے ہیں کہ:

معلوم ہوا کہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں۔ (معلم تقریر ص ۱۴۸)

مفتی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں نمازی جس طرح اللہ کو حاضر و ناظر مانے اسی طرح نبی پاک ﷺ کو۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۵۸ فاتحہ ۴)

مفتی امین فیصل آبادی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

یعنی جیسے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ظاہری و باطنی اموال پر واقف اور مطلع جانتا ہے ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنے ظاہری و باطنی احوال پر مطلع اور حاضر جانے۔ (حاضر و ناظر رسول ص ۳۲)

بریلوی مناظر اسلام مولوی نظام الدین ملتانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ہاں اگر آپ کی ذات کو علم غیب استقلالی سمجھتا ہے اور بذاتہٖ ہر جگہ ہر مقام میں خداوند کریم کی مانند سمجھتا ہے تو اس کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔

(انوار شریعت جلد دوم ص ۲۴۳)

ایک جگہ مناظر صاحب یوں لکھتے ہیں کہ:

ہر آن اور ہر وقت حاظر و ناظر خداوند کریم لم یلد و لم یولد کا خاصہ ہے۔

(انوار شریعت جلد دوم ص ۲۳۹)

کیوں جی مناظر بریلویت صاحب کی رو سے بریلوی حکیم الامت صاحب کافر

ہوئے یا نہیں۔

ایک حوالہ اور پڑھ لیں کہ:

مولوی ابوالحکیم محمد صدیق فانی لکھتے ہیں:۔

اللہ جل جلالہ کی طرح حاضر و ناظر جانے پس اہلسنت کے نزدیک کافر ہے۔

(انوار احناف ص ۲۰۰)

ایک حوالہ اور پڑھیں:۔

مفتی گجراتی صاحب لکھتے ہیں بزازیہ میں جس حاضر و ناظر ماننے کو کفر فرمایا جا رہا ہے وہ حاضر و ناظر ہونا ہے جو صفت الٰہیہ ہے۔ (جاء الحق ص ۱۶۷)

تو مفتی صاحب صریح کفر کے مرتکب ہوئے اور ڈبل بے ایمانی کے بھی۔

۴۶) اہل اجتماع کی مغفرت اور بریلویت:

بریلوی علامہ مفتی حافظ نیاز احمد سلیمانی قادری صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ مہری مفتاح العلوم ضلع مظفر گڑھ لکھتے ہیں کہ:

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میں شب برات (۱۵ شعبان ۱۴۰۷ھ) کو لانڈھی کے قبرستان میں ہونے والے دعوت اسلامی کے اجتماع میں شریک تھا مگر امیر دعوت اسلامی کا بیان شروع ہونے میں تاخیر کے سبب میں اکتا کر چلا گیا۔ نماز فجر کے بعد جب سویا تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے نادان! لانڈھی کے قبرستان میں آج رات جو اجتماع ہوا اس میں جتنے لوگ آخر تک شریک رہے ان سب کو بخش دیا گیا۔ اگر تو بھی آخر تک شریک رہتا تو تیری بھی بخشش کر دی جاتی۔ (فیضان سنت پہلا ایڈیشن ص ۴۴)

مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

بریلوی مستند عالم محمد حسن علی رضوی میلسی صاحب اس تحریر پر لکھتے ہیں کہ:

نوٹ: جو شخص حبیب اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا وہ مغفرت سے مرحوم رہ جائے اور الیاس قادری کے اجتماع کے عام شرکاء کی مغفرت کر دی جائے

جس میں ان کے قول کے مطابق ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگ شریک ہوتے ہیں کیا یہ بات خواب کے جھوٹے ہونے اور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے کذب منسوب کرنے اور توہین کی دلیل نہیں؟ (ابلیس کا رقص ص ۴۰)

اسی کتاب میں ایک جگہ یوں لکھا ہے کہ:

مقام عظمت حاصل کرنے کیلئے الیاس نے جو ہتھکنڈے اختیار کئے ہیں ان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین وتحقیر اور امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت کے مرتبہ کی بیخ کنی سے بھی گریز نہ کیا۔ لانڈھی کے جلسے کا خواب اور سیدی اعلیٰ حضرت کے سر مبارک سے عمامہ اتروا کر اپنے سر پر رکھوانے کا خواب اس کے واضح ثبوت ہیں۔

(ابلیس کا رقص ص ۵۴)

بریلوی جید علمائے کرام کی تحریرات سے ثابت ہوا کہ بریلوی امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری اور نیاز احمد سلیمانی بریلوی صاحبان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین وتحقیر کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور نبی علیہ السلام کی گستاخی کی ہے۔

۴۷) خلیفہ بلافصل کون؟

بریلوی شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

ولایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خلیفہ بلافصل یعنی براہ راست نائب ہوئے۔ سلطنت میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خلیفہ بلافصل یعنی براہ راست نائب ہوئے۔

(السیف الجلی علی منکر ولایت علی ص ۸)

اب اس پر بریلوی علماء کے فتوے ملاحظہ ہو

(۱) بریلوی استاذ العلماء مولوی عبدالرشید صاحب رضوی قطب آباد شریف جھنگ لکھتے ہیں کہ:

تقسیم روافض کا مذہب یا معتزلہ کا۔ (ضرب حیدری ص ۸)

(۲) بریلوی مناظر اسلام پیر محمد عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں کہ:

تفضیلیہ میں ایک بدبخت ایسا بھی ہے جو ایک ہی وقت میں ولایت علی کی اسی تعریفات وتوضیحات اور خلافت کی سیاسی اور روحانی تقسیم کا پرچم لہرائے ہوئے ہے۔ (ضرب حیدری ص ۱۹)

آگے لکھتے ہیں کہ:

تو احقر کو یہ لکھنے میں کوئی مشکل نہیں کہ عصر حاضر میں یہی شخص ابن ابی ایوارڈ کا اولین مستحق ہے۔ (ضرب حیدری ص ۱۹)

(۳) بریلوی مفتی محمد فضل رسول صاحب سیالوی مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ لاری اڈہ سرگودھا لکھتے ہیں کہ:

جس کے بعد یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر صدیق صرف امور مملکت اور ظاہری خلافت میں مقدم اور باطنی خلافت میں حضرت مولیٰ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سب سے افضل ہیں بندہ کے ناقص خیال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو جھٹلانے کی اس سے بڑی بے شرمی اور کوئی نہیں ہوگی۔ (ضرب حیدری ص ۳۰)

(۴) بریلوی علامہ حافظ خادم حسین رضوی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے اس بات کو تلبیس ابلیس اور اس ٹولے کو یاجوج ماجوج کہا ہے۔

(ضرب حیدری ص ۳۳)

(۵) منشا تابش قصوری بریلوی مولوی اس موقف والوں کو ابلیسی ذریت کہتے ہیں۔ (ضرب حیدری ص ۵۴)

(۶) بریلوی پیر شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی مہتمم جامعہ حسینیہ تبلیغ الاسلام حافظ آباد سجادہ نشین آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف صاحب لکھتے ہیں کہ:

مگر جہاں تک رافضی نواز لوگ جو خود کو اہلسنت کہلواتے ہیں اور اپنے رافضی نواز آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے مال کمانے کے چکر میں یہ شور مچا رہے ہیں۔ خلافت ظاہری میں تو خلیفہ بلافصل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں مگر باطنی طور پر روحانیت

میں خلیفہ بلافصل حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ (ضرب حیدری ص ۵۷)

(۷) بریلوی علامہ اشرف آصف جلالی لکھتے ہیں کہ:

تفضیلی فرقہ رافضیت کی پرائمری حالت ہے لیکن یہ گروہ افراد اھلسنت کو اغواء کر کے رافضی کیمپ میں پہنچانے کے لحاظ سے اھل سنت کیلئے رافضیت سے زیادہ خطرناک ہے۔ (ضرب حیدری ص ۶۶)

(۸) بریلوی شیخ الحدیث پیر غلام رسول قاسمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی روحانی افضلیت کا انکار رافضیت کی بنیاد اور گمراہی کا بیج ہے جس کا پاوں یہاں سے پھسلا وہ راہ مستقیم سے ہٹا ہٹا رافضیت کی گھناونی وادیوں میں جا پہنچا۔ (ضرب حیدری ص ۹۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

روافض کی پرانی عادت ہے کہ کسی سنی کہلانے والے بکاو کو پیسوں میں تول کر اس سے شان علی میں اپنی مرضی کی تقریر کروا لیتے ہیں (ضرب حیدری ص ۱۶۹)

آگے طاہر القادری کو قطعاً شیعہ بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہی وجہ ہے کہ علماء وصوفیاء نے مولا علی کو ولایت میں افضل کہنے والوں کو شیعہ قرار دیا ہے۔ (ضرب حیدری ص ۱۶۹)

ایک جگہ رافضی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ صرف تفضیل ہی نہیں بلکہ خالص رافضیت بھی ہے۔ (ضرب حیدری ص ۲۰۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

تفضیلی نے جس طریقے سے مولا علی کی ولایت کو خلفائے ثلاثہ پر ترجیح دی ہے یہ خالص رافضیت اور خلفائے ثلاثہ کی توہین اور بے ادبی ہے۔ (ضرب حیدری ص ۲۱۰)

آگے نہایت جارحانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ:

صدیق اکبر کو محض سیاسی خلیفہ کہنا خالص گستاخی اور رافضیت ہے انکی اہمیت کا انکار دوسری گستاخی اور رافضیت ہے۔ مرتضیٰ کریم کو اکیلا باب العلم سمجھنا بھی رافضیت ہے۔ باقی صحابہ کرام کو چور دروازے کہنا سراسر رافضیت اور صحابہ پر تبرا ہے۔ (ضرب حیدری ص ۲۳۰)

ایک جگہ یوں تفضیلیوں کو رافضی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

عالمگیری کی اس عبارت میں بھی تفضیلی کو رافضی کہا گیا ہے۔ (ضرب حیدری ص ۲۸۰)

(۹) بریلوی شیخ الحدیث مفتی محمد فضل رسول سیالوی صاحب اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ:

طاہر القادری غالی رافضی ہیں۔ (ضرب ختنین ص ۲۳)

طاہر القادری کے موقف سے ملتی جلتی عبارت بریلوی استاذ العلماء مفتی فیض احمد گولڑوی نے بھی مہر منیر میں نقل کی ہے کہ:

تمام سلاسل صوفیائے کرام اور محققین علمائے عظام کا اتفاق ہے کہ یہاں ولایت سے مراد ولایت باطنیہ ہے جس کا بلا فصل یعنی مسلسل ہونا لازمی امر بعض حضرات ان احادیث کو ضعیف شمار کرتے ہیں مگر وہ غلطی پر ہیں۔ (مہر منیر ص ۲۲)

تو طاہر القادری کے موقف پر جوفتوں کی بوچھاڑ ہو گی وہ مفتی گولڑوی صاحب پر بھی ہو گی جس کو حسن علی رضوی نے استاذ العلماء لکھا ہے۔ (رضائے مصطفیٰ)

(۴۸) بریلوی شیخ الحدیث کی تائید فیضان سنت اور بریلوی فتوی:

فیضان سنت پر تقریظ لکھتے ہوئے بریلوی شیخ الحدیث خواجہ مظفر حسین صاحب دار العلوم نور الحق محمد پور فیض آباد یوپی ہند کتاب کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ:

زبان و بیان کی روانی اور طرز تحریر کی شیرینی کے ساتھ جب یہ کتاب سامنے آئی تو لوگ اسے برستی آنکھوں اور ترستے دلوں کے ساتھ پڑھنے لگے اور اس پر

عمل کرنے لگے۔ (فیضان سنت ص ۳ نیا ایڈیشن)

آگے لکھتے ہیں کہ:

بندہ ناچیز بھی اس کتاب سے اتنا متاثر ہوا کہ جب اس کا پہلا ایڈیشن مجھے ملا تو باوضو بھیگی آنکھوں سے رحل پر رکھ کر پڑھتا رہا اور بار بار پڑھتا رہا۔

(فیضان سنت ص ۴ نیا ایڈیشن)

آگے لکھتے ہیں کہ:

میری معلومات کے مطابق کثیر الاشاعت ہونے کے اعتبار سے یہ پہلی اردو کتاب ہے جو پاکستان میں چھپی۔ (فیضان سنت ص ۴ نیا ایڈیشن)

اس تحریر کو بریلوی مفتیان کرام نے

گمراہ کن تائید دعوت اسلامی قرار دی ہے۔

(ابلیس کا رقص ص ۵۸)

۴۹) بریلوی اشعار اور رضا خانی خانہ جنگی:

فدائے رضویت مولوی ایوب علی رضوی بریلوی صاحب چند اشعار نقل کرتے ہیں کہ:

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

(نغمۃ الروح ص ۴۳ مطبوعہ بہادر پہور بریلی)

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر پلا احمد رضا

(نغمۃ الروح ص ۴۸ مطبوعہ بہادر پہور بریلی)

نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا لوں گا احمد رضا خان کا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۵)

یہ کتاب بفرمائش بعض رضوی حضرات باہتمام جناب حاجی مولانا مولوی حسنین رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری برادر زادہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان سے شائع کروائی گئی ہے۔ اور مطبع بریلی سے چھپ کر شائع ہوئی۔

اس کتاب کے مصنف کو بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب تذکرہ اکابر اھلسنت میں بریلوی اکابرین میں شمار کیا ہے۔

(تذکرہ اکابر اھلسنت)

بریلوی مفتی مطیع الرحمان رضوی ۔ نام نہاد مناظر بریلویت صاحب کے سامنے جب یہ اشعار پیش کیے گئے تو وہ ان اشعار کو گستاخانہ جانتے اور مانتے ہوئے کتاب اور مصنف کو بریلوی ہی ماننے سے انکار کر گیا۔

جیسے کے وہ کہتے ہیں کہ:

بہر حال دوسرا سوال ہے کہ ان کا۔۔۔۔(مناظرہ کمیٹی کا دوسرا سوال ہے) جام کوثر احمد رضا خان صاحب کیسے پلا سکیں گے؟ میں کہتا ہوں جھوٹے ہیں وہ ہماری کتاب ہی نہیں۔ یہ جس کتاب کا نام لیتا ہے وہ کتاب ہماری نہیں ہے۔

وہ گڑھ کے اپنے من سے چھاپا ہے یا کہیں سے لایا ہے۔ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ جو کتاب ہے ہماری اس کتاب کا نام لو۔ جھوٹی کتاب کا نام لیتے ہو۔ اس کتاب کو تو ہم مانتے ہی نہیں۔ (مناظرہ بنگال ص ۱۰۹ فیصلہ کن مناظرے ص ۸۲۶)

مطبوعہ فیضان مدینہ پبلی کیشنز کامونکے

اس کتاب کے مرتب مولوی نعیم اللہ خان قادری صاحب ہے۔

آگے کہتے ہیں کہ:

اسی طرح جس کتاب نغمۃ الروح کا تم نام لیتے ہو وہ کتاب ہماری ہے ہی نہیں۔ جسکی کتاب ہے وہ جانے۔ اس لیے اس کتاب کو پڑھ کر تم ہم کو بدنام نہیں کر سکتے جو لکھا ہے اسکو جو چاہو کہو وہ ہماری کتاب نہیں۔

(مناظرہ بنگال ص ۱۱۰ فیصلہ کن مناظرے ص ۸۲۷)

مطبوعہ سنی دارالاشاعت علومیہ رضویہ ڈجکوٹ فیصل آباد

ایک جگہ یوں کہتے ہیں کہ:

نغمۃ الروح کو آگ لگا کر جلا دو نغمۃ الروح کے لکھنے والے پر جی چاہو لاحول پڑھو وہ ہمارے مقتدا نہیں ہے۔ وہ ہمارا کوئی پیشوا نہیں کہ انکی بات ہمارے لئے حجت ہو۔ ارے ہمارے خلاف ہماری کوئی کتاب پیش کرو۔ میں صاف کہتا ہوں نغمۃ الروح ہماری کتاب نہیں ہے۔ کمیٹی والو! یہ جو کتاب پیش کر رہا ہے یہ کتاب ہماری نہیں ہے یہ جھوٹا ہے۔ (مناظرہ بنگال ص ۷۹ فیصلہ کن مناظرے ص ۷۹۶)

ایک جگہ یوں کہتے ہیں کہ:

ہمارا مسلک یہ ہے کہ جام کوثر اللہ کے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ پلائیں گے۔

اس جھوٹے مولوی نے جھوٹا حوالہ دیا ہے۔ جھوٹا مولوی جھوٹا حوالہ دیتا ہے۔ چوری کی کتاب کا نام لیتا ہے۔ مولوی طاہر! وہ ہماری کتاب نہیں، تمہاری چوری والی کتاب ہے۔ (مناظرہ بنگال ص ۱۶۲ فیصلہ کن مناظرے ص ۸۷۹)

مناظرہ بنگال مرتب کرنے والے بریلوی جید عالم مولوی آل مصطفیٰ کٹیہاری مدرس جامعہ امجدیہ گھوسی ضلع مئو (یوپی) ہیں۔ اور یہ کتاب بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری کے مشورے سے مرتب کی گئی ہے۔ مرتب کرنے واے بریلوی مولوی صاحب ہی سوانح صدر الشریعہ کے مصنف ہے۔

درج بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ

جید بریلوی اکابرین میں سے ایوب علی رضوی صاحب کی

(۱) کتاب آگ لگا دینے کے قابل ہے

(۲) جھوٹی کتاب ہے

(۳) چوری جیسے جرم والی کتاب ہے

(۴) ایوب علی رضوی بریلوی رضا خانی نہیں ہے

(۵) ایوب علی رضوی شیطان ہے جس پر جتنا بھی چاہے لاحول ولا پڑھو

(۶) تم اھل سنت دیوبند ایوب علی رضوی کو گستاخ کہو چاہے جو کہو ہم تم سے متفق ہیں۔

(۷) ایوب علی رضوی کے اشعار وقعتاً گستاخانہ ہیں

(۸) یہ تم اہلسنت دیوبند نے خود من گھڑت کتاب نکالی ہے

جبکہ بریلوی مولوی حسن علی رضوی میلسی رضا خانی نے نغمۃ الروح کتاب کو معتبر مانتے ہوئے اس کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے۔ (برق آسمانی ص ۳۲)

جید بریلوی مولوی ابو کلیم صدیق فانی صاحب نے بھی نغمۃ الروح کو بریلوی معتبر کتاب مانتے ہوئے اس کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے۔ (آئینہ اہلسنت ص ۳۸۲)

یہ کتاب حسب الارشاد ڈاکٹر اشرف آصف جلالی لکھی گئی ہے، اس کتاب کی نظر ثانی کرنے والے ابو جلیل محمد خلیل خان فیضی بریلوی خطیب جامع مسجد فیضان مدینہ ہے۔

اب ذرا غور کریں کہ

ایک طرف چند جید بریلوی ایک ہی کتاب کو جھوٹی اور من گھڑت کتاب کہتے ہیں اور اس کے مصنف کو شیطان بنا کر لاحول ولا پڑھتے ہیں۔

اور دوسری طرف اور چند بریلوی اسی کتاب کو معتبر مان کر اس مصنف کا دفاع کرتے ہیں۔

یہ تضاد بیانی بریلوی علماء کی علمیت کو واضح کرتی ہے کہ جب مناظرے میں جواب نہ بن پڑے تو باپ کو بھی ماننے سے انکار کر دو۔ جیسا کہ اس مناظرہ بنگال میں اور مناظرہ جھنگ میں بریلوی مناظرین نے کیا ہے۔

(۵) غیر انبیاء کیلئے علیہ السلام لکھنا:

بریلوی اجمل العلماء مفتی محمد اجمل سنبھلی صاحب لکھتے ہیں کہ؛

امام حسین علیہ السلام کی نیاز

(ردسیف یمانی ص ۱۸۳ مطبوعہ ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور)

(۲) بریلوی مفتی اعظم ہند مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سادہ کاغذ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ (فتاوی مظہری ص ۳۱۲)

آگے لکھتے ہیں کہ:

نہ معلوم اہل بیت علی الخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام سے بعض الناس کو کیوں پرخاش ہے۔ (فتاوی مظہری ص ۳۱۴)

(۳) نام نہاد بریلوی مناظر پروفیسر سعید احمد اسعد بریلوی کہتے ہیں کہ:

سیدنا امام حسین علیہ السلام کے دل میں

(سعید احمد اسعد کی تقریریں ص ۱۹۲)

ایک جگہ یوں کہا کہ:

سیدنا امام حسین علیہ السلام نے قربانی دی

(سعید احمد اسعد کی تقریریں ص ۱۸۹)

(۴) بریلوی مجدد بریلویت مولوی شفیع اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

سیدنا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا

(انگوٹھے چومنے کا مسئلہ ص ۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(۵) بریلوی غلام مہر علی چشتیاں اپنی بدنام زمانہ کتاب میں جگہ جگہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ علیہ السلام لکھتا ہے۔

"امام حسین علیہ السلام" (دیوبندی مذہب ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴)

(۶) ابوکلیم صدیق فانی بریلوی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لکھتا ہے

"امام علی علیہ السلام" (آئینہ اہلسنت)

اس پر بریلوی مفتی اعظم پاکستان جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب علیہ السلام لکھنے کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

شاہ عبدالعزیز صاحب کہیں یا کوئی اور دوسرا اگر یہ بات قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے خلاف ہے۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۲۱)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اور جو پنجتن پاک یا بارہ آئمہ کو علیہ السلام کہے وہ رافضی شیعہ ہے

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۲۳)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اہل بیت کیلئے علیہ السلام کا لفظ لکھا ہے حالانکہ یہ تبرائی رافضی کی علامت مذہبی بن چکا ہے۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۷۹)

آگے لکھتے ہیں کہ:

تمام فقہاء علماء اہل سنت نے اہل بیت کیلئے علیہ السلام ناجائز اور شیعوں کی نشانی بتایا ہے نیز اس کا ثبوت نہ قرآن مجید کی آیت مین نہ احادیث کے فرمان ہیں۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۸۰)

(۲) بریلوی شیخ التفسیر مفتی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں کہ:

علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء و ملائکہ کیلئے خاص ہے۔ ایسے ہی حضرت علی اور حسنین و فاطمہ و آل علی رضی اللہ عنہم پر علیہ السلام نہیں لکھنا چاہئے کیوں کہ یہ شیعہ کا شعار ہے۔ (شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ ص ۱۸۲)

(۵۱) علامہ اقبال اور رضا خانی تضاد:

(۱) داماد حشمت علی خان بریلوی جید بریلوی مولوی ابو طاہر محمد طیب دانا پوری قادری صاحب ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی وارد و نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈا کیا ہے۔ (تجانب اہل السنۃ ص ۳۳۴)

یاد رہے کہ مولوی صاحب فاضل حزب الاحناف لاہور ہے آگے جا کر لکھتے ہیں کہ:

ڈاکٹر صاحب کی زبان پر ابلیس بول رہا ہے

(تجانب اھل السنۃ ص ۳۴۰)

اس کتاب پر

(۱) مفتی اولادرسول محمد میاں قادری مارہری

(۲) حکیم آل مصطفٰی قادری

(۳) مفتی ضیاء الدین پیلی بھیتی

(۴) بریلوی شیر بیشہ اھل بدعت مولوی حشمت علی خان کی تصدیقات موجود ہیں

بریلوی شیخ التفسیر والحدیث مفتی اعظم صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی لکھتے ہیں کہ:

(علامہ اقبال کے) اس شعر میں رب تعالٰی کی گستاخی صاف ظاہر ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۱۹ ماخوذ فتاوی نعیمیہ)

(علامہ اقبال کے) اس شعر میں رب تعالٰی کے نبیوں کی گستاخی کی گئی ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۱۴)

(علامہ اقبال کے) اس مصرع میں حضرت خضر اللہ کے نبی کی توہین کی گئی ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۱۴)

رہا یہ کہنا کہ اقبال نے ساری عمر انگریز نوازی کی تو یہ اگرچہ تاریخی اعتبار سے درست ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۱۶)

اقبال کی جذباتی حالت اور تندی وتیزی یہ جذباتی کیفیت کا ہی نتیجہ ہے کہ بارگاہ رب تعالٰی کے احترام کا خیال بھی نہیں رکھا جاتا چنانچہ اقبال کے شکوے کے کثیر اشعار میں سخت بے باکی کے علاوہ دیگر اشعار میں بھی بڑی سخت کلامی پائی جاتی ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۲۱)

اس شعر میں بھی سراسر رب تعالٰی جل مجدہ کی گستاخی ہے کیونکہ شوخ کے معنی اردو لغت میں ہیں بے حیاء اکڑ باز، شرارتی خالق تقدیم رب کریم ہے اس کی پاک

ذات کیلئے ایسے جملے استعمال کرنا بہت بے باکانہ ہیں۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۲۲)

یہ رب تعالٰی کی گستاخی والے اشعار ہیں کوئی کسطرح نقل کرسکتا ہے شکوہ اقبال میں اس سے بھی زیادہ بری زبان استعمال کی گئی ہے یہاں ہم ان کو نقل نہیں کرتے کیونکہ زبان زد عام وخاص ہے۔ غالبًا ان شعروں کی وجہ سے ہم عصر علماء اسلام نے اقبال پر فتوی لگایا ہوگا کیونکہ کوئی بہت ہی دل گردے والا انسان ان اشعار کوسننا گوارا کرسکتا ہے ورنہ عام مسلمان کا تو یہ شعر سن کر پتہ پھٹتا ہے دل شق اور جگر زخمی ہوتا ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۲۳)

غالبًا وہ بریلوی علماء ہی ہونگے جنہوں نے اقبال پر فتوے لگائے ہونگے جیسے یہاں محسوس ہوتا ہے لیکن اقبال کا ہم نوا وھابی بھی اقبال کا پیارا چنانچہ اقبال اور کشمیر ص ۲۰۳ پر ہے اقبال انورشاہ کشمیری کے بہت مداح تھے اسکو ملا زادہ ضیغم لولابی (علامہ لولاب کا جوان شیر) کا لقب دیا۔ (تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۴۹)

یہ تحریر علمائے دیوبند کی عظمت کو واضح کرتی ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۵۰)

اقبال احادیث رسول کے خلاف محدثین کو برا سمجھنے والے ہیں۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۵۱)

اقبال تو نبوت کی شان کے بھی منکر ہیں۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۵۱)

اقبال ہندو کو کافر نہیں سمجھتا۔ اقبال تفضیلی شیعہ بھی ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۵۴)

اقبال کے دل میں اسلام کی ہر چیز کی کتنی دشمنی ہے۔

(تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال ص ۵۶)

یہ پوری کتاب علامہ اقبال صاحب کے خلاف لکھی گئی ہے۔

مولوی غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:۔

ان کے بعض اشعار بارگاہ الوہیت میں بہت گستاخانہ ہیں۔

پھر آگے لکھتے ہیں:۔

واضح رہے کہ جواب شکوہ، شکوہ کے گستاخانہ اشعار سے رجوع اور توبہ نہیں ہے۔

آگے لکھتے ہیں:۔

خود ڈاکٹر اقبال کو بھی بارگاہ الوہیت میں اپنی گستاخیوں کا احساس تھا۔

(تبیان القرآن ج۲ ص۴۹۵)

آگے لکھتے ہیں:۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی شان میں فقر کا لفظ نہ سن سکے اور برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی شان میں بخیل کا لفظ (جو ڈاکٹر صاحب نے خدا کو کہا) خاموشی سے سن لیا حالانکہ بخیل کے لفظ میں فقیر کی بہ نسبت زیادہ توہین ہے۔ شاید اس زمانہ میں صدیق اکبر کی طرح غیرت مند کوئی مسلمان نہیں تھا۔

(تبیان القرآن ج۲ ص۴۹۶)

اب آیئے دوسری طرف

(۱) بریلوی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

شاعر مشرق اپنے پیغام میں جگہ جگہ حضور اکرم ﷺ سے تعلق عشق قائم کرنے کیلئے جمال مصطفویؐ کی ایسی معرفت کے حصول پر زور دیتے ہیں جس معرفت نے ہر دور میں مسلمانوں کو آپ ﷺ کا فریفتہ کیے رکھا۔

(اقبال اور پیغام عشق رسول ص۱۴)

علامہ کے نزدیک دنیوی زندگی کی کامیابی ہو یا آخرت کی فوز وفلاح، سب عشق رسول ﷺ کے بغیر ناممکن ہیں۔ (اقبال اور پیغام عشق رسول ص ۱۸)

غرض قادری صاحب نے علامہ اقبال کو پکا عاشق رسول ﷺ ثابت کیا ہے۔

(۲) بابائے رضویت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

اگر مجدد نہ ہوتے تو اقبال نہ ہوتے (حضرت مجدد اقبال کی آرزو تھے حضرت مجدد اقبال کی تمنا تھے) (حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال ص۱۱)

پروفیسر صاحب نے اپنی اس کتاب میں علامہ اقبال صاحب کو مسلمان مان کر مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ نظریات کا اتفاقی ہونا دکھایا ہے۔

پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب نے علامہ اقبال کو رحمتہ اللہ علیہ لکھا ہے

(نذر نصیر گیلانی ص۲۶)

اب دیکھنا یہ ہے کہ:

طیب دانا پوری، حشمت علی خان اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی حکیم آل مصطفیٰ قادری، مفتی ضیاء الدین قادری مفتی اقتدار احمد خان نعیمی علامہ اقبال کو مسلمان ماننے کیلئے تیار نہیں

اور دوسری طرف پروفیسر مسعود احمد اور طاہر القادری صاحبان علامہ اقبال کو مسلمان اور عاشق رسول ﷺ مانتے ہیں۔

اب جو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک مسلمان کہنے والے کافر ہو جائیں گے اور جو مسلمان کہتے ہیں ان کے نزدیک علامہ کو کافر کہنے والے خود کافر ہو جائیں گے۔

فیصلہ بریلوی علماء کے ہاتھ میں!

۵۲) بریلوی گفتگو پر رضا خانی جنگ:

بریلوی استاذ العلماء مولوی غلام رسول سعیدی صاحب اپنے استاد احمد سعید کاظمی صاحب کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ:

قاضی نجد سے گفتگو

حضرت علامہ کاظمی صاحب حرم رسول ﷺ میں حاضر تھے۔ پرسوز گزارشات اور التجائیں کر رہے تھے۔ چہرہ حضور ﷺ کی طرف اور پیٹھ کعبہ کی جانب تھی۔ نجدی پہرہ داروں نے منع کیا اور کہا کہ کعبہ کی طرف پیٹھ نہ کرو بلکہ کعبہ کی طرف

چہرہ کر کے حضور ﷺ کی طرف پیٹھ کرلو۔ آپ نے ان کی طرف ذرا التفات نہ کیا۔ دوسرے دن آپ کو قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔ قاضی صاحب نے پوچھا، کیا آپ قبر رسول ﷺ کو کعبہ سے افضل سمجھتے ہیں؟

آپ نے فرمایا تم کعبہ کی بات کرتے ہو میں تو اس جگہ کو عرش سے بھی افضل جانتا ہوں۔ اس نے پوچھا، کوئی دلیل؟

آپ نے فرمایا، دیکھو از روئے قرآن حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالی کے شکر گزار بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے لئن شکر تم لا زید نکم وہاں بھی شکر گزار رہے۔ اب چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور بلندی پر لے جاتا۔ یہاں تک کہ عرش پر لے جاتا لیکن اللہ تعالیٰ انہیں حضور ﷺ کے پہلو میں لائے گا۔ معلوم ہوا کہ جو عظمت اور بلندی جوار مصطفیٰ ﷺ میں ہے وہ عرش کو بھی حاصل نہیں ہے۔ حضرت کاظمی صاحب نے جب یہ دلیل قائم کی تو نجدی قاضی دم بخود رہ گیا۔

(مقالات کاظمی حصہ اول ص ۲۴)

اس گفتگو کے متعلق جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اعظم پاکستان بریلوی مفتی اقتدار خان نعیمی گجراتی بدایونی صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہ تمام گفتگو اتنی عامیانہ اور بچگانہ ہے کہ اسکو ادنی احمق طالب علم بھی ایسا استدلال نہیں کرے گا۔ یہی بات ایسی کمزور تنکا بات سن کر قاضی نجد کا دم بخود رہ جانا پتہ نہیں کہاں تک درست ہے؟

اور پھر پتہ نہیں کہ اس بات کی علمیت پر دم بخود ہوا یا کمزور علمی پر کہ دیکھو اتنا بڑا وجیہ بزرگ آدمی کیسی بچگانہ اور کمزور بات کرتا ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۱ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

آگے لکھتے ہیں کہ:

ہم نے کاظمی صاحب کی اس دلیل پر گفتگو کرنی ہے۔ اس دلیل میں نو ۹ چشم پوشیاں ہیں۔

نمبر ۱۔ کاظمی صاحب نے فرمایا کہ چوتھے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہنچایا گیا یہ بات بھی حتمی یقینی نہیں۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۲۔۳۱)

آگے لکھتے ہیں کہ:

علامہ کاظمی صاحب جیسی بزرگ ہستی ایسی غیر یقینی اور غیر مستند بات اپنے اتنے بڑے عقیدے کی بنیاد بنائیں حیرانی ہے۔

نمبر ۲۔ آیت لئن شکرتم (الخ) کا مطلب و مقصد وہ نہیں جو علامہ (کاظمی) نے بیان فرمایا۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۲)

نمبر ۳۔ علامہ کاظمی صاحب نے یہ تاثر دینے کی کوشش فرمائی ہے کہ آسمانوں پر جانا مراتب کی بلندی ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۲)

لہذا کاظمی صاحب کی بات نامناسب ہوگئی ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۳)

نمبر ۶ کاظمی صاحب کی اس بات میں مرتبہء نبوت کے خلاف بات کی جھلک ہے کاظمی صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ چوتھا آسمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے اور وہاں پہنچنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبے بڑھے حضرت مسیح علیہ السلام کے شکر کا بدلا ملا اور شرافت حاصل ہوئی۔ یہ بات عقیدہ اسلام کے خلاف ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۳)

کاظمی صاحب کو اس نظریہ سے رجوع کرنا چاہیے اتنی کمزور باتوں اور قابل اعتراض باتوں کا فخریہ پرچار کرنا نادانی ہے

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۳)

نمبر ۸: آسمانوں پر صرف حضرت مسیح علیہ السلام کو پہنچایا گیا ان کو شکر کے بدلے تو باقی انبیاء علیہ السلام شکر گزار نہیں یا ان کا شکر ابھی کم ہے آسمانوں پر بھیجنے کے لائق نہیں (معاذاللہ) (تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۳)

نمبر۹: کیا صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کا مرتبہ حضرت مسیح سے بڑھ کر ہے کہ پہلے ہی سے روضے میں قریب تر ہیں مگر حضرت مسیح علیہ السلام کئی ہزار سال سے شکر کر رہے ہیں مگر اس جگہ نہیں آئے جس جگہ حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔ کیا عجیب غیر مدبرانہ فکر ہے۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص ۳۲)

اب مفتی صاحب بریلوی نے بریلوی غزالی زماں کے بارے میں یہ فتوے د

(۱) بریلوی کاظمی نے بہت ہی عامیانہ اور بچگانہ بات کی ہے۔

(۲) بریلوی کاظمی کی بات نہایت ہی شرم دلانے والی ہے

(۳) بریلوی کاظمی نہایت ادنی احمق طالب علم ہے

(۴) بریلوی کاظمی کی بات کمزور تنکا ہے

(۵) بریلوی کاظمی کی گفتگو میں ۹ چشم پوشیاں ہیں

(۶) بریلوی کاظمی نے اتنے بڑے عقیدے کی بنیاد غیر یقینی اور غیر مستند بات پر رکھی۔

(۷) بریلوی کاظمی نے لئن شکرتم (الایہ) کا غلط مطلب بیان کیا

(۸) بریلوی کاظمی نے نامناسب بات کی

(۹) بریلوی کاظمی نے مرتبہ نبوت کے خلاف بات کی

(۱۰) بریلوی کاظمی نے عقیدہ اسلام کے خلاف بات کی

(۱۱) بریلوی کاظمی غیر مدبرانہ فکر کے مالک ہیں

اور مولوی غلام رسول سعیدی کو نادان کہا ہے۔

(۵۳) ایک خواب پر رضا خانی جنگ

بریلوی شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی صاحب تذکرۃ الرشید میں درج شدہ ایک خواب کو گستاخانہ قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:

معاذ اللہ حضور ﷺ دیوبندیوں کے باورچی۔

ایک دن اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہے ہیں کہ جناب۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے

اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اٹھ، تو اس قابل نہیں کہ حاجی امداد کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔

(تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ ۶۴ شمائم امدادیہ ۲۶)

فوائد: اس خواب کو لکھنے اور شائع کرنے کا مقصد کیا ہے یہی کہ علماء دیوبند کا مقام اتنا بلند ہے کہ وہ خاتون اس قابل نہیں تھی کہ دیوبند کے مولویوں کا کھانا پکائے بلکہ ان کا کھانا پکانے کے قابل حضور ﷺ ہیں اس طرح حضور ﷺ کو باورچی بنا دیا (معاذ اللہ)

(بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص ۳۱)

بریلوی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب فیض احمد اویسی جیسوں کی گندی اور گستاخانہ سوچ پر تنقید کرتے ہوئے اس خواب کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ:

تو کیا معاذ اللہ اس سے مراد یہ لیا جائے گا کہ حضور ﷺ ان کا کھانا پکانے کیلئے آئے اور کیا معاذ اللہ آپ ﷺ نے باورچی کا کام کیا۔ اسی طرح اگر کوئی بدبخت و گستاخ زبان کھولنے پر آئے تو کہاں تک جا سکتا ہے۔

حالانکہ حقیقتاً یہ سب چیزیں علامتی ہیں اور یہ ارشادات و فرمودات اور کلمات اپنے ظاہری معنی پر محمول نہیں کئے جاتے بلکہ ہمیشہ ان کی تعبیر و تاویل کی جاتی ہیں۔ (خوابوں اور بشارات پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص ۹۱)

ڈاکٹر صاحب قادری کی رو سے

جو مندرجہ بالا خواب سے یہ مراد لے کہ نبی علیہ السلام دیوبندیوں کے باورچی بن گئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) ایسا انسان بدبخت اور گستاخ ہے۔ تو فیض احمد اویسی بریلوی جناب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی رو سے

بدبخت بھی بنے

گستاخ بھی بنے

(۵۴) نبی علیہ السلام کو ابولہب وغیرھم سے تشبیہ:

مولوی اشرف سیالوی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ؛

وہاں سب لوگوں نے اللہ رب العزت کے سوال الست بربک کے جواب میں بلی کہا تھا لیکن یہاں کوئی شداد، کوئی فرعون کوئی ھامان اور کوئی ابولھب بن گئے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ عالم ارواح و عالم اجساد کا معاملہ مختلف ہے۔ اسی طرح نبی مکرم ﷺ عالم ارواح میں ملائکہ وانبیاء کے نبی تھے لیکن یہاں نہ کوئی ملک نہ نبی، پھر آپ ﷺ نبی کس کے تھے۔ (ہدایۃ المتذبذب الحیر ان)

بندہ نے عالم ارواح اور عالم اجساد کے معاملات کا فرق بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم سے بھی الست بربکم پوچھا گیا تھا اور ہم نے جواب میں بلی بھی کہا، لیکن یہاں پر ہمیں کچھ بھی یاد نہیں نہ سوال نہ ہی جواب۔ ابوجھل، ابولھب، فرعون، نمرود، شداد وغیرہ نے بھی یہ جواب وہاں دیا تھا لیکن یہاں ان کا حال کیا ہوا۔ (تحقیقات ص ۶۱)

بریلوی پروفیسر محمد عرفان قادری صاحب سیالوی صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مولوی صاحب! پھر آپ نے صرف اس بات پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے بھی مکروہ عبارت لکھی کہ اسی طرح نبی مکرم ﷺ، الخ استغفر اللہ یعنی آپ نے بڑی دیدہ دلیری اور بے باکی سے سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کے عالم ارواح میں نبی ہونے اور بقول آپ کے عالم اجساد میں تقریباً چالیس سال تک نبی نہ ہونے کا موازنہ حکم خداوندی کے مطابق جانوروں سے بھی بدتر کفار بلکہ کفار کے سرداروں کے کفر سے کر دیا یعنی بقول آپ کے جس طرح عالم ارواح میں تو وہ مومن تھے لیکن عالم اجساد میں آکر کافر ہوگئے اسی طرح رسول ﷺ ارواح میں نبی تھے لیکن عالم اجساد میں آکر نبی نہ رہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

مولوی صاحب! آپ نے یہ کیسی منحوس تشبیہ پیش کی ہے؟ کیا علامہ بیضاوی علیہ الرحمہ کا پیش کردہ قانون بھی آپ کے دل میں محو ہوگیا کہ

والشرط فیه و هوان یکون علی وفق الممثل له من الجهة التی تعلق

بها التمثیل فی العظم و الصغر و الخسة والشرف۔

(انوار التنزیل ج ۱ ص ۳۷)

یہ جملہ لکھتے وقت آپ کے ہاتھوں میں مجبور و بے بس و بے زباں قلم بھی یقیناً تڑپ رہا ہوگا اس کا کلیجہ بھی پھٹ رہا ہوگا وہ بھی زبان حال سے رو رو کر آپ سے التجا کر رہا ہوگا کہ یہ بھیانک جملہ نہ لکھیں جس سے اہل اسلام کے دل بری طرح گھائل ہو جائیں گے لیکن شاید خود ساختہ علمیت کے نامعقول نشہ میں مدھوش آپ عظمت مصطفیٰ ﷺ کے خلاف گستاخانہ عبارت سے رجوع کریں۔ اور اپنے پیارے حبیب، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، روف و الرحیم ﷺ کے حضور معافی کے درخواست گزار ہو جائیں اور یاد رکھیں آپ اپنے جیسے کسی عام آدمی سے معافی کے طلب گار نہیں کہ آپ کو شرمندگی محسوس ہو۔

(نبوت مصطفیٰ ﷺ ص ۶۳-۶۲ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

یعنی بریلوی پروفیسر کی رو سے

(۱) مولوی اشرف سیالوی نے بڑی دیدہ دلیری اور بے باکی سے نبی علیہ السلام کے لئے منحوس تشبیہ دی ہے (معاذ اللہ)

(۲) مولوی اشرف سیالوی نے نبی علیہ السلام کیلئے بھیانک جملہ لکھا

(۳) مولوی اشرف سیالوی نے اھل اسلام کے دل کو بری طرح گھائل کیا ہے

(۴) مولوی اشرف سیالوی نے خود ساختہ علمیت اور نامعقول نشہ میں مدھوش ہو کر نبی علیہ السلام کے خلاف گستاخانہ عبارت لکھی ہے

(۵) مولوی اشرف سیالوی اپنی اس گستاخانہ عبارت سے رجوع کر کے توبہ کرے اور نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں معافی مانگے

۵۵) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ پر احمد رضا کا فتوی:

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اعتراض ۲: بعض محدثین نے کہا کہ حدیث میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کی فضیلت ثابت نہیں چنانچہ علامہ مجد شیرازی نے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس کی تصریح کی ہے۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر ص ۸۴)

جواب میں مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ممکن ہے شیخ مجد یا حضرت شیخ محدث دہلوی قدس سرہ کو یہ روایات نہ ملی ہوں کسی محدث کا حدیث سے بے خبر رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث موجود ہی نہ ہو۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر ص ۸۴)

اب اس پر بانی بریلویت مولوی احمد رضا خان صاحب حضرت شیخ محدث دہلوی کا نام لئے بغیر یوں چیختے اور برستے ہیں کہ:

بعض جاہل بول اٹھتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں یہ ان کی نادانی ہے۔ علماء محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں یہ بے سمجھ خدا جانے کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ (انگوٹھے چومیے ص ۵۲)

یہاں مولوی احمد رضا خان حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شیخ مجد کو

(۱) جاہل (۲) نادان (۳) بے سمجھ

کہا ہے

اب ذرا دیکھیں کہ مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب نے اسی وجہ سے شیخ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو کچھ نہیں کہا جبکہ مولوی احمد رضا خان نے فتوی بازی کر کے شیخ رحمتہ اللہ علیہ پر خوب گند نکالا۔

اب اعلیٰ حضرت کی تنقید مفتی احمد یار خان نعیمی پر بھی ہوتی ہے

۵۶) بریلوی ملاؤں کا اتحاد اور رضوی فتوے:

بریلوی ملاؤں کا بدمذہبوں سے اتحاد پڑھیں:

(۱) مولوی احمد رضا خان صاحب نے تاسیس ندوہ کی میٹنگ میں شرکت کی
(انوار رضا ص ۱۲۔ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(۲) اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا ایسے جلسوں میں شریک ہونے

کو مفید سمجھتے تھے جو مشترکہ مقاصد کے حصول کیلئے منعقد ہوتے تھے۔
(انوار رضا ص ۷۰۹)

(۳) قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۶ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی۔ بعض بریلوی علماء نے دیوبندی، وہابی، شیعہ وغیرہ تمام فرقوں کے لوگوں سے مل کر تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا۔ حالانکہ ان ہی بریلوی علماء کے عقیدہ کی رو سے باقی فرقوں کے لوگ اپنے کفریہ اقوال کے باعث دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس سے پہلے وہ بار ہا فتوے دے چکے ہیں کہ ان کے ساتھ مذہبی اتحاد اور میل جول ناجائز ہے۔
(فتاوی محدث اعظم ص ۳۰۔ مکتبہ قادریہ فیصل آباد)

(۴) مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نصاب کمیٹی اور شیعہ سنی امن کمیٹی کے رکن بنے۔ (مقالات سعیدی ص ۶۱۲)

(۵) پیر جماعت علی شاہ صاحب نے تحریک خلافت میں علمائے اہلسنت دیوبند کی حمایت میں ساتھ چلتے رہے۔ (سیرت امیر ملت ص ۴۱۵)

مجلس احرار اسلام میں آپ نے شرکت بھی کی اور چندہ بھی دیا۔
(سیرت امیر ملت ص ۴۰۳)

(۶) مولانا عبدالماجد بدایونی خلافت کے پلیٹ فارم پر ہندو مسلم اتحاد کیلئے تقریریں کررہے تھے۔ (فتاوی مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف ص ۲)

اور ابوالحسنات قادری صاحب تحریک ختم نبوت میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ اتحاد کر کے چلتے رہے۔

(۷) بریلوی غزالی زماں مولوی احمد سعید کاظمی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

میں تو صرف اتنی بات جانتا ہوں کہ جب مجلس کے ارکان مولوی خیر محمد جالندھری اور مولوی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسۃ وغیرہ حضرات نے مجھے ملتان کی تحریک کا صدر بنایا۔ (مقالات کاظمی جلد دوم ص ۳۵۷)

(۸) تحریک خلافت میں مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب بریلوی نے بھی حصہ لیا۔

(انوار مظہریہ ص ۲۵۴)

(۹) تحریک خلافت میں بریلوی شاہ محمد سلیمان بھلواری، پیر محمد اسماعیل روشن سرہندی، پیر میں حسین جان سرہندی، پیر محمد شاہ بھیروی خلیفہ ضیاء الدین سیالوی، پیر غلام مجدد سرہندی، حسین ولی پوری، پیر سعید شاہ بنوری کوھاٹی، پیر عبداللہ جان سرھندی، پیر محمد ہاشم جان سرہندی، پیر محمد اسحاق جان سرہندی وغیرھم حضرات نے حصہ لیا۔

(تحریک پاکستان اور مشائخ عظام از محمد صادق قصوری)

کیا ان بریلوی مولویوں نے بدمذاہب (تمہارے بقول) اتحاد کر کے تحریک خلافت میں حصہ نہیں لیا تھا؟ بالکل اتحاد کیا تھا

(۱۰) آجکل آپ کے ابوالخیر زبیر وغیرہ نے ختم نبوت کیلئے اتحاد نہیں کیا۔

---

(۱۱) تحریک نظام مصطفےٰ تحریک ختم نبوت میں شاہ احمد نورانی عبدالستار خان نیازی وغیرہم بریلوی علماء نے بھی تو دیوبندی علماء کے ساتھ اتحاد کیا تھا۔

گیارہویں شریف کے حوالے سے ان گیارہ حوالوں کو ذہین میں رکھے اور ان درجہ ذیل فتاوی جات پر بھی غور کریں۔

بریلوی مرجع الخواص والعوام مفتی سردار احمد لائکپوری صاحب سے متعلق لکھا ہے کہ: ''ان (بدمذاہب) کے ساتھ مذہبی اتحاد اور میل جول ناجائز ہے''۔

(فتاوی محدث اعظم ص ۳۰)

آگے:

''حضرت شیخ الحدیث (سردار لائکپوری) اور چند دیگر متدین مفتی علماء اس اتحاد میں شریک نہ ہوئے۔ ان کا فتوی تھا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ بے دینوں بدمذہبوں اور اللہ اور رسول کے دشمنوں سے اس قسم کا میل جول روا نہیں رکھ سکتے''۔

(ایضاص ۳۱-۳۰)

''تو لوگوں نے دیکھا کہ حق وہ تھا جو حضرت شیخ الحدیث (سردار لائکپوری) نے کہا اور کیا'' (ایضاص ۳۱)

آپ نے ہمیشہ فتوی دیا کہ اہانت رسول کے مرتکب لوگوں، بے دینوں، بدمذہبوں اور اللہ اور رسول کے دشمن فرقوں سے کسی قسم کا میل جول نہ رکھا جائے۔

۱۹۵۲ء کی تحریک ختم نبوت کی مجلس عمل چونکہ سنی، دیوبندی، وہابی شیعہ وغیرہ علماء پر مشتمل تھی۔'' (ایضاص ۳۳)

''بریلوی مولوی قادری محبوب رضا قدسی کراچی اپنے ایک مضمون لکھتے ہیں کہ بعض جوشیلے نوجوان بضد ہیں کہ دوسری جماعتوں کے ساتھ مل کر تحریک چلائی جائے۔''

(ایضاص ۳۴)

''مگر ہم اہانت رسول ﷺ کرنے والوں سے اشتراک عمل کسی طرح بھی پسند نہیں کریں گے، چنانچہ اپنے اس صحیح فیصلہ پر آخر دم تک ڈٹے رہے۔''

(فتاوی محدث اعظم ص ۳۴)

مولوی احمد رضا خان صاحب سے بد مذہب سے اتحاد وغیرہم کسی صورت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

عرض: اکثر لوگ بد مذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ارشاد: حرام ہے اور بد مذہب ہوجانے کا اندیشہ کامل ہو اور دوستانہ ہو تو دین کے لئے زہر قاتل ہے۔ (ملفوظات حصہ دوم ص ۲۳۹)

آگے امام جلال الدین سیوطیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

ایک شخص روافض کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب اس کی نزاع کا وقت آیا۔ لوگوں نے حسب معمول اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی۔ کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے کہہ رہے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر وعمر کو برا کہتے تھے۔ اب یہ چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ اٹھے۔ ہرگز نہ پڑھنے دیں گے۔ (ملفوظات حصہ دوم ص ۲۴۰)

آگے بد مذہبوں سے اتحاد کے بارے میں حتمی بات کہتے ہیں کہ:

"یہ نتیجہ ہے مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا جب صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدگوں سے میل جول کی شامت ہے۔

تو قادیانی اور وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس نشت وبرخاست کی آفت کس قدر شدید ہوگی ان کی بدگوئی صحابہ تک ہے ان کی ابنیاء اور سید الانبیاء اور اللہ عزوجل تک۔ (ایضا ص ۲۴۰ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

ان درج بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ

جن بریلوی ملاؤں نے بدمذہبوں سے اتحاد کیا وہ:

۱) غلطی پر تھے

۲) باطل پر تھے

۳) جوشیلے نوجوان کی طرح تھے

۴) ضدی تھے

۵) حرام کاری کے مرتکب ہوئے

۶) ناجائز فعل کرتے رہے

۷) کلمہ نصیب نہ ہوا ہوگا

۸) اپنی شامت لانے والے ہیں۔

یادرہے کہ:

۲۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو شاہ احمد نورانی بریلوی اور مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کے اتحاد کی خبر آئی" (القول السدید مارچ ۱۹۹۲ ص ۹۸)

مولوی احمد رضا خان کے اتحاد سے متعلق درج ذیل فتاوی کو بھی غور سے پڑھیں جو انہوں نے مولانا عبدالباری فرنگی محلی صاحب کے متعلق ایک سو ایک کفریات میں شامل کر کے دیے تھے کہ:

(۱۸) مشرکین سے اتحاد جس طرح ہورہا ہے حرام قطعی وکبیرہ شدیدہ ہے اسے روا جاننا کفر ہے۔

(۱۹) اسے بمصلحت ممنوع نہ جاننا شریعت پر افترا۔

(۲۰) اس میں کوئی نقص نہ بتانا کفر۔

(۲۱) اس میں دینی فائدہ اور مسلمانوں کی بہبود بتانا اسے فرض اسلامی کے لئے ضروری جاننا کذب واضلال وابتداع فی الدین ہے۔"

(الطاری الداری حصہ اول ص ۲۳)

آگے اس اتحاد کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

(۲۶) اس کا حامی ہونا حرام کی حمایت ہے کہ کفر یا اقل درجہ اشد حرام ہے دشمنان خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ملحوظ رکھنے کا ادعا کذب قبیح واضلال صریح ہے۔

(۲۷) مسلمانوں کو اس کے مضبوط رکھنے کی ترغیب کفر یا کم از کم دعوت حرام واغوائے عوام ہے۔ (ایضا ص ۲۳)

(۳۵) مسائی اسلامیہ میں کفار سے متحد ہونا خود اپنی قید کا ذب امور معاشرتی کا رد اور کفار کو بطانہ بنانا ہے کہ سخت حرام ہے۔" (ایضا ص ۲۴)

(۶۰ تا ۶۲) حمایت دین میں مشرک کا پیش رو بننا اسے اپنا رہنما بنانا۔ جو وہ کہے وہی ماننا سب لا اقل حرام ہے۔ (ایضا ص ۲۵)

(۱۸) مشرکین سے اتحاد و دوستی موالات کہ سب کا حاصل ایک ہے بلکہ اتحاد سب میں زائد ہے حرام قطعی وکبیرہ شدیدہ ہے اس کا استحلال بلکہ استحسان صریح کفر ہے اور یہ کہنا کہ میں نے اتحاد وہنود میں کوئی فعل خلاف شرع روا نہیں رکھا سخت عجیب سبحان اللہ۔ مشرکین سے اتحاد خود ہی سخت حرام اشد کبیرہ ہے اس میں اور کسی گناہ کی آمیزش کی کیا حاجت ہے۔ (ایضا ص ۳۶۔۳۵)

(۱۹) یہ کہنا کہ مصلحت ہو تو اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں اللہ اور رسول وشریعت پر افتراء ہے۔" (ایضا ص ۳۷)

(۲۵) بلا شبہ صحیح ہے کہ میں ہندوؤں کے اتحاد کا حامی ہوں۔ یہ اللہ واحد قہار سے خم ٹھوک کر لڑائی لینی ہے اس کے اعدا سے اتحاد ضرور اس کے اولیاء سے عناد ہے۔"

(ایضاً ص ۳۷)

''مسلمانوں کا مذہب اتحاد مشرکین کو حرام و کفر بتا رہا ہے۔'' (ایضاً ص ۳۸)

تو درج بالا اتحاد کرنے والے بریلوی علماء پر کیا مولوی احمد رضا خان بانی بریلویت کی رو سے کفر کا فتوی نہیں لگے گا؟

اولیاء سے عناد رکھنے والے ان کو نہیں کہا جائے گا؟

شریعت پر افترا بازی کرنے والے نہیں کہا جائے گا؟

سخت حرام فعل کرنے والے نہیں کہا جائے گا؟

اللہ سے خم ٹھوک کر لڑائی لڑنے والے نہیں کہا جائے گا؟

یقیناً لگے گا اور کہا جائے گا۔

کیونکہ بریلویوں کے نزدیک

''کتابیوں سے بدتر مجوس ہیں۔ مجوس سے بدتر مشرکین ہیں جیسے ہنود۔ مشرکین سے بدتر مرتدین ہیں جیسے وہابیہ خصوصاً دیو بند''۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۲۱ ص ۲۶۴) فہارس فتاوی رضویہ ص ۲۳۱

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

کفر اصلی سے ارتداد بدتر کفر اصلی میں نصرانیت سے مجوسیت بدتر، اور اس سے بھی بدتر وہابیہ اور اس سے بدتر دیو بندیت ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۴ ص ۳۴۴ فہارس فتاوی رضویہ ص ۳۵۱)

''مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی محبت سے بدتر ہیں وہابیہ اور دیو بند یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں۔''

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۴ ص ۳۲۸ فہارس فتاوی رضویہ ص ۳۶۶)

۵۷) غیر اللہ کو قیوم زماں بولنا کفر:

۱) بریلوی مولوی محمد اسد اللہ وٹو صاحب پیر سیف الرحمٰن کو لکھتا ہے کہ:

سرکار مبارک مجدد ملت قیوم زمان سرتاج اولیاء عصر، جامع معقول ومنقول استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب۔

(سہ ماہی انوار رضا مبارک نمبر ص ۲۸۰) مکتبہ انٹرنیشنل غوثیہ فورم خوشاب۔

۲) مفتی محمد عبد العلیم قادری بریلوی صاحب بریلوی پیر کو لکھتے ہیں کہ:

''قیوم زماں کی ذات برکات'' (سہ ماہی انوار رضا مبارک نمبر ص ۱۹۲)

۳) بریلوی میجر محمد یعقوب محمدی سیفی صاحب بریلوی پیر کو کہتے ہیں کہ:

قیوم زمان مجدد دوراں غوث زماں، شیخ المشائخ، پیر طریقت، رہبر شریعت، امام دین وملت اخندزادہ سیف الرحمٰن۔ (ایضاً ص ۱۸۰)

۴) بریلوی پیر مولوی میاں محمد آصف سیفی صاحب اپنے رضوی پیر و مرشد کو لکھتے ہیں کہ:

''آپ کی رحلت مبارک سے جہاں عالم اسلام مجدد عصر قیوم زماں کے سایہ اقدس سے محروم ہوا'' (ایضاً ص ۱۰۲)

۵) بریلوی صاحبزادہ احمد حسن السیفی صاحب رضوی پیر و مرشد کو لکھتے ہیں کہ:

پیر طریقت رہبر شریعت قطب الارشاد والتکوین قیوم زمان مجدد عصر حاضر حضرت شیخ المشائخ اخندزادہ سیف الرحمٰن۔ (ایضاً ص ۸۹)

۶) بریلوی علامہ عبد القادر شاہ ترمذی سیفی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''میری مراد قیوم زماں، مجدد دوراں، قطب الارشاد فرد الافراد، غوث زماں، جان سالکاں پیر طریقت، رہبر شریعت منبع فیوض وبرکات سیدنا ومرشدنا اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن۔ (ایضاً ص ۵۵)

۷) بریلوی شیخ القرآن محمد سعید حیدری السیفی صاحب لکھتے ہیں کہ:

قیوم زماں مجدد دوراں محبوب سبحان حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک۔

(ایضاً ص ۱۰)

۸) پیرزادہ اقبال فاروقی نگران مرکزی مجلس رونا لاہور نے بھی حضرت مجدد

الف ثانی کو جگہ جگہ قیوم لکھا ہے۔ (روضۃ القیومیہ ص ۵۱)

اب بریلوی ملاؤں کے علاوہ بانی دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری صاحب فتوی لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

سوال: کسی کا نام عبدالقیوم ہو اسی کو قیوم کہہ کر پکارنا کیسا؟ اسی طرح کسی بزرگ کو ''قیوم جہاں'' یا ''قیوم زماں'' کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنا سخت حرام ہے۔ بعض فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام کے نزدیک بندے کو اللہ عزوجل کے مخصوص ناموں جیسے قیوم، قدوس، یارحمٰن کہہ کر پکارنا کفر ہے۔ قیوم زماں یا قیوم جہاں کہنے کا ایک ہی حکم ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت فتاوی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۰ پر فرماتے ہیں:

فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام نے ''قیوم جہاں'' غیر خدا کو کہنے پر تکفیر فرمائی۔

مجمع الانہر میں ہے: اگر کوئی اللہ عزوجل کے اسماء مختصہ میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے جیسے اسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) قدوس، قیوم یا رحمٰن کہے تو یہ کفر ہوجائے گا۔ واللہ تعالیٰ عالم۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص ۵۹۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

لو جی بانی دعوت اسلامی کے فتوے سے بریلوی ملاں اور بریلوی حضرات کی سیلی جماعت والے کافر ہوگئے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ خوب میرے حق میں

مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

''غیر خدا کو قیوم جہاں کہنا کفر ہے''۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص ۴۱۴)

۵۸) اللہ کے سوا کسی کو خدا کہنا:

۱) بریلوی غزالی زماں مولوی احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھ کہ مسلمان ہے، دغا باز نہیں

(دیوان محمدی ص ۱۹) مطبوعہ آستانہ عالیہ دربار محمد یہ یار گڑھی رحیم یار خان

۲) بریلوی مولوی محمد یار فریدی اپنے آپ کو لکھتا ہے کہ:

''خداوند جہاں''۔ (دیوان محمدی ص ۱۳، ۱۲۸)

۳) بریلوی مولوی محمد یار فریدی گڑھی لکھتا ہے کہ:

بجاتے تھے جو انی عبدہ کی بنسری ہر دم
خدا کے عرش پرانی انااللہ بن کے نکلیں گے

(دیوان محمدی ص ۱۴۹)

۴) مولوی حنفی احمد اویسی بریلوی صاحب نے بھی یہی مندرجہ بالا شعر نقل کرکے اس شعر کی تائید کی ہے۔

(شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ ص ۲۰۵) مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور۔

فاضل بریلوی مختلف فرقوں کی گستاخانہ عبارات نقل کرتے کرتے لکھتے ہیں کہ:

بمعنے خدا ہے سراہا گیا ہے
محمد خدا ہے خدا ہے محمد

(دوام العیش ص ۱۸)

اس شعر نقل کرنے والوں کے متعلق بھی یہی نقل کرتے ہیں کہ:

''یہ سب فرقے بالقطع والیقین کافر مطلق ہیں۔'' (ایضاص ۱۸)

بانی دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس شعر کے مصرع ثانی میں دوصریح کفر ہے۔ مخلوق کو خدا کہنا۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص ۵۱۸)

اس شعر کے مصرع ثانی میں غیر خدا کو خدا کہا گیا ہے۔ یہ صریح کفر ہے۔

(ایضاص ۵۱۸)

تو مولوی احمد رضا خان اور مولوی الیاس عطاری قادری صاحب کی رو سے:

۱) احمد سعید کاظمی

۲) فیض احمد اویسی

۳) محمد یار گڑھی

وغیرہم بریلوی علماء کافر ہوگئے۔

۵۹) شیخ جیلانی سے بریلوی پیر افضل:

مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی صاحب اپنے بریلوی پیر سیف الرحمٰن سیفی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

یہ کہنا غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں ہونے کا دعوی کیا ہے تو یہ بھی جھوٹ ہے۔آپ نے ہرگز یہ دعوی نہیں فرمایا یہ بھی کسی خلیفہ کا خواب اور اس کی تعبیر کے ضمن میں بہر حال یہ جزوی فضیلت پر بھی محمول ہوسکتا ہے۔

(انوار رضا مبارک نمبر ۲۴۵)

یعنی

۱) یہ جھوٹ ہے کہ پیر سیف الرحمٰن سیفی نے غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں ہونے کا دعوی کیا ہے۔

۲) بلکہ یہ کسی کے خلیفہ کے خواب کی بات ہے۔

۳) پیر سیف الرحمٰن کو غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں جزوی فضیلت ہے۔

آگے یوں لکھتے ہیں کہ:

یونہی حضور غوث پاک سے بھی کوئی ولی اگر جزوی طور پر افضل ہوجائے تو کیا قیامت ہے جب غوث پاک کا قیامت تک آنے والا اولیاء کرام سے افضل ہونا نہ قرآن میں منصوص ہے نہ حدیث میں نہ اجماع میں نہ آئمہ مجتہدین کے نزدیک جو اس کا مدعی ہے وہ ضرور پیش کرے مگر کوئی قیامت تک اپنی مرضی پیش نہیں کرسکتا بلکہ غوث پاک کے قیامت تک آنے والے تمام اولیاء پر افضل طور پر کلی ہونے کی نص بھی موجود نہیں ہے بلکہ اپنے زمانے کے اولیاء سے افضل ہونے پر بھی نص موجود نہیں۔

(ایضاص ۲۴۶)

(۱) بریلوی استاذ الاساتذہ مولوی عطا محمد بندیالوی صاحب اس مندرجہ بالا موقف کو گستاخ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

دوسری گزارش یہ ہے کہ غوث اعظم کا جو گستاخ ہے اس کو شدہ خطرہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ضائع ہوجائے، چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''شرح مشکوۃ'' میں لکھا ہے کہ محدث ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا تو جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کو سخت تکلیف محسوس ہوئی اس کے احباب نے اس کو کہا کہ یہ تکلیف تم کو اس لئے ہورہی ہے تم غوث اعظم کے گستاخ ہو۔لہذا اس کے احباب ابن جوزی کو غوث الاعظم کی مجلس میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ آپ کا گستاخ ہے۔ اس کو مرنے کی سخت تکلیف ہورہی ہے۔آپ اس کو معاف کردیں۔آپ نے معاف کردیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگیا۔ اگر آپ معاف نہ کرتے تو خطرہ تھا کہ اس کا ایمان سلب ہوجائے۔ اس سارے قصے کو علامہ بحر العلوم نے ''شرح مسلم الثبوت'' کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ''شیخ ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا، جس کی وجہ سے وہ عظیم ہلاکت میں پڑ گیا اور کہا گیا کہ قریب تھا کہ اس کا ایمان سلب ہوجائے لیکن حضرت غوث اعظم کی دعا سے اس کی موت ایمان پر ہوئی۔

لہذا تم کو چاہیے کہ اولیاء کا ادب کرو۔ یہ اولیاء اکرام اللہ کے رجال ہیں اور حضرت غوث الاعظم کی کرامات متواتر ہیں۔ ان کا انکار خدا کا دشمن اور پاگل ہی کرتا ہے۔

پس اللہ کے رجال کا ادب ملحوظ رکھو۔اس عبارت کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ:

پیر سیف الرحمٰن سرحدی کو بھی سلب ایمان کا خطرہ محسوس ہونا چاہیے۔

(خطرہ کے سائرن ص ۲۶) مطبوعہ ادارہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ۔

آگے یوں لکھتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ ایسے غلط نظریات سے مسلمانوں کو پناہ دے آمین۔'' (ایضاص ۲۶)

دست وگریباں

باب چہارم

اس باب میں بریلویوں کی ایسی عبارات آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی جس میں بریلوی مولوی ایک دوسرے کا منہ نوچتے، گریبان پھاڑتے، پگڑیاں اچھالتے کردار کشی کرتے نظر آئیں گے۔

مؤلف: مناظرِ اہلسنّت مولانا ابو ایوب قادری

(۲) بریلوی شارح بخاری مولوی غلام رسول رضوی فیصل آباد صاحب یوں فتوی دیتے ہیں کہ:

''اور مذکورہ تحریر میں ان سے عبدیت کے مقام سے فوق چھ مقامات عبدیت تحریر کئے ہیں۔ اہل سنت والجماعت ایسے عقیدے سے نالاں ہیں اگر واقعی مذکور تحریر واقع کے مطابق اور مولوی ضیاء اللہ کی تحریر کے حوالہ کے مطابق ہے اور معلوم بھی یوں ہی ہوتا ہے تو ایسا شخص عقیدہ کے اعتبار سے اہل سنت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

(الیضاص ۲۷)

مولوی غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد صاحب اس عقیدے کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''ان کے تحریر کنندہ حضرات کے عقائد اہل سنت والجماعت کے مطابق نہیں ہیں۔'' (الیضاص ۲۷)

بریلوی مناظر مولوی ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''پیر صاحب کے حضرت غوث اعظمؒ سے چھ درجے فوق قرار دینا بھی زعم باطل ہے فقیر کے نزدیک پیر صاحب ''ضالین'' کے راستہ پر گامزان ہیں۔''

(الیضاص ۲۷)

مفتی غلام سرور قادری نے ان باتوں کو بے ہودہ خرافات اور بیہودہ باتوں میں شمار کیا ہے۔ (الیضاص ۲۷)

بریلوی استاذ مفتی عبداللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

افغانی پیر کا قول خبیث کہ وہ پیران پیر سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتے ہیں غلط ہے کسی مجنوں کی بڑ اور کسی جاہل کی جہالت کا نمونہ ہے۔ (الیضاص ۲۹)

چوتھا باب

اس باب میں بریلوی علماء ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالتے، گریباں نوچتے، تنقید کا نشانہ بناتے، ایک دوسرے کی کردار کشی کرتے نظر آئیں گے۔

(۱) مولوی احمد رضا صاحب۔ مجدد بریلویہ:

(۱) بریلوی مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب احمد رضا خان کے بارے میں خیر عام وخاص نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ؛

آج کے سنجیدہ انسان ان کی طرف رخ کرتے جھجکتا ہے۔

(سفید وسیاہ ص ۴۳)

(۲) عام طور امام احمد رضا خان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مکفر المسلمین (مسلمانوں کو کافر گرداننے والے) تھے، بریلی میں انہوں نے کفرساز مشین نصب کرارکھی تھی۔ (انوار رضا ص ۱۰) (سفید وسیاہ ص ۴۳)

(۳) آج ایشیا میں جتنے بھی تحقیقاتی ادارے ہیں وہاں امام احمد رضا پر کام تو درکنار نام بھی نہیں ملے گا۔ (انوار رضا ص ۱۰) (سفید وسیاہ ص ۴۳)

(۴) فاضل بریلوی اپنے عہد کے جلیل القدر عالم تھے مگر علمی حلقوں میں اب تک ان کا صحیح تعارف نہ کرایا جاسکا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو بڑی حد تک نابلد ہے، چنانچہ میں جہاں یہ راقم (پروفیسر مسعود احمد) بھی موجود تھا، ایک فاضل (بریلوی مولوی، تعلیم یافتہ) نے فرمایا کہ مولانا احمد رضا خان کے پیرو تو زیادہ جاہل ہیں۔

گویا آپ جاہلوں کے پیشوا تھے۔ (سفید وسیاہ ص ۴۵)

گویا آپ جاہلوں کے پیشوا تھے۔ یہ حاشیہ آرائی تو خود پروفیسر صاحب نے کی ہے۔

(۲) بریلوی مولوی صلاح الدین سعیدی ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاونڈیشن صاحب احمد سعید کاظمی کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

(۵) راقم (مفتی غلام سرور قادری) نے عرض کی کہ مدرسہ انوار العلوم (یہ کاظمی کا اپنا مدرسہ ہے)۔ میں ایک صاحب نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں کہا ہے کہ وہ تو علم ظاہری کے ایک عالم تھے۔ (الحق المبین ص ۱۳)

بریلوی غزالی زماں کے اپنے مدرسے میں احمد رضا کے بارے میں یہ تاثر موجود ہے تو خود جان لو کہ یہ حقیقت کیا ہوگی۔

(۶) ایک مرتبہ ملتان میں حضرت کاظمی کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور اس دوران داڑھی کی حد شرع ایک مشت کے واجب ہونے سے متعلق اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتوے کا ذکر آیا کہ جو شخص داڑھی ایک مشت سے کم کرواتا ہے وہ فاسق معلن ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہے۔ اعلیٰ حضرت کے اس فتوے پر فقیر نے انوار العلوم کے بعض اساتذہ کی تنقید کا ذکر کیا۔ (الحق المبین ص ۱۳)

بریلوی مدرسہ انوار العلوم کے بریلوی اساتذہ ہی جب اپنے مقتدا کے فتوے پر تنقید کریں تو اسکی حیثیت آپ کو خوب سمجھ آجائے گی۔

(۳) بریلوی مستند عالم مولوی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

(۷) سبحن السبوح کی صرف ابتدائی چند ورقوں پر ہذیاں ہے۔

(سوانح صدر الشریعہ ص ۸۶)

سبحن السبوح مولوی احمد رضا خان کی تصنیف ہے جس کے بارے میں یہ بریلوی مولوی کہہ رہا ہے کہ اس میں چند ورقوں میں احمد رضا نے ہذیاں بکا ہے۔

اس کتاب کی تصحیح و تقدیم کرنے والے بریلوی ممتاز الفقہاء محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب ہے جو بانی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ہے۔ اور مصنف خود بھی اسی مدرسے کے مدرس ہیں۔

(۴) فاضل بریلوی کی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ:

(۸) تمام تر حقائق کے باوجود آج کا اہل دانش امام احمد رضا کی عبقری ذات کو

نہ تو جانتے ہیں نہ ہی پہچانتے ہیں۔ (انوار رضا ص ۱۸)

(۹) بے شک امام احمد رضا کے مزاج میں شدت وحدت تھی۔

(انوار رضا ص ۱۲)

(۱۰) یہ تلخ حقیقت تسلیم کیجئے کہ امام احمد رضا کا علمی حلقوں میں اب تک صحیح تعارف نہ کرایا جا سکا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو امام احمد رضا کو جانتا بھی نہیں۔

(انوار رضا ص ۹)

بریلوی مفتی محمد خلیل احمد خان برکاتی قادری بدایونی سرپرست مدرسہ ظفر العلوم محلہ سوتھ بدایوں یوپی (انڈیا) لکھتے ہیں کہ؛

فاضل بریلوی کی تحریر میں اور حالات میں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت تیز مزاج اور شدت طبیعت رکھتے تھے۔ (انکشاف حق ص ۱۷۸)

ہندوستان کے اور اہل علم بھی فاضل بریلوی مرحوم کے مقرر کردہ مطلب سے متفق نہیں ہیں۔ (انکشاف حق ص ۲۰)

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ دو مسئلے اعلیٰ حضرت نے امت مرحومہ کے سامنے ایسے پیش کیے ہیں جو ان سے قبل کسی امام کسی عالم کسی ولی کو نہ سوجھے۔ دونوں مسئلوں کی بنا پر ہندوستان کے مسلمین میں جا بجا جھگڑے اور فساد، نااتفاقیاں، بغض، کینہ، بدگوئی، ایذائے مسلمین وغیبت و بہتان بری طرح پھیلے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گھر گھر اختلاف۔ بھائی بھائی کا دشمن ومخالف بن گیا۔

(انکشاف حق ص ۲۱)

بریلوی مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب کو درج بالا عبارت پر غور کرنا چاہیے جو اس بات کو اچھالتا ہے کہ تقویت الایمان کی وجہ سے شورش پیدا ہوئی، لڑائی جھگڑے ہوئے۔

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

مولوی احمد رضا خاں اس قدر تیز مزاج آدمی تھے کہ علماء بدایوں سے ایک

فروعی مسئلہ کے اختلاف میں اس قدر سخت نازیبا الفاظ علماء بدایوں کی شان میں لکھیں جسکو پڑھ کر اھل ایمان مولوی احمد رضا خان کی طبیعت کا اندازہ بخوبی لگا سکتا ہے۔

(انکشاف حق ص ۲۹)

حسام الحرمین میں جو عبارت تحذیر الناس تبدیل وتحریف لفظی ومعنوی کے ساتھ نقل کی گئی ہے وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ (انکشاف حق ص ۱۱۵)

علماء بدایوں کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ فاضل بریلوی کی یہ عادت ہے کہ دوسرے کے کلام میں اپنی تصنیف شامل کردیتے ہیں اور کلام غیر میں تصرف کا ملکہ رکھتے ہیں۔ (انکشاف حق ص ۱۴۷۔۱۴۶)

اس عبارت میں صاف صاف علماء بدایوں نے بیان کردیا کہ فاضل بریلوی کی پرانی عادت ہے کہ دوسرے کی عبارت میں تصرف اور دست درازی کرتے ہیں اور اپنی طرف سے لفظ گھڑ کر بڑھا دیتے ہیں اس میں عادت قدیمہ کے لفظ پر توجہ کی جائے کہ اسکی وسعت کہاں کہاں تک پہنچ رہی ہے۔ (انکشاف حق ص ۱۴۸)

سد الفرار حصہ دوم ص ۴۹ کے حوالے سے احمد رضا خان کی خاص خصوصیت کا بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مگر ہم کہتے ہیں کہ ان کو (احمد رضا کو) قطع و برید وتحریف کا ایسا چسکا کیا پڑ گیا ہے کہ کوئی عبارت کسی کی پوری پوری نقل نہیں فرماتے خاص کر وہ جس میں کا ایک ایک لفظ مربوط اور معنی خیز ہو۔ (انکشاف حق ص ۱۴۹)

علماء بدایوں فاضل بریلوی کیلئے صاف صاف بتا رہے ہیں کہ ان کو قطع و برید و تحریف عبارت غیر کا چسکا پڑ گیا ہے۔ مربوط اور معنی خیز الفاظ کو چھوڑ دیتے ہیں یہ بات واقعی صحیح ہے۔ (انکشاف حق ص ۱۴۹)

فاضل بریلوی احکام کفر لگانے کیلئے نقل عبارات میں تصرف اور دست درازی فرماتے ہیں یہ آپ کی پرانی عادت ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ کلام غیر میں قطع و برید و تحریف کا چسکا پڑ گیا ہے اور کوئی عبارت کسی کی پوری پوری نقل نہیں فرماتے۔ خاص کر

مربوط اور معنی خیز الفاظ کو ترک فرماتے ہیں۔ (انکشاف حق ص ۱۵۰)

جب جب کسی ہم عصر سے انکا (احمد رضا کا) ٹکراو ہوا تو انہوں نے ان کے کلام کو غلط معنی پہنا کر اپنی تشریح کی بنا پر کم از کم کفر کا فتوی تو لگا ہی دیا۔

(انکشاف حق ص ۱۷۸)

یاد رہے مفتی خلیل احمد خاں صاحب قادری برکاتی بدایونی بریلوی محدث اعظم کچھوچھوی صاحب کے مرید ہیں۔ جن پر فتوی کفر حشمت علی خاں صاحب نے لگایا ہے۔

"دیکھیے ستر باادب سوالات"

فاضل بریلوی کی خصوصیات گنواتے ہوئے خواجہ قمرالدین سیالوی کے استاد مولوی معین الدین اجمیری صدرالمدرسین مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف وناظم انجمن امینۃ انوار خواجہ اجمیر شریف لکھتے ہیں کہ:

مباحثہ علمیہ میں گو وہ (احمد رضا) عہدہ برا ہو سکتا لیکن پہلو دار گوئی دشنام دہی میں کوئی بازی نہیں لے جا سکتا۔ (تجلیات انوار المعین ص ۲)

آگے لطیف تنقید کرتے ہوئے ان کی مزید خصوصیات گنواتے ہیں کہ:

اعلیٰ حضرت کو غیرت پہ غیرت دلائی مگر احیائے سنت کے مدعی اعلیٰ حضرت: سو شہیدوں کا اجر تقسیم کرنے والے دنیا بھر کو اپنی مجددیت منوانے والے اعلیٰ حضرت: ایک عالم کی تکفیر کرنے والے اعلیٰ حضرت: مناظرہ کیلئے آمادہ نہ ہوئے اور نہ کسی کو اپنا قائم مقام کیا۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اور خوب دل کھول کر صدق و ذہانت کا مرتبہ پڑھے کہ جب چودھویں صدی کے مجدد تک سے کافور ہوگی کہ فسق و ذہانت کا بلا وجہ اعلیٰ حضرت نے کیوں خون کیا اور کس مصلحت نے انکو اس امر شنیع پر آمادہ کیا۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳)

صدق و دیانت کو چھوڑنے والے احمد رضا خان صاحب تھے۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

بالمشافہ گفتگو وتقریری مناظرہ سے ہمیشہ اعلیٰ حضرت گریز کرتے ہیں لیکن اب تحریری گفتگو کے بھی لالے پڑ گئے۔ اگر یہی تھا تو پھر اس سلسلہ کی بنیاد ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ گھر میں بیٹھ کر جو چاہتے کرتے کوئی ہوں بھی نہ کرتا اور نہ حضرت کو اس قدر تحریری کوفت اٹھانا پڑتی جب ہمت کر کے میدان میں آگئے تو اب علمی اکھاڑے سے گریز کیسا۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۴)

یہ اعلیٰ حضرت کی علمی حیثیت ہے۔ جس کو اجمیری صاحب نے بہت خوبصورت انداز میں آشکار کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی تحریر کو اجمیری صاحب نے کیا نام دیا وہ بھی پڑھ لیں:

غیر منصف بھی ایک بار حیران ہو کر یہ جملہ بول ہی دے گا کہ یہ جواب ہے یا مذاق۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۴)

بدعت کو رواج دینے والے احمد رضا خان کی یہ خصوصیت بھی پڑھیے کہ جس ضعیف روایت کی بنا پر اعلیٰ حضرت بدعت کو بنام سنت رواج دینے کیلئے کمر بستہ ہوئے تھے۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۵)

اور اب ان (فاضل عبدالقادر مدنی جن کی حسام الحرمین میں تقریظ موجود ہے) خلاف کی وجہ سے بارگاہ اعلیٰ حضرت سے سوائے احمق وجاہل ان مفتی صاحب کے نصیبوں میں کچھ نہیں۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۵)

لیکن اعلیٰ حضرت نے اپنے رسالہ اجل الرضا کی نسبت اسکو سچ کر دکھایا کہ تمام مذاہب رائج الوقت پر طعن کر گئے اور اس رسالہ کو چھوا تک نہیں جسکی تردید لکھنے بیٹھے تھے۔ لطف پر لطف یہ کہ غیر متعلق حضرات کے نام و ذکر سے اجل الرضا کو پر کر دیا اور نہ معلوم کس مصلحت سے اپنے خاص فہم کو سوائے اپنے دل کے رسالہ میں جگہ نہ دی اور اسکے صراحتاً ذکر کو اپنے لیے عار سمجھ کر صرف اشارہ کنایہ سے کام لیا کہ ہنوز وہ غیر معروف و پردہ اخفاء ہے۔ پھر فرط عنایت و الطاف سے دوسروں کی زبان سے اس کا

نام رسالہ میں نقل بھی کر دیا۔ اب تازہ مصیبت یہ پیش آئی کہ جس راز کو مخفی رکھنا چاہا تھا وہ طشت از بام ہو گیا۔ اس میں ہمارا کیا قصور۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۶-۵)

اعلیٰ حضرت کے وہ حالات جو ہنوز پردہ ظلمت و تاریکی میں ہیں منظر عام میں آجاویں گے۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۷)

اعلیٰ حضرت کی خصوصیات و کمالات تاریکی کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے حواریو! لو آو! ہم تم کو اعلیٰ حضرت کے کمالات سے روشناس کرائیں۔ تم نے ساری عمر انکے ساتھ صحبت اور مخاطبہ میں گزار دی پھر بھی انکے کمالات سے بے خبر رہے اور ہم پر طرف ایک ہی مخاطبہ کی بدولت تمام کمالات وخصوصیات کا انکشاف ہو گیا (تجلیات انوارالمعین ص ۷)

خصوصیت ۱۔ بند خلاصی:

جب اعلیٰ حضرت دلائل مخالف سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اپنی بند خلاصی کیلئے اصل دعوی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۷)

لیجئے اعلیٰ حضرت بند خلاصی تو کر لی مگر ساتھ ہی اسکے اپنی چنائی آپ ہی ڈھائی (تجلیات انوارالمعین ص ۸)

اعلیٰ حضرت نے فتنہ عظیم اسلام میں برپا کیا۔ اجمیری صاحب کی زبانی سنئے کہ:

جب یہ حالت تھی تو دنیائے اسلام میں یہ فتنہ کبری نہ معلوم کس مصلحت سے برپا کیا جس میں جزم تک حاصل نہ ہوا اسکی وجہ سے فتنہ عظیم برپا کر دینا صرف اعلیٰ حضرت کا حصہ ہے۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۸)

خصوصیت ۲۔ الزام بمالم یلتزم:

یعنی جس امر کا مخالف کو التزام نہ ہو نہ شرعاً عرفاً اسکا لزوم ہو اسکو اپنے مخالف کے سر تھوپ دینا اعلیٰ حضرت کی صفت خاصہ ہے جس کا اکثر مواقع میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۸)

کاش اگر تعصب وعلم بسیط کا ناخن چشم اعلیٰ حضرت سے دور ہو جائے تو ان کو صاف نظر آسکتا ہے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۹)

خصوصیت ۳۔ مغالعہ دہی:

یہ خاصیت اعلیٰ حضرت کی تمام تالیفات کی جان اور روح رواں ہے۔۔۔ اسکی مثالیں آپ کی تالیفات میں بکثرت ہیں جس کے احاطہ کیلئے ایک دفتر بھی کفایت کی ضمانت دے سکتا۔ (تجلیات انوار المعین ص ۹)

دور کیوں جائے خود اعلیٰ حضرت پر بھی اس کا انطباق اس طرح ہوسکتا ہے کہ جب اعلیٰ حضرت بیت الخلاء میں رونق افرز ہوں اس وقت کوئی یہ حکم سنا دے کہ اس وقت کوئی بیت الخلا میں داخل نہیں ہوسکتا۔ دوسرا شخص یہ خبر دے کہ اعلیٰ حضرت بیت الخلاء میں رونق افروز ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۹)

اے صفت مغالطہ دہی اپنے مربی وسرپرست اعلیٰ حضرت کے جان کی خیر مان ورنہ ان کے بعد تو محض لاوارث ویتیم رہ جائے گی اور پھر تجھ کو اس طرح دنیا میں فروغ دینے والا میسر نہیں آئے گا تو بڑی خوش نصیب ہے کہ تیرے بھاگوں ایسا قدردان تجھ کو ملا کہ جس کی نظیر نہ پہلے تھی نہ آئندہ اسکی امید ان کی ظل عاطفت کو غنیمت جان کر یہ تیرا دور اقبال ہے پھر نہ معلوم آئندہ تیری کیا گت بنے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۱۱)

مندرجہ بالا حوالے کو ایک بار اور پڑھے انشاالله احمد رضا خان کی علمی حیثیت خوب واضح ہو جائے گی۔ (تجلیات انوار المعین ص ۱۱)

خصوصیت ۴۔ بہتان طرازی:

اگر اعلیٰ حضرت کو انصاف سے روشناسی ہوتی تو وہ اسی سے اذان خطبہ اور نفس اذان وصلوٰۃ میں فرق سمجھ لیتے کہ انکی مخترعہ سنت کو فتنہ صغری اور اسکی وجہ سے نفس اذان وصلوٰۃ پر اطمینان نہ رہنے کو فتنہ کبری قرار ہے یہ ہیں اعلیٰ حضرت کے تصرفات (العیاذ باللہ)۔ (تجلیات انوار المعین ص ۱۲)

خصوصیت ۵۔ خروج از دائرہ بحث:

جب اعلیٰ حضرت جواب سے عاجز ودرماندہ ہو جاتے ہیں تو مبحوث عنہ کو چھوڑ کر غیر متعلق مباحث کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں کہ مبادا کہیں حق ظاہر ہو جائے تو اور لینے کے دینے پڑے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۱۲)

اب اعلیٰ حضرت کو اذان داخل مسجد میں کیا عذر ہے جبکہ وہ حنفی ہیں اور سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس خاص مسئلہ میں وہ مالکی ہیں۔ یا مجتہد کہ کسی امام کی پیروی سے سروکار نہیں رکھتے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۱۳)

خصوصیت ۶۔ مجادلہ:

یہ صفت اعلیٰ حضرت کا آخری حیلہ ہے جب دیگر صفات سے کام نہیں چلتا تو پھر الحیل مجادلہ پر عمل کرتے ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۱۳)

اعلیٰ حضرت نے جب اپنے تمام کئے کرائے پر پانی پھرتے دیکھا اور یہ چہار طرف سے اپنے آپ کو مجبور پایا تو مجادلہ کی اس طرح بنیاد ڈالی۔

(تجلیات انوار المعین ص ۱۳)

کیوں اعلیٰ حضرت سے کیسی کہی۔ اب تو خدارا حق کی طرف رجوع فرمائے

(تجلیات انوار المعین ص ۱۶)

اعلیٰ حضرت کی یہ بے ہنگام رفتار کیسے کیسے زبردست اجماعوں کا خاتمہ کرتی ہے

(تجلیات انوار المعین ص ۱۶)

خصوصیت ۷۔ حق پوشی:

اعلیٰ حضرت براہ حق پوشی ان تمام عبارات کو نظر انداز کر گے

(تجلیات انوار المعین ص ۱۶)

خصوصیت ۸۔ بادبدستی:

اعلیٰ حضرت سے جب کچھ نہیں بن پڑتا تو بادہوائی باتیں شروع کر دیتے ہیں

جن کی سند تو درکنار اسکے وعدہ کا بھی اندراج اپنے رسالہ میں نہیں کرتے۔ اور پھر نہایت کشادہ دلی کے ساتھ ایسی بے بنیاد بات کو ایسے پیرایہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ جیسے یہ تمام دنیا کے نزدیک مسلم ہے اور جس طرح دو۔دو چار کا انکار نہیں ہوسکتا اسی طرح یہ بادہوائی بات بھی ہے۔اس بساط بچھانے کے بعد یہ شاطرانہ چال چلتے ہیں کہ دیکھواس دنیا پر ہماری مخالفت کا دعوی رد ہوگیا۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۱۵)

ناظرین اس مندرجہ بالا خصوصیت کو غور سے پڑھیں اور اعلیٰ حضرت کی صفات سے آگاہی حاصل کریں۔

اعلیٰ حضرت پر اس مسئلہ کی وجہ سے جو مفتیان کرام کامل نے وہابیت وغیر مقلدی کا الزام لگایا ہے۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۱۶)

خصوصیت ۹۔کج بحثی:

جواب سے عاجزی کے وقت اس حربہ خاص کا بھی استعمال اعلیٰ حضرت بکثرت کرتے ہیں۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۱۶)

خصوصیت ۱۰۔خلاف بیانی:

(تجلیات انوارالمعین ص ۱۷)

خصوصیت ۱۱۔افترا وتحریف:

اعلیٰ حضرت کی تصانیف کی حقیقت بتاتے ہوئے خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب کے استاد لکھتے ہیں کہ:

جی یہ تو جائز نہیں لیکن افترا وتحریف کا جواز آپ کو کہاں سے معلوم ہوا جس پر آپ نے اپنی تالیفات کی بنیاد رکھی۔ (تجلیات انوارالمعین ص ۱۸)

اور جی اعلیٰ حضرت نے تالیفات کی بنیاد ہی افترا وتحریف پر رکھی ہے۔

اعلیٰ حضرت نے اس مقام میں اس قدر تصرف کیا کہ حکمت امتیاز کو جو ایک علیحدہ بات تھی مجتہدین کا خیال قرار دے دیا اور اس طرح گھال میل کر کے اس سے وہ نفیس

مطلب برآمد کیا جسکی تفصیل آپ کے ان دوسوالوں میں ہے یہ اعلیٰ حضرتی۔
(تجلیات انوارالمعین ص ۱۸)

خصوصیت ۱۲۔خود فراموشی:

اعلیٰ حضرت اپنی شان ومرتبہ کو فراموش کر کے صحابہ کرام آئمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اپنی ذات کو قیاس کر بیٹھنے کے بے حد عادی ہیں۔
(تجلیات انوارالمعین ص ۱۸)

اب یہ نہیں ہوسکتا کہ چودھویں صدی کے کسی مولوی صاحب کے خلاف سے یہ اجماع درھم برھم ہو جائے۔گو کہ وہ اعلیٰ حضرت ہی کیوں نہیں۔ اعلیٰ حضرت کا یہ عذر ہے کہ مثل جلیل القدر صحابہ وآئمہ اربعہ و دیگر مجتہدین میرا خلاف بھی اجماع امت کو نیست و نابود کر سکتا ہے اور مثل ان کے صرف میرا خلاف بھی خلاف جمہور تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ پس اگر مجھکو کوئی من شذ شذ فی النار کی وعید میں داخل کریگا تو پھر میں تمام اکابر صحابہ کو شذ فی النار کے مصداق بنانے کیلئے بالکل کمر بستہ ہوں اور اگر صحابہ کو ان کے اجتہاد کے باعث اس وعید سے مستثنیٰ کیا جاویگا تو پھر میں نے ایسا کیا قصور کیا ہے جو باوصف اعلیٰ حضرت ہونے کے بھی مستثنیٰ نہ سمجھا جاوں اگر صحابہ درجہ صحابیت اور آئمہ اربعہ مرتبہ نبوت پر فائز ہوں تو میں اعلیٰ حضرت ہوں۔ چلو برابر ہوگئے کیونکہ اتباع اعلی حضرت انکے ایسے عالی شان القاب لکھتے ہیں کہ جس طرح اتباع آئمہ اربعہ اپنے اماموں کے بلکہ ان سے بڑھ چڑھ کر جیسے صاحب الحجۃ القاھرہ، حامی سنت طاہرہ، مجدد المأتہ الحاضرہ، پیشوائے اھل سنت اعلیٰ حضرت وغیرہ وغیرہ۔

اعلیٰ حضرت بھی آخر بشر ہیں یہ القاب سنتے سنتے اگر اپنے کو مجتہد وامام کہہ بیٹھتے تو انکو ایسا مجرم نہیں سمجھنا چاہئے کہ کبھی انکا جرم معاف ہی نہیں کیا جاسکے۔
(تجلیات انوارالمعین ص ۱۹)

خصوصیت ۱۳۔تحکم وحکومت طلبی:

اس کا ظہور مختلف طور سے ہوتا ہے کبھی اس طرح کہ ہاں میں ہاں ملانے والے

شخص کو مسند فضل وکمال کے صدر نشین بنادیا۔ پھر جو ہر آئی تو اس کو ایک دم جاھل واحمق جیسے معزز خطاب دیدیئے محض اس جرم میں اس نے اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے خلاف کوئی کلمہ کہہ دیا۔ (تجلیات انوار المعین ص ۱۹)

اعلیٰ حضرت کے حواریوں کی چلبلی طبیعت کی بہترین تشریح یہ بھی ہوسکتی ہے

اور اعلیٰ حضرت کے تضاد کی خوبصورت داستان کو بھی غور سے پڑھیں کہ:

بھلا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کی نسبت شخص واحد کی ایسی دو متضاد رائیں ہوں۔ ہونہو اعلیٰ حضرت بریلوی اور ہیں اور خان صاحب بریلوی اور۔ اس ترکیب سے ہمیشہ اعلیٰ حضرت بریلوی کا دامن تقدس تناقض وتنافت کے بدنما دھبے سے پاک ہوگیا۔

(تجلیات انوار المعین ص ۲۰)

اور اعلیٰ حضرت گمراہ ہیں اس پر بھی خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کے استاد صاحب کا حوالہ پڑھیں:

اس وجہ سے اپنے حق میں اعلیٰ حضرت نے دعا کی تھی (کہ اللہ ہدایت کرے) مگر افسوس کہ وہ مقبول نہیں ہوئی۔ (تجلیات انوار المعین ص ۲۱)

ادھر حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ حضرات جو اعلیٰ حضرت کی تحریرات سے جادہ مستقیم سے منحرف ہوگئے ہیں پھر شاہراہ مستقیم پر عود کر آئیں۔

(تجلیات انوار المعین ص ۲۱)

رہے اعلیٰ حضرت سوان کی علوشان سے قبول حق کی بظاہر امید نہیں لیکن حق تعالیٰ کے قبضہ قدرت سے نہ اعلیٰ حضرت خارج ہیں نہ انکی علوشان۔ وہ چاہے تو ایسے اعلیٰ حضرت کو بھی راہ مستقیم پر لاسکتا ہے ورنہ ہم تو اپنے فرض سے ضرور سبکدوش ہو جائیں گے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۲۲۔۲۱)

(اعلیٰ حضرت نے) تمام اسلامی دنیا میں اختلاف کی بنیاد قائم کر دی اور اذان اندرون مسجد کو خلاف سنت و بدعت قرار دے کر اولاً علماء کی تفسیق اور ثانیاً کسی حیلہ یا کسی عبارت کے الٹ پھیر سے تکفیر فرمائی گئی اور اپنے حواریوں اور حلقہ بگوشوں کو سو

شہیدوں کے اجر کا وعدہ دلا کر ان کی جاہلانہ عصبیت کو ایسا تیز کیا کہ اب وہ مساجد میں شوروغل وزدوکوب کو عین اطاعت الٰہی سمجھتے ہیں اور سوقیانہ گفتگو کی نسبت بھی یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ اس پر سو شہیدوں کا اجر ہم کو ضرور ملے گا۔

(تجلیات انوار المعین ص ۲۲)

فاضل بریلوی کیسے امت مسلمہ کو لڑانے والے تھے اس سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے اور ظاہر ہو جائے گا کہ حضرت مشائخ کرام کے مقصد سے اعلیٰ حضرت کس قدر دور ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۲۵)

اعلیٰ حضرت مغلظات سناتے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۲۹)

جب اعلیٰ حضرت نے اعلام وانصاف کے فرق کا خاتمہ کر دیا۔

(تجلیات انوار المعین ص ۲۸)

اعلیٰ حضرت اس کا شافی جواب دیں ورنہ مسلمانوں پر تشدد وسختی کرنے سے تائب ہو جائیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۰)

اعلیٰ حضرت کو مجدد کیوں کہا گیا اس کی تفصیل درج ذیل حوالہ جات سے لگائیں جس کو خواجہ اجمیر الدین سیالوی کے استاد نے بیان کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت اپنے مخالفین کو شدت غیظ میں بھی بجائے سب وشتم صرف پہلو دار بات سناتے ہیں۔ چنانچہ اپنے مقتل اجہل الاکذب کے صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ انہیں کوئی پہلو دار لفظ کہا اور ان سنی مسلمان بننے والوں کی تہذیب میں آگ لگی

حقیقت میں یہ انکی شان تجدید ہے کہ بحالت غیظ بھی وہ فرط تحمل سے صرف پہلو دار الفاظ استعمال فرماتے ہیں نہ کہ صریح سب وشتم۔ ہم نے بھی انکی بعض تصانیف کا مطالعہ کیا۔ واقعی ایسے مواقع میں پہلو دار الفاظ معائنہ میں آئے کہ جو صرف ایک پہلو رکھتے ہیں۔ ان پہلو دار الفاظ میں آپ کو لفظ تین زیادہ مرغوب ہے۔ خلقت اس کو فحش وابہام فحش وبازاری گفتگو کہتے ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۳)

یہ مثالیں بطور نمونہ پیش کی ہیں جن کو کُل کے ساتھ ایک قطرہ کی نسبت ہے ان

الفاظ کی نسبت خلقت کہتی ہے کہ یہ صریح فحش ہے اور اس وجہ سے اعلیٰ حضرت پر اس طرح طعن کرتی ہے کہ ایسے شخص کو نیکی کا اسفل درجہ بھی نہیں دیا جاسکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کو شیخ وقت اور محمود تسلیم کرنا کہ یہ ایسی زبردست سفاہت وحماقت ہے کہ اسکے بعد حماقت کا کوئی درجہ نہیں۔ اس بازاری گفتگو پر بھی کوئی جماعت اس کو مقتدا تسلیم کر لیتی ہے تو پھر وہ بازاریوں اور پاک شہیدوں کی کیوں نہیں معتقد ہو جاتی جبکہ اسکے شیخ جیسے اوصاف ان میں بھی پائے جاتے ہیں اور کیوں نہیں سب کو مجدد مائۃ حاضرہ مانتے جبکہ صفت خاصہ میں دونوں کو اشتراک ہے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۴)

فحش اور سوقیت کے علاوہ حضرات علمائے کرام کی نہایت درجہ کی تحقیر وتوہین بھی ہے کہ ایسے حضرات کو جو عباد الرحمٰن اور حضور ﷺ کے سچے وارث ہیں صاف لفظوں میں مونث کہا گیا ہے کہ جس کو سن کر بازاری اور اوباش تک کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں اس کے بعد وہ کون سا درجہ ہے جس کی بنا پر اعلیٰ حضرت کو فحش گو قرار دیا جائے۔ دنیا میں جب اعلیٰ حضرت کا فحش گو اپنے انتہائی فحش گوئی کی نمائش کرتا ہو اسکی فحش گوئی کا خاتمہ بھی ایسے جملوں پر ہوتا ہے جن کا صدور آئے دن اعلیٰ حضرت کی ذات سے علمائے کرام کی شان میں ہوتا رہتا ہے۔

فرق ہے تو صرف اس قدر کہ اسکی فحش گوئی کیلئے کوئی طائفہ مخصوص نہیں اور اعلیٰ حضرت کی فحش گوئی کا مورد خاص علمائے کرام کا طبقہ ہے۔ محض اس بنا پر اعلیٰ حضرت فحش گوئی کے دائرے سے کیونکر خارج ہو سکتے ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۶)

ایسی مندرجہ بالا حوالہ کی سطر سطر اعلیٰ حضرت کی حقیقت سمجھانے کیلئے کافی ہے۔

اعلیٰ حضرت کسی مسلمان کو کافر کس طرح بناتے تھے اس کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

البتہ اپنے خداداد جوہر قابلیت کے ذریعہ اعلیٰ حضرت خوبصورتی کے ساتھ کھینچ تان کر اس کو خدا اور رسول کا مخالف بنا دیتے ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۶)

خلقت آپ (اعلیٰ حضرت) کی اس فضیلت سے بے حد نالاں ہے وہ کہتی ہے کہ دنیا میں شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہوگا جس قدر اعلیٰ حضرت

نے مسلمانوں کو کافر بنایا۔

طعن کی تو بات اور ہے مگر در حقیقت یہ وہ فضیلت ہے جو سوائے اعلیٰ حضرت کے کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۷)

سوال: اس دور کے مجدد (احمد رضا) نے کس قدر اسلامی تعداد میں اضافہ کیا؟

جواب: کفر کی تعداد میں بے شمار اضافہ کر دیا اور اسلام کو قریب قریب اپنے زعم میں فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۸)

خلقت صرف یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کی برق غضب صرف اہل بدایوں پر چمکی ہے۔ یہ اس کے خیال کا قصور ہے ورنہ اعلیٰ حضرت کی شان اس سے ارفع ہے کہ وہ صرف ابناء عصر کی تکفیر پر اختصار کریں۔ آپ کی شمشیر تکفیر سے سلف صالحین کی گردنیں بھی محفوظ نہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۹)

اور وہ اعلیٰ حضرت کو ان کے چند مشینری کی طرح باضابطہ کی مجدد نہیں تسلیم کرتی اور سب سے زیادہ وہ انکی مقدس تکفیر سے بدکی ہے لیکن ہم محض تکفیر ہی کی وجہ سے اعلیٰ حضرت کو مجدد مانتے ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۳۸)

ہاں اگر خوف ہے تو صرف اس کا کہ اعلیٰ حضرت کو خلقت پھر عام طور سے وہابی کہنے لگے گی۔ (تجلیات انوار المعین ص ۴۰)

اعلیٰ حضرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایسی صاف سنانے پر بھی ہٹے کٹے سنی بنے رہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص ۴۳)

لیکن خلقت کا اس دلیل سے دعوی ہرگز ثابت نہیں ہوا دعوی یہ تھا اعلیٰ حضرت وہابی ہیں اور ثابت یہ ہوا کہ وہ رافضی ہیں کیونکہ حضرات خلفاء ثلاثہ کو توہین کرنے والا وہابی نہیں بلکہ رافضی ہے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۴۳)

خلقت کہتی ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت جو اپنے آپ کو وہابی کش ظاہر فرماتے ہیں بالآخر خود وہابی ثابت ہوئے۔ (تجلیات انوار المعین ص ۴۲)

اعلیٰ حضرت کو حضور اقدس کی نعت سے اس قدر بیزاری و برہمی ہے

(تجلیات انوار المعین ص ۴۴)

اس وجہ سے خلقت کہتی ہے کہ اعلیٰ حضرت صرف وہابی نہیں ہیں بلکہ ان کے سر کے تاج ہیں (تجلیات انوار المعین ص ۴۴)

اور اعلیٰ حضرت صرف اس کو وہابی کہتے ہیں جو ان کو مجددیت کا منکر ہو پھر وہ خواہ وہ خلقت کے نزدیک کیسا ہی زبردست سنی ہو لیکن اعلیٰ حضرت کے نزدیک وہابی ہے۔

(تجلیات انوار المعین ص ۴۴)

بارگاہ اعلیٰ حضرت سے وہ درفشانی و گوہر باری ہوئی کہ خلقت حیران ہے کہ ان کا ظہور بارگاہ رضوی سے ہوا ہے یا لکھنو کے مشہور کوٹھوں سے۔

(تجلیات انوار المعین ص ۴)

(۲) مولوی احمد سعید کاظمی

بریلوی حضرات نے کاظمی صاحب کو جس طرح تنقید کا نشانہ بنایا وہ بھی پڑھ لیں۔

یاد رہے بریلوی حلقے میں کاظمی صاحب غزالی زماں اور رازی دوراں کے نام سے مشہور ہیں۔

بریلوی کرنل انور مدنی صاحب لکھتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کو گناہ گار قرار دینے والے کاظمی صاحب

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۶۲_۱۶ مطبوعہ لاہور)

مولوی غلام رسول سعیدی نے اپنے گرو مولوی کاظمی کی علمیت کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۸۰ مطبوعہ لاہور)

کرنل صاحب کاظمی کے بارے میں یہ لکھا کہ:

ع لباس خضر میں کیسے کیسے لوگ

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۸۰ مطبوعہ لاہور)

مولوی احمد سعید کاظمی کا ترجمہ سابقہ علمائے دیوبند کا ترجمہ ہے

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۸۲ مطبوعہ لاہور)

کاظمی نے بدمذہب کی تعظیم کی اور بدمذہب کی تعظیم کرنا بہت غلط اور خطرناک ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۸۶_۸۵ مطبوعہ لاہور)

احمد سعید کاظمی کے خود ساختہ القاب غزالی دوراں پہ بھی بات کروں گا

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۸۸ مطبوعہ لاہور)

کاظمی صاحب نے نبی علیہ السلام کی عصمت مبارکہ پر نکتہ چینی کی

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۹۵ مطبوعہ لاہور)

رسول کریم ﷺ کے افعال مبارکہ کے متعلق ممتحن کی طرح امتحانی پرچے پر نمبر لگانے والا کاظمی کون ہوتا ہے؟

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۹۹ مطبوعہ لاہور)

بندہ کی کسی کاظمی سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں میں نے تو اسے دیکھا تک نہیں لیکن جب اسکی تقریروں اور تحریروں میں گستاخی رسول کریم ﷺ نظر آئے تو میرا حق بنتا ہے کہ میں اس کے خلاف جہاد کروں

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۹۹ مطبوعہ لاہور)

سنیوں کو کافر بنانے والے علامہ ابوداود صاحب نے ایک دور میں احمد سعید کاظمی کو کھلے لفظوں میں کافر فرمایا تھا

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۳۴ مطبوعہ لاہور)

کاظمی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ابو داود صادق رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اور حضرت داتا صاحب رضی اللہ عنہ کو طرف اس مذہب مردود کی نسبت کرنا محض زیادتی و مغالطہ دہی اور کشف المحجوب کی عبارت کو نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۸۵ مطبوعہ لاہور)

مولوی ابوداود صادق امیر رضائے مصطفیٰ صاحب مزید تنقید کا نشانہ کاظمی صاحب

کو بناتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

ورنہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان جیسا سند المحققین اور غزالی ورازی اس قسم کی باتوں اور ایسی تضاد بیانی کا مظاہر فرماتا

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۸۷ مطبوعہ لاہور)

آگے ان کی علمی حیثیت کو کھولتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

(کاظمی) مصنف کی شخصیت اور ان کے القاب کی روشنی میں جب ہم انکی تحریر کو دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ نا معلوم وہ اس مسئلہ میں اس قدر کیوں الجھ گئے کہ نہ انہیں وہ الگ الگ مستقل صورتوں اور جمہور۔ واجماع و بالضرور میں کوئی فرق نظر آتا ہے نہ جم کر مضبوطی کے ساتھ کوئی بات بیان کرتے ہیں۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۸۸ مطبوعہ لاہور)

جس شخص کا یہ حال ہو اس کی تحریرات کا وزنی ہونا خوب معلوم ہو جاتا ہے۔

کاظمی صاحب نے بلاوجہ ہم پر اتنا بڑا بہتان باندھا ہے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۸۹ مطبوعہ لاہور)

آگے کاظمی صاحب کی شخصیت کے متعلق بھی پڑھ لیں:

مصنف (کاظمی صاحب) اپنی ضد سے باز آنے والے نہیں ہیں۔ ایک بار جو بات ان کے منہ سے نکل جائے وہ اس کی پیروی کرتے ہیں اگرچہ حق وتحقیق کے کتنی ہی خلاف کیوں نہ ہو۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۹۰ مطبوعہ لاہور)

خود (مصنف) کاظمی صاحب نے جو شدید ٹھوکریں کھائی ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۹۱ مطبوعہ لاہور)

ورنہ یہ حقیقت ہے کہ مصنف جس قسم کی باتیں فرما رہے ہیں۔ ایک عالم تو عالم بقائی ہوش وحواس عالم بیداری میں کوئی عام آدمی بھی اس قسم کی تضاد بیانی وفضول باتیں نہیں کرسکتا۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۹۲ مطبوعہ لاہور)

(کاظمی صاحب کا قول) کس قدر لغو، جہل غیر ذمہ دارانہ بے عمل ہے

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۹۲ مطبوعہ لاہور)

کاظمی صاحب کی درج ذیل صفت کو بھی غور سے پڑھیں:

موضوع کو مصنف (کاظمی صاحب) نے سمجھا ہی نہیں اور موضوع سخن طے کئے بغیر ہی وہ مشق سخن فرما رہے ہیں۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۱۹۳ مطبوعہ لاہور)

کچھ ہی حال کاظمی صاحب کا التشہیر رسالہ میں بھی رہا ہے۔

یہ غیر ذمہ دارانہ قسم کی گفتگو اگرچہ لائق التفات تو نہیں ہے لیکن دینی مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر چونکہ (مصنف) کاظمی کے پھیلاتے ہوئے شبہات کا ازالہ ضروری ہے تاکہ کوئی ناواقف اس سے غلط تاثر نہ لے سکے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۲۰۵ مطبوعہ لاہور)

مصنف (کاظمی صاحب) بایں علم وفضل ایسی بھولی باتیں کیوں کر رہے ہیں

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۲۰۶ مطبوعہ لاہور)

انہوں (کاظمی صاحب) نے ذھول کی وجہ سے یا پھر جان بوجھ کر مسئلہ کو الجھانے کی کوشش کیوں کی ہے؟

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۲۰۹ مطبوعہ لاہور)

اھل علم وانصاف حضرات غور فرمائیں اور دیکھیں کہ مصنف (کاظمی) نے مذکورہ عبارت کے اس حصہ کو (جو ان کے مطلب کے خلاف ہے) حذف کردیا

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۲۱۱ مطبوعہ لاہور)

چالیس بریلوی ملاوں کا فتوی ہے کہ کاظمی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں

(۱) بریلوی ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری

(۲) مفتی محمد امین فیصل آبادی

(۳) مفتی محمد اعجاز ولی بریلوی داتا دربار لاہور

(۴) مولوی مفتی عبدالمصطفیٰ الازہری۔ دارالعلوم امجدیہ کراچی

(۵) مفتی غلام رسول جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

(۶) مفتی محمد احمد رضوی مدیر رضوان لاہور

(۷) مفتی محمد اعجاز الرضوی مہتمم جامعہ حامدیہ رضویہ لاہور

(۸) مفتی محمد عبدالرشید دارالعلوم قطبیہ رضویہ

(۹) مفتی محمد ابراھیم خوشتہ صدیقی القادری مہتمم جامعہ شرقیہ رضویہ منٹگمری

(۱۰) مفتی غلام رسول نوری رضوی مہتمم انوارالقرآن ملتان

(۱۱) مفتی نور محمد صدر مدرس منظر اسلام رضویہ

اختصار کی نظر سے صرف چند نام تجویز کئے ہیں

(اظہار حقیقت از حسن علی رضوی بحوالہ پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں اشاعت سوم ص ۲۶۴۔۲۵۸ مطبوعہ لاہور)

مفتی ذوالفقار علی رضوی سانگلہ ھل جانشین شیر بریلویت لکھتے ہیں کہ:

اور شیطان کبھی رازی دوراں ہو نہیں سکتا۔ (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۳۳۱)

علامہ سید احمد سعید کاظمی کی لرزہ خیز تحریر۔ (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۷)

ایشیاء بلکہ پوری دنیائے اسلام میں پاسبانی عظمت رسول کے مرکز بریلی شریف سے صادر شدہ اس فیصلے نے بارگاہ رسالت ﷺ میں سوء ادبی پر مشتمل اصل فتنہ کاظمی شاہ کے ترجمہ البیان الخ۔ (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۱۴)

اگر یہی بات ہے تو یقین کر لیجئے کہ یہ کاظمی صاحب اصول فقہ سے بھی بالکل ناواقف تھے۔ (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۱۶)

کاظمی صاحب نے مستحب کے ترک یعنی حضور کے تشریعاً ترک کو خلاف اولیٰ قرار دے کر کس قدر دین سے استہزاء کیا ہے تو کیا امور فقہ وشرع سے لاعلم ایسے شخص کو امام اہلسنت کہنا اور غزالی زمان رازی دوراں بنانا علم وامامت کی توہین نہیں؟

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۱۷)

کاظمی صاحب نے اپنے منہ زور قلم سے اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو غلط کہنے کی بجائے ہوشیاری سے پردہ پردہ میں وہ سب کچھ کر لیا جس کی جتنی مذمت کی جائے اتنی ہی تھوڑی ہے۔ (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۱۸)

علامہ احمد سعید کاظمی کے ترجمہ البیان میں قرآن مخالف نظریات لکھے ہیں۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۲)

علامہ احمد سعید کاظمی کا یہ نظریہ دراصل قرآن حکیم کے خلاف ہے۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۴)

علامہ احمد سعید کاظمی کے یہ تینوں عقائد قرآن کے مخالف نظر آتے ہیں۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۲)

علامہ احمد سعید کاظمی نے اپنے ذہن سے یہ نظریہ گھڑا کہ کفار ومشرکین کا ذنب دنیا میں قابل مغفرت ہے حیرت ہے اس شخص کو اتنی چھوٹی بات سمجھ نہیں۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۹)

علامہ احمد سعید کاظمی صاحب کا وفاقی شرعی عدالت میں فتوی ان کے ترجمہ پر لاگو ہو رہا ہے جس میں سے توہین رسالت کی بو آتی ہے (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۴۷)

آج کل مولوی لوگ جو بڑے جاہل ہیں رسول کریم ﷺ کے اعمال مبارکہ پر الفاظ بظاہر خلاف اولیٰ کے پیمانے لگا کر ناپ رہے ہیں۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۴۸)

اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور ہوتا تو انہیں (کاظمی صاحب کو) کم از کم کوڑے پڑنے تھے۔ (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۴۸)

کاظمی وسعیدی وزبیر کی مثال جیسے کہ کسی جاٹ نے بیٹے کو مرے ہوئے بچے والی بھینس بیچی اور رات کے وقت بھینس کے ساتھ گدھی کو کھوتا بیٹے کو بھینس کا بچہ کہہ بھینس اور کھوتا بیٹے کے گھر باندھ آیا صبح بیٹے نے جب کھوتا بھینس کے نیچے چھوڑا تو بھینس اچھل کر ادھر اور کھوتا ڈر کر دوسری طرف بھینس نے اپنے کٹے کیلئے رینگ رہی ہے اور

کھوتا اپنی ماں کیلئے رینگ رہا ہے۔ بنیے نے جٹ سے شکایت کی بھینس کا معاملہ گڑ بڑ ہے جاٹ نے کہا جگہ نئی ہے صبر کرو۔ سب معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔ بنیے کہا کہ دودھ تو قسمت سے ملے گا۔ مجھے تو یہ حیرانگی ہے کہ ماں بچہ بولی تو ایک بولیں۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۳۹)

سعیدی کاظمی چونکہ چودھویں صدی کے تازہ بتازہ علامہ و ڈاکٹر ہیں اس لیے ہمیں ان کے ایسے شاہکاروں کے ایسے نتائج برداشت کر لینے کی پاور میں مداخلت کا تو کوئی حق نہیں۔ (خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۴۱)

افسوس تو مولوی احمد سعید کاظمی پر اور زیادہ ہوا جب مقالات کاظمی حصہ سوم اور اس ترجمہ قرآن البیان پڑھا تو مجھے بے اختیار یہ مقولہ یاد آ گیا ''گروجھاں دے ٹپنے چیلے جان چھڑپ'' اب کوئی حد فاصل ہے جو مجھے کاظمی کو گرو گنتھال کہنے سے روکے۔ خدا ایسے لوگوں کی عقیدت سے ہمیں دور رکھے اور عوام اہلسنت کو بھی۔

(خلاف اولیٰ کے رد میں ص ۲۶۱)

ایک دوسری تصنیف میں لکھتے ہیں کہ:

مولوی احمد سعید کاظمی کا خطرناک عقیدہ۔ (مواخذہ التبیان ص ۱۷)

تفسیر کا پہلا پارہ

التبیان (احمد سعید کاظمی) بھی بدعقیدگی کے نظریات اور متضاد خیالات کا مجموعہ ہے۔ (مواخذہ التبیان ص ۷۵)

احمد سعید کاظمی خود دین فروشی میں رواں دواں ہیں۔ (مواخذہ التبیان ص ۷۵)

عربی زبان سے لاعلمی کی بنا پر غلط ترجمے جس کی بنا، پر رسول کریم ﷺ کے آباو اجداد کے ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو مشرک قرار دینے کا عقیدہ ہے۔

(مواخذہ التبیان ص ۷۵)

یہی وجوہات ہیں جن کی بنا پر التبیان کا مواخذہ ضروری ہے تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو بدعقیدتی کے جراثیم سے بچایا جائے جو محض ظاہری حلیے دیکھ کر متاثر ہو

جاتے ہیں۔ (مواخذہ التبیان ص ۷۵)

(احمد سعید کاظمی کی) یہ تفسیر منتشر خیالات کے ذہن کی عکاسی ہے۔ شک اور تذبذب کی کیفیت طاری ہے صرف جھوٹی انا کی وجہ سے رستہ ہدایت قبول نہیں کرتے۔

(مواخذہ التبیان ص ۷۵)

احمد سعید کاظمی کو آئمہ المضلین کہا ہے۔ (مواخذہ التبیان ص ۷۶)

دیکھا آپ نے اس شخص کے مقیاس ذہانت کی پستی کی حالت یہ ہے کہ یہاں آسان فہم بات یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے سے فرشتوں کو صرف مطلع کر رہا ہے، کو بھی سمجھ نہیں سکتا۔ یہ بصیرت کی کمی کی نادر مثال ہے۔ (مواخذہ التبیان ص ۷۷)

احمد سعید کاظمی کے متعلق ان حوالہ جات کو بھی غور سے پڑھیں کہ:

(۱) آدم علیہ السلام کے متعلق گمراہ کن عقیدہ کہ ان کا زمیں پر آنا مواخذہ تھا

(۲) رسول کریم ﷺ کے آباو اجداد کے متعلق گمراہ کن عقیدہ کہ ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد مشرک تھا اوران کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے استغفار کیا۔

علامہ صاحب عربی گرامر اور لغت سے نابلد تھے۔ لفظ ابی کے معنی نہ جانتا تھا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد ماجد کون تھا اس کے بارے میں لاعلمی

رسول کریم ﷺ کے متعدد فرمان مبارک کہ میں طاہر سے طاہر اور طیب سے طیب پشتوں میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔۔۔ کی نفی یعنی احادیث کا انکار۔

(مواخذہ التبیان ص ۷۶)

احادیث کا انکار کرنے والے کاظمی صاحب بھلا کہاں اثر ابن عباس کی تائید و توثیق کر سکتے تھے۔

رسول کریم ﷺ پر عتاب ثابت کرنے کیلئے بے مقصد اشعار کا سہارا لیا ہے۔

(مواخذہ التبیان ص ۷۶)

لیکن جب باطن میں خیانت ہو تو رسول کریم کیلئے اہانت ثابت کرنا (کاظمی)

ان کا مشن ہے۔ (مواخذہ التبیان ص ۷۶)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب بریلوی غزالی زماں کی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

میں نے اس پمفلٹ میں بہت سی علمی غلطیاں پائیں اور یہ غلطیاں نسیاناً نہیں بلکہ عمداً صرف اپنے مسلک کو بچانے کیلئے کی گئیں۔ (العطایا الاحمدیہ جلد دوم ص ۳۱)

آگے کاظمی صاحب کی کتاب کے متعلق مزید لکھتے ہیں کہ:

اور سب اوباش لوگ اسی کتاب کو دلیل اور ڈھال بنائیں گے غرضیکہ اس کتاب سے مزید فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے اگر یہ کتاب اس طرح برسرِ عام شائع نہ ہوتی اور ہر کس و ناکس کو تحفتاً نہ دی جاتی جیسا کہ آپ کے استفتا سے ظاہر ہے تو میں اس پر قلم اٹھانا ضیاع وقت ہی سمجھتا اور شاید آپ کے اصرار پیہم کو بھی نظر انداز کر دیتا مگر مذکورہ حالات میں جب کہ اس کتاب کے ذریعے صحابہ کرام کی توہین کی جارہی ہے اور عیسائیت و یہودیت کے شعار طبلہ، سارنگی کو سنت صحابہ کہا جا رہا ہے۔ (العیاذ باللہ) اور ہندوؤں مشرکوں کے مروجہ جھانجھ و مزامیر کو اسلامی تہذیب ثابت کیا جارہا ہے۔

اپنے نفس امارہ کی خاطر اسلام کا تصور اغیار کے سامنے وہی پیش کیا جارہا ہے جو نصاریٰ اور سکھوں ہندوؤں نے اپنے دینوں کا پیش کیا۔ فاضل مصنف نے شائع کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ اغیار کی نئی نسل کے سامنے جب یہ کتاب جائے گی تو ان کے سامنے اسلام کا کیا نقشہ ابھرے گا اور صحابہ کرام کے متعلق کیا تصور کریں گے اگر حضرت مصنف اور لواحقین کا یہ بھی عقیدہ تھا تو ہر شخص پر ٹھونسنے کی کیا ضرورت تھی اور شائع کرنے کی کیا حاجت؟ (العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ ج ۲ ص ۳۲)

کاظمی صاحب کے قلم سے نکلی ہوئی تحریر کا تضاد بھی سنیئے کہ:

اول صفحات میں جس چیز کو اپنے ہی قلم سے حرام کہتے ہیں بعد میں اسی کو حلال اور عبادت درجے پر پہنچا کر تائید میں قواعد علوم کے سہارے ڈھونڈتے ہیں۔

(العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ ج ۲ ص ۳۷)

اور نبی علیہ السلام پر کذب بیانی بھی کرتے ہیں کہ:

اور رسول اللہ ﷺ پر کذب بیانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ ج ۲ ص ۳۷)

کاظمی صاحب کے نقل کئے ہوئے شعر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ان دونوں شعروں میں ایک شرعی مسئلہ بتانے پر علماء فقہا کی توہین و گستاخی کی گویا کہ فاضل مصنف کے نزدیک ڈوم، مراثی طبلچی اور بازاری بھانڈ تو ذی علم اور صاحب عقل ہیں اور نضخت فیہ کے اسرار سے واقف ہیں مگر علماء کرام جو شان اسلام ہیں۔ وہ ان سے بھی گھٹیا درجہ۔ کیا ایسا بیہودہ رسالہ "مزیلۃ النزاع" ہوسکتا ہے بلکہ "مزیدۃ النزاع والفتن" علماء کی گستاخی کفر ہے۔ (ایضا ۳۸)

کاظمی صاحب کی کتاب کے ایک جواب کے متعلق پڑھیں کہ:

"یہ بھی احمقانہ ہے" (ایضا ص ۴۲)

"مصنف صاحب نے یہاں خوب دھوکہ کھایا ہے اور سخت ترین نحوی غلطی کی ہے"۔ (ایضا ص ۴۲)

"یہ ان کی کج فہمی ہے"۔ (ایضا ص ۴۲)

آگے مزید لکھتے ہیں کہ:

مگر شیطان ابلیس کی خیانت کو کیا کہیں کہ بے چارے مصنف کو کس راستے پر ڈال دیا اور ایسی ایسی تحریفیں اور خود ساختہ باتیں کرائیں کہ (الامان الحفیظ)۔ مصنف نے اس کے جواب میں اولاً دو خیانتیں کی ہیں:

۱) عربی عبارت درج نہ کی ۔ یہ میں نے لکھی ہے۔

۲) حدیث پاک کے آخری الفاظ کا ذکر تک نہ کیا حالانکہ ان ہی لفظوں میں مصنف کے تمام خود ساختہ بیہودہ احتمالات کا مکمل جواب ہے۔ پھر جواب دیتے ہوئے کیسی قلابازیاں کھاتے ہیں اور قادیانی مارکہ تاویلیں کرتے ہیں۔ (ایضا ص ۴۳)

لو قادیانی صفات اپنانے والے اثر ابن عباس کے خلاف اسی لئے اٹھتے ہیں کہ

مسلمانوں کو ختم نبوت کے مجاہدین سے بدظن کیا جا سکے۔

"مصنف (کاظمی) کو چاہیے کہ خود بھی گلے میں ڈھول ڈال لے"(ایضاً ص ۴۱)

"یہ محض علامہ مصنف کی نادانی اور کم تحقیق ہے"۔(ایضاً ص ۵۲)

"(علامہ صاحب کی) کیسی عقل ماری گئی ہے"۔(ایضاً ص ۵۳)

"مصنف کی نیت کا پتہ دیتا ہے کہ قوالی کی آڑ میں مصنف مذکور ہر فحاشی ہندو رسومات، سینما، جوئے بازی، ہولی دیوالی، آتش بازی، بھنگڑا، ڈھول، رنڈی تمام جہالت کی باتوں کو عوام میں جاری کرنے کے خواہش مند ہیں۔(ایضاً ص ۵۶)

"مصنف کے مذہب میں سب ہندوانہ کافرانہ رسومات جائز ہیں اور مصنف چاہتے ہیں، اسلام کی پاکیزہ عبادات چھوڑ کر اپنی خوشیوں کو ہندوؤں، عیسائیوں کی طرح مناؤ۔ یہ ہندو نوازی نہیں تو اور کیا ہے۔"(ایضاً ص ۵۶)

"خدا مصنف کو ہدایت دے"۔(ایضاً ص ۵۸)

"معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی عقل ماری گئی ہے"(ایضاً ص ۷۲)

"(مصنف علمائے کرام پر) حسد جیسی حرام چیز کی تہمت لگا کر گستاخی کا ارتکاب کر رہے ہیں"۔(ایضاً ۷۲)

"مصنف یا تو در پردہ شیعہ ہے یا غیر عالم"۔(ایضاً ص ۷۰)

۳) ارشد القادری۔ بریلوی رئیس التحریر:

بریلوی ماہنامہ "القول السدید" میں ارشد القادری کے متعلق ماہنامہ کنز الایمان والوں کے طنز کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ:

اس ادارے میں رضوی شخصیت سے مراد مولانا ارشد القادری صاحب ہیں۔ موصوف کے متعلق ماہنامہ کنز الایمان لکھتا ہے "اگر علامہ صاحب معالات کی درستگی کے لئے اتنے ہی مخلص ہیں تو ہندوستان سے اس شخصیت کو لائیں جو سب کے لئے قابل قدر ہو۔ جیسے سیدنا مختار اشرف صاحب سجادہ نشین کچھوچھہ شریف" ورنہ علامہ کا قیام پاکستان دوسرے پہلو پر غور کرنے کی دعوت دے گیا"۔

(القول السدید مارچ ۱۹۹۲ء، ص ۹۰)

ارشد القادری صاحب کے مخلص ہونے کو کس طرح بیان کیا گیا اور کس طرح ان پر آخری لائن میں طنز کیا گیا اس پر غور کریں۔

۴) عبدالحکیم شرف قادری۔ بریلوی شیخ الحدیث:

بریلوی رضا خانی ماہنامہ القول السدید میں لکھا ہے کہ:

"ادارہ تحقیقات احمد رضا کراچی کی جانب سے آواری (ہلٹن) ہوٹل لاہور میں میاں شہباز شریف کی زیر صدارت احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی۔ شرکاء میں علماء مفتی اور مارشلائی (جمہوریت پسند) وزراء نے شرکت کی۔ ملک کے نامور "مولوی عبدالحکیم شرف قادری" نے میاں صاحب سے گولڈ میڈل لیا۔

"مولوی عبدالحکیم گولڈ میڈلسٹ" مجلس رضا کی جانب سے "اندھیرے سے اجالے تک" اور "شیشے کے گھر" نامی دو کتابیں البریلویہ کے جواب میں تحریر فرما چکے ہیں۔

نوٹ: رضا دارالاشاعت کی جانب سے مجلس رضا کی بلا قیمت تقسیم کی جانے والی کتب اندھیرے سے اجالے تک اور شیشے کے گھر یکجا کر کے "البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" کے عنوان سے ۶۶ روپے قیمت کے ساتھ شائع کر دی گئی ہے۔

اب میاں صاحب انعام دیں یا نہ دیں کتابوں کی فروخت سے انعام کا حصول شروع ہو گیا ہے۔ جب اس حصول زر کی طرف ایک محترم کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی گئی تو حضرت چراغ پا ہو گئے اور "تیشے" کی دھمکی دے کر اپنی بہادری کی داستان سنانے لگے۔ حالانکہ محترم حضرت صاحب کی بہادری ہم سے کوئی ڈھکی چھپی نہیں مگر ہم ان مسلوں میں پڑنا نہیں چاہتے البتہ اگر مزید بہادر بننے کی کوشش کی گئی تو ہم انشاء اللہ "کچا چٹھا" شائع کر دیں گے"۔ (ماہنامہ القول السدید مارچ ۱۹۹۲ء ص ۹۱)

۵) اشرف سیالوی۔ بریلوی مناظر وشیخ الحدیث:

بریلویوں کے نام نہاد مناظر اور بزعم خویش شیخ الحدیث مولوی اشرف سیالوی کے متعلق بھی سن لیں:

۱)خواجہ قمرالدین سیالوی کا ایک جوابی خط سیالوی صاحب کی طرف آیا جس میں آپ نے ذنبی مولوی اشرف سیالوی کو ظالم قرار دیا۔''

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۷۳۔ مطبوعہ اشاعت چہارم)

۲)''اشرف سیالوی ذنبی کے شیخ طریقت پیر خواجہ لج پال سرکار نے اس کو ظالم قرار دیا اور اس کے کلام کو فضول اور اسے بے ادب اور مغضوب قرار دیا۔

(انوار قمریہ جلد۳ ص ۲۵۳) مطبوعہ پنجاب کالونی کراچی۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۷۵)

۳)اشرف سیالوی کے ''اشر فعلین'' اور بریلوی ملاؤں کے سامنے آنے سے فرار ہونے کا تذکرہ بھی پڑھ لیں۔

''ذنبی مولوی اشرف سیالوی کے فرار پر تاثرات ذوالفقار۔

جملہ اہل سنت رضوی مطلع ہوں کہ فقیر کے بلانے پر مولانا ابو الوفا مفتی محمود احمد ساقی برائے گفتگو بابت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر لکھی گئی گستاخانہ کتاب ''حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ'' پر ''مولوی اشر فعلین'' کی وضاحت ان کے مدعا کے مطابق درج کتاب ہوجائے مگر حضور سیدنا غوث اعظم کی گستاخی کے سبب سرگودھا حاضر ہونے کا حکم صادر فرمایا اور علمائے اہل سنت مولانا کاشف مدنی، مولانا ظہور احمد جلالی ودیگر علمائے اہل سنت بریلی سانگلہ ہل کے سامنے آنے سے راہ فرار اختیار کیا لہذا میں نے مولوی ''اشر فعلین'' کو انتہائی بدمزاج، متکبر، علمی گفتگو سے اعراض کرنے والا پایا۔

نوٹ: فقیر اشر فعلین کو ذنبی مولوی قرار دیتا ہے۔

فقط والسلام

محمد ذوالفقار علی رضوی

خادم طلباء دار العلوم نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل۔

۴ صفر المصفر شریفہ ۱۴۲۷ھ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۷۶)

ناظرین اندازہ لگائیں جو شخص علمی گفتگو سے اعراض کرنے والا ہو وہ امام اہل سنت علامہ سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ کی کتاب کا جواب لکھ رہا ہے۔

۴)جانشین شیر بریلویت مفتی عنایت اللہ سانگلہ ہل داماد بریلوی محدث اعظم اشرف سیالوی کے متعلق لکھتے ہیں،

''کوئی بڑا جب اپنی حیثیت عالیہ سے محروم ہوتا ہے تو ایسا بھولتا ہے کہ اپنے استاد عزازیل (شیطان) کی مسند پر بیٹھ جاتا ہے۔

یہی معاملہ ہمارے نام کے شیخ الحدیث اشر فعلین سے سرزد ہوا کہ نہ اپنے استاذ حدیث محدث اعظم پاکستان لائلپوری کی شرم رہی نہ اپنے شیخ طریقت مولانا پیر قمر الدین سیالوی یاد آئے، اور نہ ہی حضرت شیر بریلویت مولانا محمد عنایت اللہ قادری رضوی کا حیا رہا، جن کی کتابوں کا صندوق سر پر اٹھا کر سانگلہ ہل آتے ہوئے اس کی گردن نہ تھکتی تھی۔'' (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۳۰۵ تبغیر یسیر)

یعنی اپنے استادوں کا حیا نہ کرنے والا اور شیطان کی مسند پر بیٹھنے والا اشرف سیالوی ہے اور نام کا شیخ الحدیث بنا پھرتا ہے۔

آگے سیالوی صاحب کے ''جرم سیاہ'' کو بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مجھے سمجھ نہیں آتی خراف زادہ زبیر کے پاس بچپن کی وہ کون سی ''کشش'' باقی تھی جس کو محسوس فرما کر ''سارے اگلے پچھلے گناہ بھول کر''

حضرت شیخ الحدیث بزعم خویش نے خوارج ودیابنہ کو ترجیح دے کر خراف زادہ کو بری فرمادیا۔ (ایضاً ص ۳۰۷۔۳۰۶)

سیالوی صاحب آپ خارجی لوگوں کا ترجمہ قبول کرنے والے ہیں۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

یہ سیالوی وسعیدی یہودیوں کی طرح بیوپاری کیوں بن گئے ہیں اور اتنا بڑا فتنہ

کیوں کھڑا کیا؟۔

۵) اس صدی کا یہ عظیم فتنہ ہے۔ (ایضاص ۳۰۸)

۶) کرنل انور مدنی رضوی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مولوی اشرف سیالوی نے جو تقریظ لکھی ہے وہ بھی علم سے عاری ہے، اس کی گستاخی کا پوسٹ مارٹم اگلے صفحات میں ملے گا کیونکہ یہ گستاخ غوث اعظم ہی نہیں، گستاخ رسول کریم ﷺ بھی ہے۔'' (ایضاص ۳۳۷)

آگے پھر سیالوی صاحب کو اسی حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''اس گستاخ شر نے بچپن کے شاگرد زبیر کو بری کر دیا...... اس طرح رسول کریم ﷺ...... کی گستاخی کا ارتکاب کر کے جہنم کو اپنی منزل بنایا ہے۔ (ایضاص ۳۳۸)

آگے لکھتے ہیں کہ:

اشرف سیالوی کا اقرار:

مولوی اشرف سیالوی اپنی تقریظ میں دو باتوں کا اقرار کرایا ہے اور پھر اس کے باوجود اپنی خباثت کی وجہ سے آگ کے گڑھے میں گر گیا ہے۔'' (ایضاص ۳۳۸)

آگے لکھتا ہے کہ:

''اس بے بصیرت (اشرف سیالوی) کو یہ پتہ نہیں''۔ (ایضاص ۳۳۸)

آگے لکھتے ہیں کہ:

جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''بعض لوگ زندگی بھر جنتیوں والے کام کرتے ہیں پھر ان کا نوشتہ قدر سامنے آجاتا ہے اور وہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے جو بالاخر اسے دوزخ میں لے جاتا ہے'' اور یہ قول رسول کریم ﷺ حق ہے اور اس بدبخت پر لاگو ہو رہا ہے۔ (ایضاص ۳۳۹۔۳۳۸)

(۶) پیرزادہ اقبال فاروقی نگران اعلیٰ مرکزی مجلس رضا لاہور اور مدیر بریلوی ماہنامہ جہان رضا صاحب بھی کہتے ہیں کہ:

''یہ وہی مولانا اشرف صاحب ہیں جو غوث اعظم کے گستاخ ہیں''۔

(تحقیقات ص ۱۵ مطبوعہ جامعہ خوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا)

۷) بریلوی علماء کے حلقے میں اشرف سیالوی کے متعلق یہ تاثر ہے کہ:

محمد اشرف سیالوی اہل سنت سے خارج ہو چکا ہے وہ اس عظیم گستاخی کا مرتکب ہو کر دائرہ اسلام اور دائرہ ایمان سے بھی باہر چلا گیا ہے اور اس نے سابقہ عقیدہ اور نظریہ ترک کر دیا ہے اور وہابیہ والا نظریہ اور عقیدہ اپنا لیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(تحقیقات ص ۵۵)

''گزشتہ کئی مہینوں سے اشرف العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی کے حوالے سے علماء واعظین اور مقررین کے ہاں عجیب وغریب نظریات دیکھنے اور سننے کو مل رہے ہیں۔ کوئی یہ کہتا ہے کہ (معاذ اللہ) انہوں نے سرکار کی نبوت ورسالت کا انکار کر دیا۔'' کوئی انہیں ''بے ادب'' اور ''گستاخ''، تو کوئی ''علمی گھمنڈ کا شکار'' کہہ کر اپنا مذہبی فریضہ ادا کر رہا ہے۔ (تحقیقات ص ۱۱-۱۰)

یہ سب بریلوی خطیب مقررین ہیں۔

۸) مفتی ابوخلیل جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد اشرف سیالوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''اگر کوئی تسلیم نہ کرے ۴۰ سال سے پہلے سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت کو تو دماغ کا علاج کروائے۔ (نبوت مصطفیٰ ﷺ ص ۱۱۔ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

۹) پروفیسر محمد عرفان قادری صاحب اشرف سیالوی کے قول کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''(اشرف سیالوی) حضرت کے اس فساد وجہالت والے قول کی زد میں جو عظیم ہستیاں آتی ہیں۔'' (نبوت مصطفیٰ ﷺ ص ۱۵۰)

۱۰) مجاہد بریلویت، مدیر اعلیٰ سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد، مدیر ماہنامہ سوئے حجاز لاہور اشرف سیالوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''بلکہ معاصر میں سے ایک نے حضور اقدس ﷺ کے نور حسی کا واضح انکار کر دیا۔

اپنے اکابر اور جمہور علمی وروحانی موقف کو اپنی نام نہاد تحقیق کے نام پر غلط کہہ ڈالا۔ اپنے اساتذہ اور روحانی پیشوا سمیت چودہ سو سال سے امت کے اجتماعی عقیدے کے خلاف اپنی ذاتی اختراع کو مضبوط اور درست سمجھ بیٹھے۔ یونہی عصمت انبیاء کے خلاف زبان درازیاں کی گئیں۔ اس وقت حیات مصطفیٰ ﷺ کے کسی بھی لمحہ کو خالی از نبوت تسلیم نہ کرنے کے مسلمہ عقیدے کے خلاف ''تحقیقات'' کی بنیاد پر چیلنج دیا جارہا ہے۔''

(پیدائشی نبی ﷺ ص ۲۴)

۱۱) مفتی محمود حسین شائق صاحب بریلوی اشرف سیالوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''حتی کہ موصوف نے اس مسودہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی رسول اکرم ﷺ پر جزوی فضیلت بھی تسلیم کرلی۔'' (پیدائشی نبی ص ۳۵)

لہذا علامہ کی یہ ساری کاوش اور محنت ''عاملۃ ناصبۃ تصلی نارا حامیۃ۔ (الغاشیہ ۳، ۹) کام کریں۔ مشقت جھیلیں، جائیں بھڑکتی آگ میں (ترجمہ اعلیٰ حضرت) کے زمرہ میں آتی۔ (تجلیات علمی ص ۳۵)

''محمد اشرف کا نظریہ باطل ہے''۔ (ایضا ۳۶)

''علامہ سلوی نے رجوع نہیں کیا تھا بلکہ علمائے کرام کا تمسخر اڑایا تھا۔''

(تجلیات علمی ص ۳۷)

''علامہ منطقی'' (ایضا ص ۳۸)

''علامہ محمد اشرف سلوی بھٹک چکا ہے وہ عقلی گھوڑے پر سوار ہوگیا ہے جو اسے سیدھا جہنم میں گرائے گا۔ اب علامہ سلوی سیدھا نہیں ہوگا۔'' (ایضا ص ۴۰)

''سیالوی کی بجائے'' ''سلوی'' لکھنے کی وجوہات:

پہلی وجہ کہ علامہ صاحب مدت ہوئی ''سیال شریف'' چھوڑ چکے ہیں جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ''سلانوالی'' علامہ کا آبائی گاؤں اور قصبہ ہے۔ اسی ''سلانوالی'' کی نسبت کی وجہ سے آپ کو سلوی لکھنا ہی موزوں اور مناسب ہے۔

دوسری وجہ کہ سیالوی حضرات پاکستان کے ہر صوبہ میں بلکہ پوری دنیا میں پھیلے

ہوئے ہیں جو کہ علامہ صاحب کے نظریہ سے متفق نہیں ہے۔ علامہ صاحب کو بار بار سیالوی لکھنے سے ان کی دل آزاری ہوسکتی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ بار بار سیالوی لکھنے سے ممکن ہے حضور شمس العارفین اور حضور خواجہ قمر الملۃ والدین خواجہ قمر الدین سیالوی کی ارواح طیبہ کو بھی تکلیف پہنچے کہ علامہ محمد اشرف نے سیالوی کہلاتے ہوئے کیا گل کھلا دیئے ہیں۔''

(تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی ص ۴۳۔۴۲)

''علامہ سلوی صاحب! آپ قرآن پاک کی صریح آیات کے خلاف ''رام کہانی'' لکھ رہے ہیں۔'' (تجلیات علمی ص ۲۶۴)

''علامہ سلوی صاحب اپنی سمجھ کے مطابق جبریل امین کو رسول کریم ﷺ کا نہ صرف ''استاذ'' بلکہ ''مرشد کامل'' ثابت کررہے ہیں''۔ (تجلیات علمی ص ۲۶۵)

علمائے دیوبند پر اعتراض کرنے سے پہلے بریلویوں کو چاہیے کہ گھر پر نظر دوڑا لیا کریں۔

''علامہ سلوی نے اپنے فتوی میں بیہودہ جملہ کہا ہے''۔ (ایضا ص ۲۹۴)

''علامہ سلوی توہین آمیز جملہ سے توبہ کرے''۔ (ایضا ص ۲۹۵)

''علامہ سلوی صاحب صرف ناشتہ کھا کر دم دبا کر راہ فرار اختیار کی۔''

(ایضا ص ۲۹۷)

''علامہ سلوی نے پنجاب میں رائج ذکر پاک، ''حق لا الہ الا اللہ یا محمد سرور صلی اللہ'' کے بارے میں فتوی دیا کہ یہ خلاف شرع ہے''۔ (ایضا ص ۲۹۴)

''علامہ سلوی کی طرف سے صریح حکم رسول ﷺ کی خلاف ورزی اور اپنے مرشد پاک کی توہین۔'' (ایضا ص ۳۰۵)

''علامہ سلوی کی ضدی طبیعت اور ہٹ دھرمی مزاج کا جائزہ لیں۔''

(ایضا ص ۳۱۱۔۳۱۰)

''اور دنیا کو بتایا جاتا کہ جو شخص صریح ارشاد رسول اللہ ﷺ کے باوجود دار العلوم

سیال شریف کو چھوڑ دے جو نہ مرشد پاک شیخ الاسلام سے معافی طلب کرنے کی پرواہ کرے اور نہ آقا کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کی پرواہ کرے۔" (ایضاص ۳۱۲)

۱۲) خواجہ محمد حمید الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"محمد اشرف نام کا ایک آدمی ادھر (سیال شریف) رہتا تھا یہاں سے کہیں چلا گیا پتہ نہیں کہاں گیا ہے کثرت علم نے بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔" (ایضاص ۱۶)

"اشرف سیالوی تو صبح قیامت تک اشرف تھانوی کی طرح متنازعہ ہی رہیں گے"۔

(تجلیات علمی ص ۲۳۲ از مفتی محمود حسین شائق)

یہ شائق صاحب کا حکیم الامت مولانا تھانویؒ سے بغض ہے ورنہ ہمارے حلقوں میں تو بحمد اللہ ان کی بڑی عزت ہے بلکہ بریلوی کئی اکابرین سے بھی ان کی تعریف ثابت ہے۔

۱۳) پیر نصیر الدین گولڑوی بریلوی اشرف سیالوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

وہ اشرف کا بیٹا کعب تھا، جس نے اپنی ناپاک زبان کے ذریعے اللہ کے رسول اور رسولوں کے سردار کو تکلیف پہنچائی، یہاں تو اس کعب کے بھی باپ خود اشرف صاحب ہیں۔ جنھوں نے اپنے گستاخ قلم سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کے ایک ولی، بلکہ ولیوں کے "شہنشاہ کو ایک دوزخی سے کھلی تشبیہ دے کر آپ کو آپ کی اولاد اور آپ کے سچے نیاز مندوں کو دلی تکلیف پہنچائی ہے۔ وہ کعب بن اشرف قرظی تھا اور یہ اشرف تقریظی ہیں۔

قرظی اور تقریظی لفظی مشابہت کے علاوہ باعتبار مادہ اشتقاق بھی قریب قریب ہیں۔ (لطمۃ الغیب ص ق)

پیر گولڑوی صاحب سیالوی صاحب کی ایک عبارت کو شرکیہ قرار دے کر ان کو مشرک بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"میری حیرت کی انتہا ہوگئی کہ ایک پرانے مولوی اور شیخ الحدیث صاحب کے قلم سے ایسی عبارت کیونکر نکل سکتی ہے۔ میں نے اسے کئی بار پڑھا، غور سے پڑھا حتی کہ

اپنے ملنے والے متعدد علمائے کرام کے سامنے وہ عبارت رکھی، لیکن اس عبارت کو مفہوم شرک سے مبرا قرار نہ دیا جاسکا۔ اور جب غیر جانبدار مفتیان عظام سے اس بارے رائے طلب کی گئی تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ یہ عبارت لزوم شرک کا برملا اعلان کررہی ہے خصوصا مندرجہ کلمات تو بے شک وشبہ مفہوم شرک کو مستلزم ہیں۔" (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص ۹۲)

آگے سیالوی صاحب کے سیال شریف سے تعلق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

جس آستانہ عالیہ سے ان کی پہلی بیعت ہے، اس سے ان کی وابستگی کا کیا حال ہے؟

اور انہیں سیال شریف سے کس طرح راندہ درگاہ ہوکر نکلنا پڑا، یہ الگ داستان ہے، بوقت ضرورت یہ حقائق بھی منظر عام پر لائے جائیں گے۔ البتہ انہیں چاہیے کہ جب ان کا سیال شریف کے آستانہ سے عملا کوئی تعلق باقی نہیں رہا تو اب سیالوی کہلوانے کے بجائے سرگودھوی یا جھنگوی کہلائیں کیونکہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے موجودہ سجادہ حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی نے ایک حالیہ ملاقات میں ارشاد فرمایا "مولوی اشرف کا سیال سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا، لہذا اسے سیالوی کہنے کے بجائے سلوی (سلانوالی کی طرف منسوب ہے، جو اشرف صاحب کا آبائی وطن ہے۔ سرگودھوی یا لکوی اپنے عربی ومنعم مہر غلام دستگیر لک کی طرف منسوب ہونے کے سبب) کہا جائے۔

(لطمۃ النصیب ص ۹۶۔۹۵۔ مطبوعہ گولڑہ شریف راولپنڈی)

آگے پیر گولڑوی لکھتے ہیں کہ:

"سیالوی صاحب" نے "حکایت قدم غوث" پر جو تقریظ تحریر فرمائی وہ اہل علم اور اہل نسبت کو دعوت فکر دیتی ہے کہ آیئے دیکھیے کسی طرح اولیاء اور خاصان حق کی عزت وناموس کی دھجیاں بکھیر دی جاتی ہیں، کبھی پیران پیر کی گستاخی، کبھی پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی تردید غرض ان حضرات نے کسی کو معاف نہیں کیا۔ (لطمۃ الغیب ص ۹۷)

سیالوی صاحب کی خیانت کا تذکرہ کرتے ہوئے پیر گولڑوی لکھتے ہیں کہ:

"مولوی اشرف سیالوی اور ان کے ہمنوا اپنی تائید میں تفسیر روح المعانی کا حوالہ بھی پیش کرتے ہیں۔ اس حوالے سے بھی وہ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق خیانت وتلبیس سے نہیں چوکتے۔" (لطمۃ الغیب ص ۱۲۷)

فاضل بریلوی کے بارے میں سیالوی صاحب کیا کہا کرتے ہیں وہ بھی سنیں کہ:

کیونکہ فاضل بریلوی وہ شخصیت ہیں جنہیں مولوی اشرف صاحب اپنے مطلب کے لئے ونعم ما قال الامام احمد رضا لکھ دیتے ہیں اور پھر انہی کے عقائد ونظریات کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیتے ہیں یہ بحث بھی عنقریب نذر قارئین کی جائے گی کہ غریب وسادہ سنیوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے سیالوی صاحب اور ان کے ہم مزاج بوقت ضرورت فاضل بریلوی کا نام کس خلوص سے استعمال کرتے ہیں۔ انہیں امام اہل سنت لکھتے بولتے ہیں، ان کے اشعار سے استدلال واستنباط مسائل کرتے ہیں اور پھر مطلب نکل جانے پر انہیں کسی طوطا چشمی سے نظر انداز کر دیتے ہیں بلکہ ان کے افکار ونظریات کی بنیادیں یوں اکھیڑتے ہیں جیسے انہیں فاضل بریلوی سے ازلی بیر ہو اور انہوں نے عقائد ونظریات میں فاضل بریلوی کی بیخ کنی کرنے کی قسم کھا رکھی ہو۔

بڑے وثوق سے دنیا فریب دیتی ہے
بڑے خلوص سے ہم اعتبار کرتے ہیں

(لطمۃ الغیب ص ۱۳۰)

پیر گولڑوی لکھتے ہیں کہ:

"جس طرح مدینہ شریف کا یہودی سردار کعب بن اشرف بہ ظاہر پیغمبر اسلام کے ساتھ میثاق مدینہ کر کے دوست اور حلیف بنا رہتا تھا۔ بلکہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی اہانت وتحقیر اور عداوت ونقصان کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔ اسی طرح سیالوی صاحب، غوث پاکؒ اور حضرت مہر علی شاہ کا نام استعمال کر کے سنیوں اور غوث پاک کے نیاز مندوں کو محض دھوکہ دے رہے ہیں۔ بقول فاضل بریلوی ذیاب فی ثیاب۔ لب پہ کلمہ دل میں گستاخی جبکہ یہ حضرت نہایت گستاخ، بے باک، متکبر

اور بزرگان دین کو کسی خاطر میں نہ لانے والے ہیں۔ (لطمۃ الغیب ص ۱۳۵)

سیالوی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے پیر گولڑوی لکھتے ہیں کہ:

"ورنہ سنیت کا لبادہ اوڑھ کر سیدھے سادھے سینوں کو دھوکہ اور فریب دینے کا سلسلہ بند کرتے ہوئے صاف اعلان کر دیں کہ **ھذا خبرنا وذلک مخبرنا** حضرت پیران پیر کی اس صریح گستاخی پر بھی اگر مدرسہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام والے آپ کو مدرسہ سے نہیں نکالتے اور اہل سنت اپنے اسٹیجوں پر تقریر کے لئے بلاتے ہیں تو یہ عین مداہنت اور بے غیرتی ہے۔" (لطمۃ الغیب ص ۱۴۲)

پیر گولڑوی صاحب مزید سیالوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی۔ چونکہ ان کے اندر کے احساس کمتری کی تسکین انہی القاب واعزازت میں مضمر ہے لہذا جو شخص اپنی جیسی بھی خبیث سے خبیث تحریر پر تقریظ لکھوانا چاہے، وہ حضرت کی شان میں کچھ مدحیہ القاب وکلمات لکھ دے۔ بس پھر کیا ہے یہ عاقبت نا اندیش مناظر صاحب خم ٹھونک کر میدان تحریر میں کود پڑتے ہیں۔

(لطمۃ الغیب ص ۱۴۴)

قارئین با تمکین! مولوی اشرف سیالوی صاحب کو محض اپنی دکان چمکانے اور اپنے علمی تفوق کو شیخ الحدیث ومناظر الاسلامی کے معتبر حوالوں کے ساتھ منظر عام پر لانے کی غرض سے مختلف کتابوں پر تقریظیں لکھنے کا انتہائی شوق دامن گیر رہتا ہے۔

(لطمۃ الغیب ص ۱۴۳)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"راندہ درگاہ پیر سیال لجپال مولوی اشرف (سیالوی) صاحب"۔

(لطمۃ الغیب ص ۱۵۲)

"یہ مولوی اشرف سیالوی کس منہ سے بزرگان دین کے نیاز مند بن کر ان کے نام کے خطبے پڑھتے ہیں اور انہی کے نام پر ملنے والے نذرانوں سے جیبیں بھرتے ہیں۔ غیور اہل سنت کو چاہیے کہ یہ جہاں بھی جائیں ان کا غیر معمولی محاسبہ کریں اور

انہیں بے التفاتی کی نذر کریں تا کہ یہ سچے دل سے توبہ کرلیں یا پھر اپنے اوپر سے شیر کی کھال اتار کر ہم جنسوں میں جا شامل ہوں اور بڑی خوشی سے ڈھینچوں ڈھینچوں کرتے پھریں۔ (لطمۃ الغیب ص ۱۵۲)

یعنی سیالوی صاحب کو گدھا کہہ گئے ہیں۔

آگے سیالوی صاحب کو کوستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مگر جن کے گھر سے قیامت تک ادب کا فیضان جاری رہے گا، انہیں بے ادب ٹھہرائیں اور خود جوان کے نام پر گیارویاں کھائیں، نذرانے بٹورنے اور مسلک اہل سنت کے ٹھیکدار بھی بنے رہے ذلک ھو الخسران المبین۔

(لطمۃ الغیب ص ۱۷۳)

''سیالوی صاحب کے دامن ضمیر کو کھینچتے ہوئے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ غوث پاک کے نانا کے منبر پر براجمان بارگاہ غوثیہ کے گستاخ!'' (لطمۃ الغیب ص ۱۷۹)

سیالوی صاحب کی گستاخیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''کتاب مذکورہ کے صفحہ ۴۴ پر دل ہلا دینے والی درج ذیل عبارت لکھ کر مولوی اشرف سیالوی صاحب نے تاقیامت نیاز مندان حضرت پیران پیر پر قیامت ڈھائی ہے اور اپنے قلم سے ایسی گندگی ظاہر کی ہے، جس کو تمام دنیا کے سمندر مل کر بھی نہیں دھو سکتے۔

عقیدت مندان بارگاہ غوثیہ اگر اس عبارت پر ماتم کو جائز قرار دیں تو بے جا اور ناروا نہ ہوگا۔ (لطمۃ الغیب ص ۲۰۴)

''بنیاد ایمان ہلا دینے والی سیالوی صاحب کی عبارت''۔

(لطمۃ الغیب ص ۲۰۵)

آگے سیالوی صاحب کے بارے میں پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

لہذا مولوی اشرف سیالوی صاحب نے یہ ظلم عظیم کیا کہ فرق باطلہ یہود ونصاری

کی مذمت میں نازل ہونے والی آیت کو حضرت پیران پیر وجملہ قادری بزرگان دین بلکہ جملہ مشائخ اسلام پر منطبق کردیا اور خوش ہوگئے کہ میں نے بہت بڑی خدمت اسلام کردی ہے۔ یہ حضرت اگر کفار ومشرکین کے بارے نازل ہونے والی آیت اور اولیاء کاملین پر چسپاں کریں تو کوئی بات نہیں یہ اسی طرح سنی بھی ٹھہرے رہیں۔''

(لطمۃ الغیب ص ۲۰۹)

''گلشن توحید ورسالت'' لکھنے والے کو یہ عبارت اپنے سامنے ضرور رکھنی چاہیے''۔

''سیالوی صاحب یہ دوہرا معیار تحقیق خود ساختہ ومعنی اور جعلی نہیں تو اور کیا ہے''۔ (لطمۃ الغیب ص ۲۱۱)

سیالوی صاحب نے شیخ جیلانی کی کتاب فتوح الغیب کو کلام باطل نظام کہا۔

(لطمۃ الغیب ص ۲۱۳۔۲۱۲)

''جبکہ دور حاضر کے ایک نام نہاد شیخ الحدیث اور مناظر اسلام نے اپنی عاقبت برباد کرنے کے لئے اس کو کلام باطل نظام قرار دے کر اپنے بد مذہب کو رباطن اور گستاخ ہونے پر اپنے ہاتھوں مہر ثبت کردی جبکہ آپ کے قصائد وکلام کو وہ پہلے بھی ''حکایت قدم غوث'' میں بالواسطہ تفاخر تجلی خودستائی 'شطحیات' مجنونانہ کلام اور آخری دوزخی شخص کا اظہار مباہات لکھ چکے ہیں''۔ (لطمۃ الغیب ص ۲۱۵)

''جبکہ سیالوی صاحب اور ان کے ممدوح بصیر پوری صاحب نے تو پورے قادریہ سلسلہ کے بزرگان کو ہٹ دھرم، متعصب جارح غالی تشدد پسند اور گستاخ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے۔ (لطمۃ الغیب ص ۲۱۹)

پیر گولڑوی صاحب گولڑہ شریف سے سیالوی کے تعلق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

حقیقت یہ ہے کہ سیالوی صاحب کبھی بھی گولڑہ شریف کے خیر خواہ نہیں رہے، انہیں مشائخ گولڑہ سے کوئی عقیدت والفت نہیں، بلکہ ان کے قریبی وذرائع، یاران

محفل اور ہم راز حقیقت احباب کی گواہی کے مطابق وہ حضرات گولڑوی کے علم کو اپنے علم کے مقابلے میں کچھ نہیں سمجھتے، سرگودھا کے مدرسے میں آنے سے پہلے کسی تقریر یا تحریر میں انہوں نے کبھی اہتماما حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے علمی کارناموں اور تحقیقی نادرہ کاریوں پر کوئی عقیدت مندانہ تبصرہ نہیں کیا۔" (لطمۃ الغیب ص ۲۲۳)

"اللہ کی شان بے نیازی دیکھیے کہ انہی فاضل بریلوی کے اشعار سے خود سیالوی صاحب گمراہ ثابت ہوگئے۔" (لطمۃ الغیب ص ۲۵۶)

"فاضل بریلوی کے اس ملفوظ میں مولوی اشرف صاحب نے متعدد طرق سے خیانتیں کیں۔" (لطمۃ الغیب ص ۲۵۸)

سیالوی صاحب کی تضاد عملی۔ (لطمۃ الغیب ص ۲۶۵)

جبکہ سیالوی صاحب ایک مخصوص کنوئیں کے مینڈک کی طرح صرف ایک مخصوص سٹیج پر بولنے کے پابند ہیں۔ (لطمۃ الغیب ص ۲۸۲)

"میں اب جس مسلک پر ہوں کیا سیالوی صاحب اور ان جیسے تنگ ظرف مولویوں کی وجہ سے ہوں؟" (لطمۃ الغیب ص ۲۸۳)

بریلوی مفتی عبدالمجید نے جہاں پر اشرف سیالوی صاحب کو اپنی کتاب "تحقیقات" سے رجوع کی دعوت دی بعد میں ایک کتاب بھی ان کے رد میں لکھی ہے "تنبیہات بجواب تحقیقات جلد اوّل"۔

۶) مولوی عبدالستار خان نیازی۔ جمعیۃ علمائے پاکستان:

بریلوی ماہنامہ القول السدید میں بریلوی مولوی عبدالستار خان نیازی کے دوسرے مسالک کے ساتھ اتحاد کرنے کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"نیازی صاحب ایسا بڑا آدمی بھی اہل سنت کے ہاتھ سے جاتا رہا اور جو اسلام نافذ ہوا ہے اس کا نتیجہ عوام کے سامنے ہے۔"

(القول السدید مارچ ۱۹۹۲ء ص ۹۷)

اور ذرا بریلویوں کی اس جماعت کے نام پر اعتراض بھی سن لیں:

"نام عوامی طرز کا ہونا چاہیے جبکہ اس نام سے یوں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پاکستان کے علماء کی جماعت ہے اور عام فرد یا غیر عالم کو اس سے کوئی علاقہ نہیں جبکہ حقیقی علماء کی تعداد بھی نہ ہونے کے برابر ہی ہوگئی ہے۔"

(القول السدید مارچ ۱۹۹۲ء ص ۹۵)

آگے سنئے کہ:

سیاسی جماعت کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ وہ بہت جلد عوام میں مشہور ہوجائے مگر آپ کسی گاؤں میں چاہے اکثر لوگ جمعیت علمائے پاکستان کو نہیں جانتے اور کم پڑھے لکھے تو شہر میں بھی متعارف نہیں۔ (ایضاص ۹۵۔۹۴)

۷) حسن علی رضوی میلسی۔ بریلوی مناظر:

پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں کی ترتیب وتحریر کرنے والے:

۱) کرنل انور مدنی بریلوی

۲) مولوی ذوالفقار رضوی سانگلہ ہل۔

۳) مفتی محمود احمد ساقی بریلوی۔

صاحبان لکھتے ہیں کہ:

"سنیوں کی لیٹرین (بقول شبیر احمد ہاشمی) مولوی حسن علی آف میلسی کی کتاب اظہار حقیقت"۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۳۵ مطبوعہ اشاعت سوم)

حسن علی رضوی کی خصوصیات گنواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مگر میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا کہ یہ شخص کسی نسبت واسطہ یا تعلق کا روادار نہیں۔ صرف دشمن اہل سنت قاطع رضویت اپنی جہالت کو قلم کاری، الفاظ کے اسراف وتبذیر کو اپنی دانش سمجھتا ہے۔ ایسے حرمان دوں نہاد وبدباطن شخص کا علاج اس کی کسی بات کا جواب دینا نہیں لکھنا اس لئے پڑتا ہے کہ سنی جیالوں سے السعید کے قارئین اس شیطانی پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوجائیں۔ جو یہ شخص واہی تباہی بکتا رہتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ (معاذاللہ) حضور محدث اعظم کا خلیفہ بھی ہے حالانکہ آقائے نعمت مرشد برحق

سیدی مرشدی حضرت محدث اعظم پاکستان کا مشن ''رحماء بینھم'' تھا مگر اس بدبخت کا مشن اہل سنت میں انتشار تشتت، تفرق بغض وعناد ہے یہ شخص میلسی میں بھی کسی عزت وآبرو کا نہیں۔

عوام اہل سنت کی نفرت ودھتکار کا مرکز ہے۔ کبھی زمینداروں کا درباری قوال اور چڑھتے سورج کا پجاری ہے۔ مگر اہل سنت کی جہاں اور بدنصیبیاں ہیں وہاں یہ بدنصیبی بھی ہمارے گلے پڑی ہوئی ہے۔'' (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۵۸)

اس تحریر کا عنوان بھی پڑھ لیں تو لطف رہے گا:

''مولوی حسن میلسی کیا چیز ہے؟ سنیوں کے بال ٹھاکرے۔ اگر سنی رضوی ایک گھر ہے تو مولوی حسن علی میلسی اس کی لیٹرین ہے۔'' (ایضاص ۱۵۸)

''اس حرماں نصیب نے لکھا ہے'' (ایضاص ۱۵۹)

آگے میلسی کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ:

میلسی کی بدعت سیۂ نے خود ہی انکشاف فرمایا تھا کہ وہ (معاذ اللہ) اہم تحقیقی معلوماتی اور مدلل مضمون لکھ سکتا ہے اور السعید کے فروری، مارچ کے پرچوں میں لکھے۔ جس کا ہاشمی نے جواب نہیں دیا۔ حالانکہ تحقیق معلومات اور دلائل سے بدعت میلسی کا وہی تعلق ہے جو کسی لیوا کا عصمت وشرافت سے ہوتا ہے۔ مولوی حسن علی کی ساری یاوہ گوئی بغض وعداوت کا گند اور اس میں نفرت کی سند ہوتی ہے۔ (ایضاص ۱۵۹)

''ان میں مکروہ ترین چہرہ اسی بدعت میلسی کا ہے۔'' (ایضاص ۱۵۹)

''ورنہ حسن علی جیسے لوگ اس قابل بھی نہیں کہ اس کے چہرے پر تھوک ہی دیا جائے۔ کیونکہ صاحبزدگان ہزار اختلاف کے باوجود امام کاظمی کی اولاد ہیں موجودہ اختلاف کے باوجود ان کا تھوک آج بھی ہزار حسن علویوں سے بہتر ہے باقی رہی یہ بات کہ میں نے انہیں اپنا پیر بھائی کہا ہے کہ مجبوری ہے کہ ایک گھر میں آخر لیٹرین بھی تو ہوتی ہے۔ (ایضاص ۱۶۰)

''اس جہان میں مٹی کا ایک ڈھیلا یہ شخص بھی ہے۔ رضویت کے وسیع وعریض گھر

میں قائم ایک لیٹرین یہ بھی ہے۔'' (ایضاص ۱۶۰)

حسن علی رضوی کے متعلق مزید پڑھیں کہ:

مگر جو بدبخت حضور جنید دوراں سے خلافت کا مدعی بھی ہو اور پھر علمائے اہل سنت ہی کی اہانت کرے۔ گالی گلوچ سے علمائے حق کا گریبان پکڑے اس کی تو بیعت بھی خود بخود ہی فاسد ہوجاتی ہے خلاف کہاں کی رہی۔ حضور مرشد کریم نے اپنی حیات ظاہری میں ایسے کئی سانپوں کو دودھ پلایا، ان کی ظاہری حیات میں ان کے ڈنگ چھپ گئے۔ وصال اقدس کے بعد وہ سانپ پھر اپنے نئے جنم میں آگئے۔''

(ایضاص ۱۶۰)

''مسلک کے دشمن اعظم، بدعت میلسی پر واضح رہے۔'' (ایضاص ۱۶۰)

''اس کا سرٹیفیکٹ حسن علی سے لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی حسن علی جیسے جہاں فتاوی حسام الحرمین کی عبارت پڑھ سکتے ہیں اس کے فہم کے قابل نہیں۔''

(ایضاص ۱۶۱)

''کیونکہ سنیوں میں حسن علی جیسے میر جعفروں اور صاحبزدگان جیسے غیروں کے ہاتھوں میں کھیلنے والوں بے دانشوروں کا ایک غول کا غول موجود ہے۔'' (ایضاص ۱۶۱)

''دیکھا آپ نے قلب عناد کس طرح یلبھٹ یلبھٹ کررہا ہے۔'' (ایضاص ۱۶۱)

''میلسی کے اس اندھے اور بدنصیب دشمن نورانی کو نظر نہیں آتا۔''

(ایضاص ۱۶۱)

''اور یہ اپنا (میلسی) دیدہ کور لاف گزاف کا شکار ہے۔ یہ بدبخت مظہر الاسلام اور مظہر العلوم کے لفظی تبدل کو اپنا علم اور عہدہ خطاب کے معنوں چکر کو اپنا فضل سمجھ کر ڈینگیں ہانک رہا ہے۔'' (ایضاص ۱۶۲)

''اس کے باوجود سنیوں کے قلم سرطان اور فکری گند غلام کھچیاں کرم میلسی سے ہمارا قطعاً مطالبہ نہیں کہ وہ قائد اہل سنت کو ان الفاظ سے یاد کرے۔'' (ایضاص ۱۶۳)

''اگر یہی معیار انکسار ہے تو حضور سیدی ومرشدی محدث اعظم نے اسی ''ملغوبہ

فساد" کو کہیں شفقت سے خلیفہ کہہ دیا ہوگا۔ اب یہ اپنی خلافت کی منڈی لگائے بیٹھا ہے۔" (ایضاص ۱۶۳)

"اس مریض بغض نورانی نے مجھے کہا ہے کہ اس نے اکابر کی زیارت ہی نہیں کی حالانکہ اس جاہل عنید کو معلوم ہے۔" (ایضاص ۱۶۳)

"لیکن اس نام نہاد کا کیا کیا جائے۔ یہ شروشرارت کا میزائل اپنوں پر ہی پھٹا جارہا ہے اس کور باطن نے کہا ہے۔" (ایضاص ۱۶۴)

"اس کے باوجود یہ جاہل اعظم دوست نما دشمن مسلک رضا پھر بھی اتحاد واشتراک کے پردے میں امام نورانی سے بغض کا شکار ہے۔" (ایضاص ۱۶۴)

"مسلک رضا کے اصل دشمن قاضی حسین احمد نہیں......حسن علی رضوی جیسے بدبختان ہیں۔" (ایضاص ۱۶۴)

"کوئی کہے اس دشمن بریلی سے"۔ (ایضاص ۱۶۵)

"میلسی کے میر غنچہ نے جمعیت علماء پاکستان کی تاریخ اغوا کرنے کی کوشش کی ہے۔" (ایضاص ۱۶۵)

اس یزید صفت سفاک قاتل تاریخ اہل سنت میلسی کے میر غنچہ۔"

(ایضاص ۱۶۶)

"یہ بدبخت ان حقائق کے باوجود قسمیں اٹھائے جارہا ہے۔"

(ایضاص ۱۶۶)

یہ سارا مضمون نوائے اہل سنت ۲۰۰۲ میں چھپا تھا۔

۸) مولوی ابوداؤد صادق رضوی۔ مدیر رضائے مصطفٰی گوجرانوالہ:

۱) مولوی احمد سعید کاظمی بریلوی پاسبان مسلک رضا ابوداؤد صادق کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"ایک غیر مستند شخص جو علوم دینیہ سے تداول اور تعلیم وتدریس کی مہارت نہیں رکھتا۔ دروغ گو بدنصیب، ملکفر، آخرت کے خوف سے بے باک ہے۔"

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۱۶ اشاعت سوم)

۲) کرنل انور مدنی لکھتا ہے کہ:

کذاب، نقلی پارسائی کا لبادہ اوڑھنے والا......دنیاوی مصلحتوں میں مبتلا۔

گستاخان رسول کریم کا مداح علامہ ابوداؤد گوجرانوالہ کا تعارف۔

دور حاضر کا امام آئمۃ المضلین:۔

فرقہ داؤدیہ کے بانی مولوی ابوداؤد کی شخصیت کا خاکہ۔

(آواز خلق۔۔۔۔۔۔نقارہ خدا)

خود ساختہ مجتہد، فسادی، سازشی، شر پھیلانے والا، باتونی، دوسروں کی کردار کشی کرنے والا، نقلی سنی، کاذب، منافق، یہودیوں کا ایجنٹ، احمق، جاہلمطلق، تقوی اور پارسائی کا جھوٹا لبادہ اوڑھنے والا، نام نہاد محقق، دوغلی پالیسی اختیار کرنے والا، انتہا پسند، ابوالفتنات، اپنی مسجد میں غیر مقلد وہابیوں کی تقاریر کرانے والا، اپنے شریر چیلوں اور بدقماش لشکر کے ذریعے اپنے آپ کو غلطی نہ کرنے والا کہلانے والا، آداب تنقید سے ناواقف، ذہنی افلاس میں مبتلا، سنی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والا، انتشار پھیلانے والا، فرقہ واریت کا بابا، اس کی ہر تحریر سے منافقت ومنافرت کی بو آتی ہے۔ گویا انسانی شکل میں شیطان کا چیلہ۔ (ماخوذ ماہنامہ العلماء لاہور جولائی ۱۹۹۲ء)

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۷۷)

آگے آئینہ (علامہ ابوداؤد گوجرانوالہ) کے عنوان سے ابوداؤد کا تعارف کرواتے ہیں کہ:۔

☆ علمائے حق کی کردار کشی اور دل شکنی کا مرتکب۔ گستاخوں کا مداح۔

☆ دین مصطفٰی کو اپنے سازشی کردار کی وجہ سے سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا بدعمل مولوی۔ (یعنی کلنک کا ٹیکہ

☆ حقوق العباد کو ستیاناس کرنے والا شاہکار۔

☆ خوش فہمی میں مبتلا نام نہاد جھوٹا ولی اور پیر۔ (ایضاص ۱۳۱)

آگے لکھتے ہیں کہ:۔

رسول کریم ﷺ کی عصمت مبارک کی اہمیت پر اپنی بد ذات کو ترجیح دینے والا علامہ ابوداؤد۔ (ایضاً ص۱۳۱)

پہلی وجہ یہ ہے کہ دنیاوی طمع لالچ میں گھرا ہوا ہے یعنی رسالوں کی فروخت سے آمدنی کا مسئلہ ہے۔ (ایضاً ص۱۳۳)

مگر مولوی ابو دائد جیسے بصیرت کے اندھے شخص میں اتنی بصیرت نہیں کہ اس بات کو سمجھ سکے۔ (ایضاً ص۱۳۲)

بریلوی ماہنامہ ندائے اہلسنت جون ۲۰۰۲ء میں ہے کہ:۔

سنیوں کو کافر بتانے والے علامہ ابوداؤد صاحب نے ایک دور میں علامہ احمد سعید کاظمی کو کھلے لفظوں میں کافر فرمایا تھا۔ (ایضاً ص۱۳۴)

''کذاب ابوداؤد'' (ایضاً ص۱۳۶)

''جب اندر حرام رزق جائے گا تو اندر سے گناہ ہی نکلے گا کیونکہ سب دین فروش، چندہ خور، حرام خور ہیں''۔ (ایضاً ص۱۳۷)

''آپ کے ظل عاطفت میں شائع ہونے والا رسالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ﷺ جو کہ اب رضائے ابوداؤد بن چکا ہے میں متعدد بار کئی جید علماء مشائخ اہلسنت کو تضحیک اور فتوؤں کا نشانہ بنایا گیا ہے اور اس میں جس طرح کی بازاری زبان استعمال کی جاتی ہے۔ (ایضاً ص۱۴۲)

آگے پندرہ روزہ اخبار ''صدائے فروش'' کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

اس سے رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کے سرپرست اور نقاد، آداب تنقید سے ناواقف اور ذہنی افلاس میں مبتلا معلوم ہوتے ہیں علامہ ہونے کا زعم شعور وآگہی کھو بیٹھا ہے۔ ہم کسی بحث میں الجھنا نہیں چاہتے اور نہ ہی بحث میں الجھنا ہمارا نصب العین ہے۔ اس جریدے کی تنقید خود بے خبری اور کم علمی کی نمائندگی کر رہی ہے۔ (ایضاً ص۱۴۳)

''موجودہ اشاعت میں خواجہ حسن نظامی کو سنی العقیدہ مسلمان ہونے کی بجائے

تفضیلی شیعہ قسم کا آدمی قرار دے رہا ہے۔ اس الزام پر حیرت نہیں ہوتی اس لئے کہ مذکورہ جریدہ پر بے ہودہ خامہ فرسائی کرتا رہا ہے۔ علامہ ابوسعید کاظمی، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، علامہ سعید احمد اسعد اور علامہ شاہ احمد نورانی جیسی معزز شخصیات کو ہدف تنقید کا بنایا'' (ایضاً ص۱۴۴)

''اس تحریک اتحاد المسلمین پاکستان لاہور کی طرف سے بھی پمفلٹ نما شائع ہوا ہے جس کی سرخی ہے'' فرقہ داؤدیہ کا سربراہ مولوی صادق حقیقتاً کاذب المعروف مولوی روڈا، یہودیوں کا ایجنٹ، مسلمانوں کے خلاف گہرا سازشی اور جو کام یہودی نہ کرسکے اس نے کردکھایا'' اور سب سرخی ہیتقوی اور پارسائی کا جھوٹا لبادہ اوڑھنے والے مولوی روڈے کے نزدیک یہ تمام علماء ومشائخ (معاذ اللہ) کافر ہیں'' پمفلٹ میں کل ۳۲ علماء ومشائخ اور سیاسی زعماء کے نام درج ہیں جن پر کفر کا فتوی لگایا گیا''۔

آگے بریلوی علماء اور پیر مہر علی شاہ صاحب وخواجہ قمر الدین سیالوی پر کفر کے فتوے لگانے کے ساتھ ساتھ قائداعظم اور علامہ اقبال کو بھی کافر کہا گیا ہے۔

خبردار لوگوں! اس شخص کے گھناؤنے جاہلانہ اور جھوٹے پروپیگنڈے سے خبردار رہو۔ (ایضاً ص۱۴۶)

''نوٹ: آئندہ اشتہار میں مولوی روڈے کی ملک وملت کے خلاف سازشوں کے گھناؤنے انکشافات ملاحظہ فرمائیں۔'' (ایضاً ص۱۴۶)

''یہ ابوداؤد صاحب بھی ہر ایک پر فتوائے کفر وفساد جڑنے لگے ہیں''

(ایضاً ص۱۴۸)

''ابوداؤد نے مفتی محمد امین صاحب فیصل آبادی کو طعن وتشنیع کا نشانہ اور مسلم محدث اعظم کو مسخ کرنے والا بتایا ہے'' (ایضاً ص۱۵۰)

جماعت رضائے مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے حضرت خواجہ حمید الدین سیالوی مدظلہ العالی کے خلاف حالیہ توہین آمیز اخباری بیان پر اخبارات میں معذرت شائع کی جائے۔ (ایضاً ص۱۵۱)

''مولوی ابوداؤد کا جھوٹ بھرا خط'' (ایضاً ص ۲۷۲)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خلاف جس مہم کا آغاز کیا گیا ہے اسے فی الفور بند کیا جائے مثلاً اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کیلئے مجدد اعظم لکھنا اور حضرت مجدد الف ثانی کیلئے گیارہویں صدی کا مجدد لکھنا یا کہنا اور رسائل و اشتہارات میں مجدد دین جیسی اصطلاحات استعمال کرنا۔ (ایضاً ص ۱۵۲۔۱۵۳)

جن بریلوی علماء نے ابوداؤد کے خلاف یہ باتیں کیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) حضرت علامہ مولانا سعید احمد مجددی۔

(۲) علامہ ابوطاہر عبدالعزیز چشتی۔

(۳) علامہ قاری غلام سرور حیدری۔

(۴) علامہ محمد طفیل رضوی۔

(ایضاً ص ۱۵۳)

دست و گریبان

باب پنجم

یہ باب چوتھے باب کا تتمہ ہے جس میں ان بریلوی مولویوں کی تفصیلی فہرست درج کی گئی ہے جو ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔

مؤلف : مناظر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری

پانچواں باب

اب ہم مختصراً ان بریلوی علماء کا تذکرہ کرتے ہیں جنہیں بریلوی علماء نے کافر لکھا ہے اور یہ اصول بھی بریلوی اکابرین کی کتب میں لکھا ہوا ہے کہ اہل سنت کی خوبی یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرتے اور اہل بدعت کی برائی یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔

(اعلاء کلمۃ اللہ، ص ۱۳۸، فضائل دعا ص ۱۹۸، الکلام الاوضح، ص ۳۰۷)

تو یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ ایک کثیر تعداد بریلوی اکابرین کی ہے جن کو مختلف بریلوی اکابرین نے کافر کہا ہے۔ اب ظاہر بات ہے کہ ان سے عقیدت رکھنے والے بھی انہی کے ساتھ کافر ہوئے تو بریلویوں میں ہر آدمی ان کافروں میں سے کسی سے عقیدت و احترام تو رکھتا ہوگا تو اس طرح ساری بریلویت بریلوی اصولوں سے کافر و گستاخ جا ٹھہری۔

اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اپنے اصول سے سنی بھی نہ رہے بلکہ بدعتی بھی بن گئے۔ اس لیے رضا خانیوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ کہیں اور تلاش کریں اہل سنت کا لیبل اتار کر اہل بدعت کا اپنا اصلی اور نسلی لیبل استعمال کریں۔

القصہ ہم ان میں سے ہر ایک کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں:

(۱) بریلوی شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری صاحب

ان کے خلاف بریلویوں نے کافی تعداد میں کتابیں لکھی ہیں ان کے نام دیکھیے:

(۱) خطرے کی گھنٹی

(۲) متنازعہ ترین شخصیت

(۳) ضرب حیدری

(۴) سیفِ نعمان

(۵) قرآن کی فریاد

(۶) بانی ادارہ منہاج القرآن کا علمی محاسبہ

(۷) ضربِ ختنین

(۸) یہ سب کیا ہے؟

(۹) قلم کچھ اور کہتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے

(۱۰) طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ

(۱۱) استاد الکل کا اٹل فیصلہ

(۱۲) طاہر القادری کے بارے میں مفتی محمد خان قادری کا انکشافاتی انٹرویو

اب ان میں سے صرف ایک کتاب کی چند تحریریں آپ کے سامنے رکھتے ہیں کہ نمونہ آپ ملاحظہ فرمالیں۔ بریلوی جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

مسٹر طاہر نہ صرف وہ بلکہ اس کے شرکاء قرآن مجید کی ان تمام آیات کے منکر ہیں جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے اور کافروں سے ایوارڈ وصول کیے اور خوشی سے کیک کاٹے اور ان سے دعا کروائی یہ تمام کاروائی کفر و ارتداد ہے اور مسٹر طاہر اسلام کے بعد کافر ہو چکا ہے۔ (قرآن کی فریاد، ص ۱۱)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

مسٹر طاہر صاحب کافر و مرتد قرار پائے۔ (قرآن کی فریاد، ص ۱۲)

آگے لکھتے ہیں:

مسٹر طاہر نے ان کفار کو مسلمانوں کے مقابل کر دیا اور ان کے کفری مذہب کو اسلام قرار دے دیا تو وہ کافر کیوں نہ ہوا بلکہ یقیناً قطعاً کافر و مرتد قرار پایا۔

(قرآن کی فریاد، ص ۱۶)

(۲) پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیروی بریلوی

ان کے خلاف مندرجہ ذیل کتب چھپی ہیں۔

۱۔ پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں۔

۲۔ جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ

ہم ان سے بعض اقتباسات پیش کر دیتے ہیں۔

پیر کرم شاہ صاحب کے متعلق استفتاء لکھ کر سوداگران بریلی شریف بھیجا گیا تو جو جواب آیا اس کا خلاصہ ہے۔ شخص مذکورہ خارج از اسلام ہے۔

(تنقیدی جائزہ، ص ۱۸۲)

اس پر ۶ عدد بریلوی اکابرین کے دستخط ہیں۔

منظر الاسلام والوں نے لکھا:

اس ملعون کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں رہے گا۔ اس پر ۱۰ بریلوی اکابرین کے دستخط ہیں۔ (تنقیدی جائزہ، ص ۱۸۴)

مزید ۱۴ کے قریب پاک و ہند کے علماء کے بھی فتاویٰ جات اسی کتاب میں ہیں۔

(۳) بریلوی غزالی زماں رازی دوراں مولوی احمد سعید کاظمی صاحب

۱۔ مواخذہ التبیان

۲۔ پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں علامہ احمد سعید کاظمی کی سعادتیں

۳۔ افضل التقریر

۴۔ اظہارِ حقیقت

اختصار سے ان میں سے چند باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی احمد سعید کاظمی کے متعلق جب جامعہ رضویہ فیصل آباد سے فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا کہ: مسئول عنہا کافر بدمذہب فاسق ظالم ہیں۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں احمد سعید کاظمی کی سعادتیں، ص ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۶۰)

کاظمی صاحب کا بیٹا مظہر سعید کاظمی کہتا ہے کہ بعض حاسدین نے...... ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ اعلیٰ حضرت کا کنز الایمان والا ترجمہ ہی صحیح ہے اور البیان کا ترجمہ صراحۃً توہین رسالت پر مبنی ہے اس لیے علامہ کاظمی (معاذ اللہ) گستاخ رسول قرار پا کر کافر و مرتد ہو گئے۔ (مقدمہ التصدیقات لدفع التلبیسات)

آگے لکھتے ہیں:

مکفرین نے حضرت غزالی دوراں پر توہین رسالت کا الزام لگا کر تکفیر کی۔

(مقدمہ)

(۴) بریلوی پیر ریاض احمد گوہر شاہی

اس کے خلاف ایک کتابچہ رضا خانی محقق ابوداؤد محمد صادق نے لکھا جس کا نام ہے۔

۱۔ خطرہ کا آلارم

۲۔ وقار الفتاوٰی اور دیگر کتب فتاوٰی میں بھی اس کے خلاف فتوے ہیں۔

اس گوہر شاہی کے متعلق بریلوی علماء نے لکھا کہ:

اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

(خطرہ کا آلارم، ص ۲۷)

مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نے ایسے آدمی کے بارے میں فتویٰ دیا کہ:

جو ایسے کو کافر نہ جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

(خطرہ کا آلارم ص ۲۱)

مولوی ابوداؤد محمد صادق لکھتے ہیں:

ریاض گوہر شاہی، ان کے والد، اور پیروکار و ادارہ صدائے سرفروش اگر سچے ہیں تو شہزادہ اعلیٰ حضرت کے فتویٰ مبارکہ کی روشنی میں صدائے سرفروش کے شائع کردہ عقیدہ باطلہ اور خدا تعالیٰ پر افترا کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں مجبور ہے

قابو ہوں سے توبہ نامہ شائع کریں اور گوہر شاہی کے جن دیگر عقائد باطلہ کی نشاندہی کی گئی ہے ان سب سے بھی توبہ کا اعلان کیا جائے ورنہ ان کے جھوٹ اور کفر و گمراہی میں کیا شک ہے۔ (خطرہ کا آلارم، ص ۲۱)

(۵) بریلوی علامہ پیر محمد چشتی صاحب

اس کے خلاف بریلویوں کے فرقہ سیفیہ نے کئی کتابیں ہدایۃ السالکین وغیرہ لکھی ہیں اور ان کی تکفیر بھی کی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

بریلوی علامہ بشیر القادری لکھتے ہیں:

سیفیوں کے اس وجد کا انکار پیر محمد چشتی نے کیا تو سیفیہ فتنہ کی پوری مشینری حرکت میں آئی اور اوپر سے لے کر نیچے تک سب کی ایک ہی زبان کہ پیر محمد چشتی بے علم جاہل مرکب اور قاصر العقل مسیلمہ کذاب زندیق اغلظ ترین کافر ہے۔

(الفتنۃ الشدیدہ، ص ۱۲۳، ۱۲۴)

اس کی تکفیر کو کتاب "خطرہ کا سائرن" ص ۱۰۱ پر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) بریلوی پیر سیف الرحمٰن پیرارچی

اس کے خلاف بریلویوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔

۱۔ خطرہ کا سائرن

۲۔ الفتنۃ الشدیدہ

۳۔ الجرات علی المزخرفات

۴۔ قہر یزدانی بر فتنہ پیر افغانی

۵۔ فتنہ سیفیہ کی حقیقت کا انکشاف

۶۔ شمشیر پاکستانی بر گردن پیر افغانی

۷۔ کفر کا پھندا پیٹ کا دھندا

۸۔ اونچی دوکان پھیکا پکوان

علامہ بشیر القادری پیر سیف الرحمٰن کے متعلق لکھتا ہے:

(یہ) مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندیوں کو مومن سمجھتا ہے لہٰذا یہ بھی ان کے ساتھ ہے (مرتد) یہ خط کشیدہ لفظ مرتد علامہ کا ہے۔ (الفتنۃ الشدیدہ، ص ۱۶۶)

(۷) مفتی محمد خان قادری بریلوی

ان کے خلاف مندرجہ ذیل بریلوی علماء نے لکھی ہیں۔

۱۔ کلمہ حق

۲۔ ضربِ حیدری

۳۔ ضربِ ختنین

۴۔ مفتی محمد خان قادری کا انکشافاتی انٹرویو

خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ بریلوی علامہ فریاد علی قادری لکھتے ہیں:

مفتی محمد خان قادری پر تنقید کرتے ہوئے کہ اس وقت (طاہر القادری کی) یہ بات سن کر خان صاحب نے طاہر پر کفر کا فتویٰ کیوں نہ دیا اور ان سے برأت اور علیحدگی کیوں نہ اختیار کی کفر پر راضی رہنا بھی تو کفر ہے۔

(حاشیہ انکشافاتی انٹرویو، ص ۷)

یعنی طاہر القادری نے کہا کہ تھا کہ میری ذات پر اندھا اعتماد کرو اور غیر مشروط وفاداری کرو۔ اس پر مفتی خان قادری نے طاہر القادری کو کافی عرصہ بعد چھوڑ کر یہ تنقید کی یہ شان صرف رسول اللہ ﷺ کی ہے تو اس پر علامہ فریاد نے فریاد کی کہ یہ کفر تو اس وقت بھی تھا جب ڈاکٹر صاحب نے کہا مگر آپ کئی سال تک اس کفر پر خاموش رہے ہیں اس وقت صرف اس وجہ سے آپ اس کے تنخواہ دار تھے اس لیے اس کفر پر راضی رہے اور یہ آپ کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ کفر پر رضا کفر ہے اس لیے آپ کافر ہو گئے ہیں۔

آگے علامہ فریاد لکھتے ہیں:

عقیدت میں اندھا ہونے کا بہانہ اگر محمد خان قادر کر رہا ہے تو پھر عوام کا خدا ہی حافظ ہے آپ اس وقت اگر اندھے تھے تو اللہ کی قسم کانے اب بھی ہیں فرمایئے کیا عقیدت میں کفر جائز ہو جاتا ہے۔ (حاشیہ انکشافاتی انٹرویو، ص ۹)

آگے لکھتے ہیں:

خائن صاحب (مفتی خان محمد) ادارہ منہاج میں طلبا کو دی جانے والی کافرانہ تعلیم پر راضی تھے (حاشیہ انٹرویو، ص ۱۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اتنے کفریات اور لغویات کے باوجود منہاج سے اس قدر وفاداری دراصل اس لیے تھی کہ طاہر صاحب اور خائن صاحب میں رافضیت اور آزاد خیالی مشترک تھی۔ (حاشیہ انٹرویو، ص ۱۴)

بریلوی علامہ فضل رسول سیالوی لکھتے ہیں:

شیخ المنہاج اور مفتی خان قادری کے رافضی ہو جانے میں نہ قاسمی کا کوئی شک ہے اور نہ ہمیں کوئی شک ہے (ضربِ ختنین، ص ۶)

(۸) بریلوی علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب

ان کے خلاف مندرجہ ذیل کتب لکھی گئی ہیں۔

۱۔ لطمۃ الغیب

۲۔ تنبیہات

۳۔ نبوت مصطفی ﷺ پر ہر آن ہر لحظہ

۴۔ خلاصۃ الکلام

۵۔ مولانا اشرف سیالوی کو دعوت رجوع

۶۔ اہم شرعی فیصلہ

۷۔ پیدائشی نبی ﷺ

۸۔ نبوت مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور اکابر امت

ان میں سے کئی میں ان کی تکفیر ہے اور تکفیر کا اقرار سیالوی صاحب کو خود ہی ہے کہ بریلویوں نے میری تکفیر کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

کچھ عرصہ سے چند نوجوان نوخیز واعظین کرام اور مقررین عظام اس طرح کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور شور شرابا برپا کیے ہوئے ہیں کہ محمد اشرف سیالوی نبی کریم ﷺ کو بچپن سے نبی تسلیم نہیں کرتا اور ۴۰ سال کے بعد آپ ﷺ کے لیے نبوت و رسالت کا تحقق تسلیم کرتا ہے اور یہ سراسر بے ادبی گستاخی اور نبی الانبیاء کی توہین و تحقیر ہے جو کہ سراسر کفر وقبیح اور ضلال صریح ہے...... محمد اشرف سیالوی اہل سنت سے خارج ہو چکا ہے اور وہ اس عظیم گستاخی کا مرتکب ہو کر دائرۂ اسلام اور حلقہ ایمان سے باہر چلا گیا ہے (تحقیقات ص ۵۴، ۵۵)

سیالوی صاحب نے ایک کتاب تحقیقات لکھی اس کے متعلق بریلوی اکابرین کی رائے پڑھیے:

شیخ الحدیث نذیر احمد سیالوی لکھتے ہیں:

تحقیقات کو پڑھ کر جو لوگ یہی عقیدہ اپنائیں گے اور نعمت ایمان سے محروم ہوں گے (نبوت مصطفیٰ ﷺ ص ۳۱۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

کتاب مذکور میں مسئلہ متنازعہ میں نظریہ مذکورہ کے علاوہ بھی بعض ایسے افکار و نظریات درج ہیں جن کی قطعی طور پر اسلام میں گنجائش ہی نہیں ہے۔

(نبوت مصطفیٰ ﷺ ص ۹)

اسی کتاب کے ص ۱۳ پر سیالوی کو ضروریات دین کا منکر ثابت کیا گیا ہے یعنی یہ ضروریات دین کو حتمی ماننے کی بجائے مختلف فیہ مانتا ہے۔

(۹) پیر نصیراالدین گولڑوی

ان کے خلاف یہ مندرجہ ذیل کتب آئیں ہیں:

۱۔ ازالۃ الریب

۲۔ کیا پیر نصیر الدین نصیر وہابی ہے۔

خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ اشرف سیالوی نے پیر نصیر الدین کا نظریہ لکھ کر اس پر یہ فتویٰ لگایا ہے کہ یہ دعویٰ الحاد و زندیقیت ہے اور خلاف اسلام و ایمان۔

(ازالۃ الریب، ص ۲۰)

آگے یہ فتوی پیر صاحب پر لگاتے ہیں کہ آپ نے

مقبولان بارگاہ کو خداوند تعالیٰ کو بھی اس ضلالت و گمراہی و الحاد و بے دینی (جس میں آپ گرے ہوئے ہیں) کی طرف گھسیٹنے کی ناکام کوشش کی۔

(ازالۃ الریب ص ۲۳)

صاحبزادہ اقتدار نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

آپ نے لطمہ کے ص ۱۹ پر یحییٰ بن معاذ کا ایک قول کیمیائے سعادت کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ مومن کو اللہ کے امید و رجاء میں ایسا رہنا چاہیے جیسے ایک لومڑی دو شیروں کے درمیان ہو۔ معاذ اللہ یہ بھی کفریہ تمثیل ہے۔

(کیا پیر نصیر الدین وہابی ہے، ص ۳۲)

آگے لکھتے ہیں:

آپ نے ص ۱۲ پر لکھا...... تیغ لا در قتل غیر حق براند...... یہ شعر درست ہے مگر آپ کا ترجمہ کفریہ ہے۔ (کیا پیر نصیر الدین وہابی ہے، ص ۳۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

امام غزالی کی یہ کفریہ کذبیہ تحریر چونکہ آپ نے بڑی خوشی سے نقل کی ہے لہٰذا آپ پر واجب ہے آپ اس کا ثبوت پیش کریں۔

(کیا پیر نصیر الدین وہابی ہے، ص ۳۲)

(۱۰) صاحبزادہ ابوالخیر زبیر احمد حیدر آبادی بریلوی

ان کے خلاف کئی کتب لکھی گئیں۔

۱۔ الذنب فی القرآن

۲۔ سیدنا اعلیٰ حضرت

۳۔ کنز الایمان پر اعتراضات کا آپریشن وغیرہ۔

۴۔ تحقیقات مہریہ

خلاصہ یہ ہے کہ جس کو علامہ محمد حسن حقانی صاحب نے ان الفاظ میں لکھا ہے کہ: (صاحبزادہ نے مغفرت ذنب میں فاضل بریلوی کے خلاف ترجمہ کیا جس کی وجہ سے) صاحبزادہ کے خلاف آواز اُٹھائی گئی کہ ذنب کی نسبت حضور کی طرف کر کے توہین رسالت کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی تحقیق سے اختلاف کر کے گستاخی کا ارتکاب کیا ہے یہ ہے وہ معرکہ اور متنازع فیہ مسئلہ جس کو بنیاد بنا کر صاحبزادہ صاحب کے خلاف کفرو گمراہی وفسق اور گستاخی کے فتوے لیے گئے اور اس کو شہرت دی گئی۔

ان پر توہین رسالت کیس دائرہ کرنے کی کوشش کی گئی ناکافی ہونے کی صورت میں تکفیری فتوؤں کا سیلاب لایا گیا (فیصلہ مغرب ذنب، ص۲۰)

(۱۱) بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی صاحب

کئی کتب ان کے خلاف تحریر ہوئیں۔

۱۔ الذنب فی القرآن

۲۔ کنز الایمان کے نئے اور پرانے مخالفین

۳۔ کنز الایمان پر اعتراضات کا آپریشن

۴۔ سیدنا اعلیٰ حضرت

خلاصہ یہ ہے۔

مولانا سعیدی اپنی اور اپنوں کی تحریر سے کافر قرار پائیں گے۔

(الذنب فی القرآن، ص۲۶)

(۱۱) بریلوی علامہ عبدالحکیم شرف قادری — (۱۲) بریلوی علامہ سعادت علی قادری

(۱۳) بریلوی علامہ تراب الحق قادری — (۱۴) مولوی غلام دستگیر افغانی

(۱۵) مفتی محمد یوسف بندیالوی — (۱۶) مولوی محمد اسماعیل رضوی

(۱۷) بریلوی علامہ سید ظفر علی شاہ — (۱۸) بریلوی علامہ سید عمر دراز شاہ مشہدی

(۱۹) بریلوی علامہ فضیل رضا — (۲۰) علامہ فیاض الحسن صابری

(۲۱) سید وجاہت رسول قادری — (۲۲) علامہ الطاف حسین مظفر آبادی

(۲۳) علامہ محمد نعمان شیراز — (۲۴) علامہ رشید گل

(۲۵) علامہ محمد عمیر صدیقی — (۲۶) پروفیسر ڈاکٹر مسعود

(۲۷) جناب خواجہ رضی حیدر — (۲۸) ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

(۲۹) ڈاکٹر محبوب الحسن شاہ — (۳۰) پروفیسر محمد کامران قریشی

(۳۱) جناب عبدالقیوم طارق — (۳۲) ڈاکٹر جلال الدین نوری

(۳۳) جناب اقبال احمد فاروقی — (۳۴) مولانا محمد حفیظ نقشبندی

(۳۵) پیر فیض الامین فاروقی — (۳۶) مولانا محمد سلطان خوشتر فیضی

ان ۳۶ علما نے الذنب فی القرآن کے مصنف شاہ حسین گردیزی کی اسی کتاب کی تصدیق کی ہے۔

ان سب کے متعلق تکفیری فتوے ملاحظہ ہوں:

اس مقالہ (الذنب فی القرآن) کے مصنف، ناشر اور مویدین و مصدقین جو اکابرین اہلسنت ہیں کی تذلیل، تحقیر بلکہ تکفیر کر ڈالی۔

(الذنب فی القرآن، ص۸۰۲)

ایک جگہ ہے۔

علامہ موصوف، مدظلہ اعلیٰ کے اس مقالے کے تقریباً ۴ ماہ بعد فریق مخالف نے

اپنی بدحواسی میں مندرجہ بالا عبارت پر کفر کا فتویٰ داغ دیا اور اس مقالہ کے مصدقین اور مویدین کی برملا تکفیر کی۔ (الذنب فی القرآن، ص ۸۰۲)

ایک جگہ ہے۔

بعض علماء اور ان کے حامیان نے اپنے موقف کی حمایت میں دلائل دینے کے بجائے حضرت قبلہ شاہ صاحب اور آپ کے مویدین و مصدقین کو تکفیر کی لاٹھی سے دبانے کی مذموم کوشش کی۔ (الذنب فی القرآن، ص ۸۰۸)

تو شاہ حسین گردیزی میں کافرین کی لسٹ میں شامل کر لیں کل ۳۷ عدد ہو گئے۔

اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے:

مغفرت ذنب کے مسئلہ میں حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی اور ان کے موقف کے حامیوں کے خلاف کفر کے فتاویٰ صادر کرا کر اپنی جہالت اور علم دشمنی کا ثبوت دیا۔ (الذنب فی القرآن، ص ۸۱۸)

ایک جگہ یہ ہے کہ:

مولانا غلام رسول سعیدی ان سے حواس باختہ ہو گئے اور تکفیر جیسے پست، گھٹیا، اور ذہنی حربے استعمال کرنے لگے۔ (الذنب فی القرآن، ص ۸۲۲)

القصہ ان ۲۱ بریلویوں کی تکفیر اس وجہ سے کی گئی کہ یہ سب الذنب فی القرآن نامی مقالہ کے مصدق اور مولف کے حامی اور مؤلف والا نظریہ رکھنے والے ہیں۔

تو کل تعداد ان مولویوں کی جن کو بریلوی اکابرین نے نام لے کر کافر کہا وہ ۳۷ ہو گئے آگے دیکھیے:

(۳۸) مفتی عبدالمجید خان سعیدی بریلوی

ان کے خلاف درج ذیل کتب لکھی گئی ہیں:

۱۔ جوابات رضویہ

۲۔ مولانا عبدالمجید خان سعیدی کو دعوت حق

خلاصۃ الکتب یہ ہے کہ مولوی غلام مہر علی لکھا ہے:

جن جن مفسرین و علماء نے کسی بھی فعل پر حضور تاجدارِ مقام اتقی واخشی ﷺ کو مرتکب خلاف اولی اور مصداق عتاب الٰہی قرار دیا ہے وہ اور ان کے پس رو اللہ بخش نیر و عبدالمجید رحیمیارخانی نے حضور ﷺ کو تارک مثل واجب اور مثل فاسق قرار دینے کی وجہ سے بارگاہِ رسالت میں بہت بڑی جسارت کی ہے جو مر چکے سپرد خدا اور جو زندہ ہیں مرتد ہو چکے ہیں، فوراً توبہ کر کے مسلمان ہوں۔

(جوابات رضویہ، ص ۸۷)

یہ مولوی صاحب لکھتے ہیں:

مرتد عبدالمجید نے الخ۔ (جوابات رضویہ، ص ۸۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اس ملعون و مرتد مفتی عبدالمجید نے ایسا جھوٹ گھڑا کہ میری نیند حرام ہو گئی۔

(جوابات رضویہ، ص ۷۱)

(۳۹) مولوی اللہ بخش نیر بریلوی

ان کے خلاف درج ذیل کتب آئیں۔

۱۔ خلاف اولیٰ کے رد میں

۲۔ جوابات رضویہ

خلاصہ یہ ہے کہ مولوی غلام مہر علی لکھتا ہے:

حضور ﷺ کیسے خلاف اولی ثابت کرنے والا جاہل ملاں اللہ بخش نیر بفیصلہ کاظمی صاحب منکر نبوت مصطفیٰ ﷺ ہو کر مرتد قرار پا کر ملعون بھی ٹھہرا اور رشدی کی معنوی اولاد بھی۔ (جوابات رضویہ، ص ۲۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں اسی نیر کے متعلق کہ

ملعون مرتد ہوگیا:

حضور ہر گاہ مع اللہ کے متعلق اللہ بخش نیر کے مرتدانہ الفاظ ''نفس کی صفاتوں میں سے'' اور ''موافق مقتضائے جبلت بشری'' کے ایمان سوز جملے قرآن مجید کی اس قطعی نص کا کھلا انکار ہے۔ (جوابات رضویہ، ص ۴۹)

(۴۰) صاحبزادہ حامد سعید کاظمی بریلوی

اس کے خلاف مندرجہ ذیل کتاب آئی۔

ا۔ جوابات رضویہ

خلاصہ یہ ہے:

غلام رسول سعیدی، الطاف حسین جہانیاں، حامد سعید، محمد زبیر وغیرہ کے مطابق حضور ﷺ کے بعض افعال کو جب گناہ کہنا بھی درست ہے تو آپ معصوم کس چیز سے ہیں؟ آپ ﷺ کی معصومیت امت کا اجماعی فیصلہ ہے جس کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا۔ (جوابات رضویہ، ص ۴۸)

یعنی یہ چاروں عصمت انبیاء کے منکر ہونے کی وجہ سے مسلمان نہیں کافر ہیں۔

ایک جگہ لکھتے ہیں:

حامد سعید صاحب آپ اور اللہ بخش اور الطاف سعیدی میری بیعت ٹوٹنے کی فکر کی بجائے (کاظمی صاحب کے نزدیک ناپسندیدہ کام نہ کر سکنے کے حوالے سے) خود حضور ﷺ کے لیے ناپسندیدہ کام ثابت کر کے آپ ﷺ کی نبوت کے انکار کی سزا میں اپنے ایمان و نکاح ٹوٹنے کی فکر کریں (جوابات رضویہ، ص ۲۸)

یعنی یہ تینوں آدمی کافر ہوگئے ہیں اب ان کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنی ضروری ہے۔

(۴۱) ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی بریلوی علامہ صاحب

ان کے متعلق پہلے آپ سن چکے ہیں مزید دیکھیے:

(کاظمی صاحب) آپ کی ......ملعون ہذا الامہ اللہ بخش نیر وا لطاف حسین سعیدی کے نزدیک معاذ اللہ حضور رضی اللہ عنہم نبی نہ تھے۔

جوشخص حضور ﷺ کی نبوت کا صریحاً انکار کرے یا اشارتاً یا کنایۃً یا لزوماً انکار کردے شرعاً اس کا حکم کیا ہے؟ وہ مرتد ہوگیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور اسے تجدید اسلام وتجدید نکاح لازم۔ (جوابات رضویہ، ص ۱۷)

ایک جگہ اس ڈاکٹر پر برستے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ لوگ حضور ﷺ پر عمر بھر ناپسندیدہ خلاف اولی کاموں کا الزام لگا کر آپ ﷺ کی نبوت کے منکر ہو کر تجدید ایمان و نکاح کا بندوبست بھی کر لیجیے۔

(جوابات رضویہ، ص ۲۴)

(۴۲) ماہر رضویات مولانا غلام مہر علی چشتیان

ان کے خلاف کئی کتب لکھی گئیں۔

ا۔ مواخذہ معرکۃ الذنب

۲۔ کنز الایمان پر اعتراضات کا آپریشن

۳۔ ماہنامہ السعید کے کئی شمارے

خلاصہ کلام: مولوی صاحب خود لکھتے ہیں:

آپ نے میرے اور اعلیٰ حضرت پر لعنت و تکفیر کے علاوہ اپنے والد کاظمی صاحب کے مقالات پر بھی تھوک دیا۔ (جوابات رضویہ، ص ۳۴)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اللہ بخش نیر الطاف حسین اور مفتی عبدالمجید سے مجھے ملعون، بکواسی، جاہل، اور مرتد لکھوایا۔ (جوابات رضویہ، ص ۵۸)

مفتی عبدالمجید خان سعیدی بریلوی لکھتے ہیں:

بروایت حضرت مولانا عبدالغفوری غوثوی صاحب معترض کے بارے میں اس

کے پیر ومرشد حضرت جگر گوشہ مہر علی شاہ صاحب حضرت سید غلام محی الدین المعروف بابوجی سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پیش گوئی ہے کہ غلام مہر علی آخر میں مرتد ہوجائے گا جو من وعن پوری ہورہی ہے مولانا غوثوی صاحب موصوف نے اس کی ذمہ داری لی ہے۔

(مواخذہ معرکۃ الذنب، ص ۲۰، بحوالہ جوابات رضویہ، ص ۷۱)

(۴۳) مفتی محمد اقبال سعیدی مفتی انوار العلوم ملتان

ان کے خلاف درجہ ذیل کتب آئیں۔

۱۔ معرکۃ الذنب

۲۔ جوابات رضویہ

خلاصہ یہ ہے کہ مولوی غلام مہر علی مفتی صاحب پر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

آپ نے اسی محمد زبیر کو جیسے اجماع قطعی کی بنا پر بقلم خود کافر ہونا قرار دیا اور ان کے مخالفین کو بے قصور کہا تھا اب وہی مفتی محمد اقبال اسے کافر نہیں کہتے اور اس کے مخالفین سے توبہ کرا رہے ہیں اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوجاتا ہے۔

(معرکۃ الذنب، ص ۱۳۲)

لہٰذا مفتی اقبال صاحب خود کافر ہوگئے۔

قارئین تعداد ان بریلویوں کی جو بریلویوں کے ہاتھوں کافر ہوئے ۴۳ ہوگئی آگے دیکھیے:

مولوی غلام مہر علی چشتیاں کا رہنے والا لکھتا ہے:

غلام رسول سعیدی ومحمد زبیر بھی اپنی تحریروں میں بظاہر خلاف اولی بھی استعمال کرتے ہیں جس سے واضح ہے کہ بہم نورا کشتی لڑنے والے یہ محمد اقبال سعیدی اور محمد زبیر حضور ﷺ کے لیے بظاہر خلاف اولیٰ کی معافی میں برابر کے مجرم ہیں۔

(معرکۃ الذنب، ص ۱۳۱)

یعنی زبیر صاحب اور مفتی محمد اقبال سعیدی دونوں مغفرت ذنب کے معنوں میں خلاف اولیٰ کا معنی کرتے ہیں۔

اس پر برستے ہوئے مولوی غلام مہر علی لکھتے ہیں:

مفتی محمد اقبال سعیدی ملتانی ومولوی غلام رسول سعیدی ومولوی محمد زبیر صاحب حیدرآبادی دکنی نے حضور تجلی ذات حق ﷺ کی طرف مضاف لفظ ذنب کا ترجمہ خلاف اولی بظاہر خلاف اولیٰ کیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک یہاں ذنب عین خلاف اولی ہے اور خلاف اولی عین ذنب ہے اور ہم ثابت کر آئے ہیں کہ حضور نور تجلی حق ﷺ باجماع عقل قطعی ذنب سے معصوم ہیں تو آپ بوجہ خلاف اولیٰ کے عین ذنب ہوکر کے خلاف اولیٰ سے بھی باجماع قطعی معصوم ہیں تو آپ کے لیے خلاف اولیٰ یا بظاہر خلاف اولیٰ کا اثبات اور پھر اس کی معافی سراسر جہالت وحماقت ہے اور انکار عصمت رسول وکفر ہے۔ (معرکۃ الذنب، ص ۴۳)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

آپ ﷺ سے خلاف اولیٰ نہیں ہوسکتا ورنہ آپ اولی نہ رہیں گے اور آپ کو اولیٰ نہ ماننا انکار نص قطعی وکفر ہے۔ (معرکۃ الذنب، ص ۴۳)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

سرورِ کون ومکاں کے متعلق گناہ یا خلاف اولی، لغزش، خطاء اور اس کی بخشش ومعافی کا ہونا اور آپ کے لیے یہ لفظ لکھنا بولنا تو درکنار آپ کے بارے میں ایسا ظن آنے سے بھی آدمی کافر ہوجاتا ہے۔ (معرکۃ الذنب، ص ۱۶)

معلوم ہوا کہ زبیر صاحب اور اقبال سعیدی صاحب اسی وجہ سے نام لے کر مولوی غلام مہر علی نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اب جو ان کی تائید کریں گے وہ بھی کافر بنیں گے۔ اب دیکھیے کہ کس کس نے ان کی تائید کی اس ترجمہ میں پہلے ڈاکٹر زبیر حیدرآبادی کو دیکھیے کہ اس ترجمہ میں ان کی تائید میں کتنے علماء ہیں۔

پچھلے کافروں کی تعداد ۴۳ ہوگئی۔

اب آیئے آگے ۳ انڈیا کے ہیں (۱) سید محمد مدنی اشرفی جیلانی (۲) محمد ہاشمی میاں خطیب بریلویہ (۳) قمرالدین اشرفی استاذ جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف۔

(فیصلہ مغفرت ذنب، ص ۳)

کل ۴۶ ہوگئے۔

کیونکہ اصول بھی بریلوی علماء نے لکھا ہے کہ

محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتا ہے:

جس نے بدمذہب کے کفری کلام کی تعریف کی اور کہا کہ یہ کلام معنی رکھتا ہے یا کہا کہ اس کے معنی صحیح ہیں اگر قائل کا وہ کلام کفر ہے تو یہ تعریف کرنے والا بھی کافر ہوجائے گا۔ (النجوم الشہابیہ، ص ۶۹، مصدقہ ۵۶، علماء از بریلویہ)

اب پاکستانی علماء بریلویہ دیکھیے جو صاحبزادہ زبیر کے ترجمہ کو اچھا کہہ کر مولوی غلام مہر علی بریلوی کے فتویٰ کفر میں آگئے ہیں۔

(۱) شاہ احمد نورانی (۲) قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
(۳) مفتی منیب الرحمٰن (۴) علامہ جمیل احمد نعیمی نائب امیر جماعت اہلسنت
(۵) مفتی محمد اطہر احمد نعیمی (۶) سید عظمت علی شاہ ہمدانی
(۷) علامہ محمد حسن حقانی (۸) مفتی محمد عبدالعزیز دارالعلوم قمر السلام سلیمانیہ
(۹) غلام محمد سیالوی جامعہ رضویہ (۱۰) عبدالحلیم ہزاروی
(۱۱) شبیر احمد اظہری (۱۲) رجب علی نعیمی
(۱۳) مفتی محمد جان نعیمی (۱۴) اکرام حسین سیالوی
(۱۵) محمد احمد نعیمی (۱۶) محمد غوث صابری
(۱۷) مفتی محمد اسلم نعیمی (۱۸) عبدالباری صدیقی
(۱۹) غلام نبی فخری (۲۰) خالد محمود جامعہ اسلامیہ معارف القرآن

(۲۱) فضل الرحمٰن مجددی (۲۲) محمد رفیق حسنی
(۲۳) غلام جیلانی اشرفی (۲۴) محمد الیاس رضویہ اشرفی
(۲۵) محمد رضوان احمد (۲۶) ڈاکٹر ابوالخیر زبیر
(۲۷) شاہ حسین گردیزی (۲۸) ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

علماء حیدرآباد:۔

(۲۹) غلام فرید سعیدی (۳۰) عبدالرشید اعوان
(۳۱) قاری نیاز احمد نقشبندی (۳۲) اصغر علی نقشبندی
(۳۳) محمد شریف نقشبندی (۳۴) احمد خان سیالوی
(۳۵) مقبول احمد نقشبندی (۳۶) افتخار حسین
(۳۷) محمد امام الدین نقشبندی (۳۸) کمال الدین
(۳۹) نورالحسن چشتی (۴۰) محمد معین بدایونی
(۴۱) احمد خان (۴۲) غلام جیلانی
(۴۳) محمد خالد رضا (۴۴) لعل حسین
(۴۵) قاری عبدالرزاق (۴۶) محمد صادق
(۴۷) نذیر احمد (۴۸) عبدالولی
(۴۹) عبدالعزیز نقشبندی (۵۰) جمال الدین
(۵۱) نعمت اللہ نقشبندی (۵۲) غلام حسین
(۵۳) محمد صدیق چشتی (۵۴) محمد عمر خلجی علماء

اندرون سندھ:۔

(۵۵) مفتی محمد رحیم (۵۶) پیر محمد ابراہیم جان
(۵۷) مفتی محمد ابراہیم قادری (۵۸) مفتی محمد شریف سرکی
(۵۹) میاں عبدالخالق (۶۰) سید امیر علی شاہ بخاری

(۶۱) مفتی محمد نالے مٹھو (۶۲) مفتی عبدالکریم اسکندری

(۶۳) عبدالمجید نوری (۶۴) مفتی محمد قاسم

(۶۵) علامہ احمد علی عباسی (۶۶) علامہ در محمد اسکندری

(۶۷) علامہ گل محمد (۶۸) مفتی عبدالرحمٰن

(۶۹) مفتی غلام نبی (۷۰) علامہ محمد اسماعیل اسکندری

(۷۱) علامہ غلام رسول حسینی (۷۲) علامہ بحرالدین

(۷۳) علامہ خادم حسین (۷۴) علامہ در محمد

(۷۵) مفتی خان محمد رحمانی (۷۶) محمد افتخار احمد

(۷۷) مفتی عزیز اللہ (۷۸) محمد اسماعیل

(۷۹) مفتی نورالدین (۸۰) حافظ محمد یاسین

علماء فیصل آباد:۔

(۸۱) غلام رسول رضوی (۸۲) محمد حبیب

(۸۳) محمد ارشد القادری (۸۴) محمد نذیر احمد سیالوی

(۸۵) محمد افضل کوٹلوی (۸۶) شیر محمد سیالوی

(۸۷) سید باغ علی رضوی (۸۸) سید ہدایت رسول قادری

(۸۹) قاری محمد صدیق قادری (۹۰) قاری غلام رسول

(۹۱) ولی محمد (۹۲) محمد افضل شاہد

(۹۳) محمد رفیق باروی (۹۴) گل محمد سیالوی

(۹۵) محمد شہید قمر سیالوی (۹۶) محمد اسلم رضوی

(۹۷) محمد سلطان چشتی (۹۸) علامہ حبیب الرحمٰن

(۹۹) صوفی محمد بخش رضوی (۱۰۰) غلام نبی

(۱۰۱) محمد کریم سلطانی (۱۰۲) محمد ظہیر الاسلام

(۱۰۳) جعفر علی قمر (۱۰۴) محمد قاسم

(۱۰۵) محمد زماں خان (۱۰۶) بشیر احمد سیالوی

(۱۰۷) بشیر احمد اوکاڑوی (۱۰۸) مفتی محمد امین

(۱۰۹) محمد فضل الرحمان (۱۱۰) محمد دین چشتی

(۱۱۱) محمد جاوید اختر قادری (۱۱۲) غلام سرور ساقی

(۱۱۳) محمد جمیل علوری

علماء گوجرہ ٹوبہ:۔

(۱۱۴) سید اسرار البہار شاہ (۱۱۵) نور احمد قادری

(۱۱۶) مفتی محمد شفیع

علماء سرگودھا:۔

(۱۱۷) مفتی محمد منور اعوان (۱۱۶) نور احمد سیالوی

(۱۱۹) پیر مشتاق احمد شاہ الظہری (۱۲۰) منظور احمد چشتی

(۱۲۱) پیر امین الحسنات شاہ (۱۲۱) محمد سعید اسعد بھیرہ

(۱۲۳) محمد بوستان

علماء جہلم:۔

(۱۲۴) پیر محمد مطلوب الرسول (۱۲۵) محمد جاوید شاہین

(۱۲۶) محسن سلیمان اعوان (۱۲۷) نذیر احمد

(۱۲۸) عطاء الرحمٰن (۱۲۹) احسان اللہ قصوری

علماء گجرات:۔

(۱۳۰) مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی (۱۳۱) محمد رضاء المصطفیٰ

علماء منڈی بہاؤ الدین:۔

(۱۳۲) محمد مظہر قیوم مشہدی (۱۳۳) محمد محفوظ مشہدی

(۱۳۴) مفتی اصغر علی رضوی (۱۳۵) ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی

(۱۳۶) شیخ محمد اقبال افغانی (۱۳۷) حق نواز چشتی

(۱۳۸) مفتی عبدالعزیز

علماء پنڈی و اسلام آباد:۔

(۱۳۹) محمد مختار احمد ضیاء (۱۴۰) محمد عمر چشتی

(۱۴۱) احمد احسن چشتی (۱۴۲) قاری نجم المصطفیٰ

علماء چکوال:۔

(۱۴۳) عبدالحلیم نقشبندی (۱۴۴) سید مراتب علی شاہ

(۱۴۵) گل محمد سیالوی

علماء میانوالی:۔

(۱۴۶) صاحبزادہ عبدالمالک (۱۴۷) مفتی حسین علی چشتی

(۱۴۸) میاں محمد (۱۴۹) مفتی ابراہیم سیالوی

علماء خوشاب:۔

(۱۵۰) پروفیسر محمد ظفر الحق (۱۵۱) محمد اسماعیل الحسنی

(۱۵۲) فیض الحسن الحسنی

علماء سیالکوٹ:۔

(۱۵۳) محمد اشرف مجددی (۱۵۴) صوفی محمد علی نقشبندی

(۱۵۵) غلام نبی ہمدانی (۱۵۶) نور الحسن تنویر چشتی

(۱۵۷) محمد اکرم مجددی (۱۵۸) حکیم مقبول احمد

علماء گوجرانوالہ:۔

(۱۵۹) محمد غلام فرید ہزاروی (۱۶۰) ابوسفیان محمد طفیل رضوی

(۱۶۱) ابوسعید محمد شریف ہزاروی (۱۶۲) محمد اشرف جلالی

(۱۶۳) محمد حسین صدیقی (۱۶۴) ابوذیشان محمد اکبر نقشبندی

(۱۶۵) محمد رحمت اللہ نوری

علماء لاہور و قصور:۔

(۱۶۶) محمد سلیم زاہد (۱۶۷) عبدالغفور علوری

(۱۶۸) محمد زوار بہادر (۱۶۹) سید شبیر احمد ہاشمی

علماء ساہیوال:۔

(۱۷۰) مظہر فرید شاہ (۱۷۱) ابوالحامد محمد احمد فریدی

علماء ملتان:۔

(۱۷۲) صاحبزادہ احمد میاں (۱۷۳) غلام حسین

علماء مظفر گڑھ:۔

(۱۷۴) مظہر الحامدی (۱۷۵) امان اللہ الحامدی

علماء ڈیرہ اسماعیل خان:۔

(۱۷۶) محمد عارف الحسن (۱۷۷) مشتاق احمد

علماء بھکر:۔

(۱۷۸) عارف حسین قدوسی (۱۷۹) کریم بخش

علماء لیہ:۔

(۱۸۰) فقیر محمد باروی (۱۸۱) محمد امام بخش اعظمی

(۱۸۲) غلام محمد اختر الحسنی

علماء ڈیرہ غازی خان:۔

(۱۸۳) غلام رسول فیض

علماء لودھراں:۔

(۱۸۴) سید ظفر علی مہروی

علماء رحیم یار خان، صادق آباد:۔

(۱۸۵) مفتی محمد عبدالواحد اعوان (۱۸۶) مفتی محمد عبدالقادر کانجو

(۱۸۷) محمد عمر اویسی (۱۸۸) محمد اکرام اویسی

(۱۸۹) محمد عبدالکریم حیدری (۱۹۰) عبدالرحیم سعیدی

علماء بہاولپور:۔

(۱۹۱) قاضی غوث محمد (۱۹۲) مفت مختار احمد

علماء بلوچستان:۔

(۱۹۳) حبیب احمد نقشبندی (۱۹۴) فتح محمد باروزئی

(۱۹۵) محمد قاسم ساسولی (۱۹۶) محمد عباس قادری

علماء سرحد:۔

(۱۹۷) محمد اسماعیل (۱۹۸) عبدالعظیم قادری

(۱۹۹) نورالحق قادری (۲۰۰) پیر محمد چشتی

(۲۰۱) محمد نذیر قادری

علماء کشمیر:۔

(۲۰۲) محمود احمد صدیقی (۲۰۳) عبدالقدوس خان

(۲۰۴) مولانا خان گل خان

یہ حضرات بھی ڈاکٹر ابوالخیر زبیر حیدر آبادی کے حامی اور مؤید ہیں۔

(۲۰۵) سید محمد مدنی میاں کچھوشریف انڈیا

(۲۰۶) سید محمد ہاشمی میاں کچھوشریف انڈیا

(۲۰۷) تمیر الدین اشرفی کچھوشریف انڈیا

(۲۰۸) ریاض حسین شاہ پنڈی

(۲۰۹) مولوی اشرف سیالوی۔

اب دیکھیے: بریلویوں کے کافر علماء کی تعداد تقریباً ۲۴۳ ہوگئی ہے۔

آگے دیکھیے:

مفتی اقبال سعیدی کو بریلوی علامہ غلام مہر علی چشتیاں نے کافر کہا اور فرد جرم یہ عائد کی ہے کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کے خلاف اولیٰ کی معافی کی نسبت کی ہے جب کہ اس جرم میں مفتی صاحب کی تائید و تصدیق کرنے والے علماء کی تعداد بھی ملاحظہ فرمائیں جنہوں نے اقبال سعیدی صاحب کے ترجمہ کو جو دراصل کاظمی صاحب کا ترجمہ ہے ٹھیک کہہ کر اس کی تصدیق کی ہے اور بتایا ہے کہ کاظمی صاحب کا ترجمہ ٹھیک ہے۔

ان کی تعداد بھی تقریباً ۱۲۰ ہے۔

تو جب سعید صاحب پر کفر کا فتویٰ اس وجہ سے لگایا گیا ہے تو یہ ۱۲۰ افراد بریلوی علماء کے بھی کافر کی تائید و تصدیق کرنے کی وجہ سے کافر ٹھہرے ان کے اسماء ملاحظہ فرمائیے۔

اب ٹوٹل دیکھیے: ۳۶۳=۱۲۰+۲۴۳

اب مکررات حذف کر دیئے جائیں تو ۳۰۰ علماء تو بچ جائیں گے جن پر بریلوی تکفیر کا نشتر چلا ہے۔

اب ۳۰۰ علماء کوئی تھوڑے نہیں اور وہ بھی اپنے وقت کے گدی نشین، شیخ الحدیث اکابر و اساطین بریلویہ ہیں۔

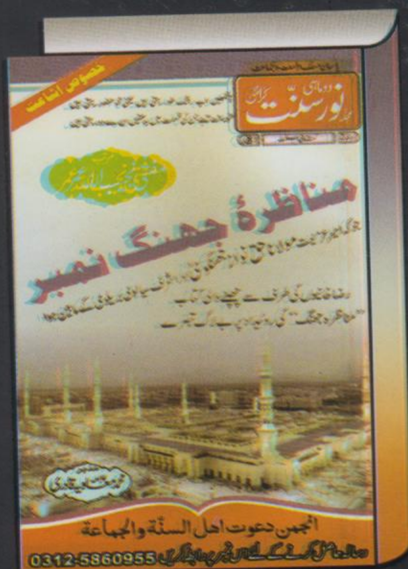
اذا کان الغراب دلیل قوم ، سیھدیھم الی طریق ھالك۔

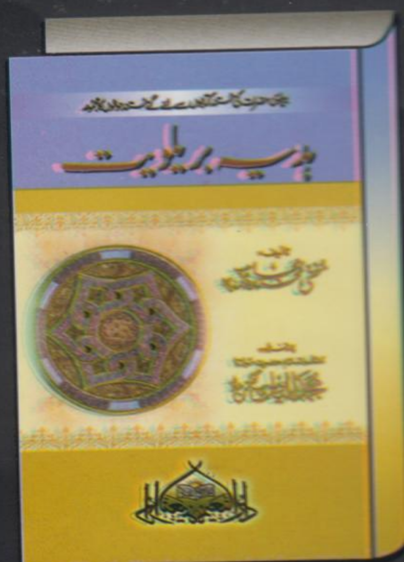
اب دیکھیے یہ ۳۰۰ بریلوی علماء و اکابر کافر ہیں۔ بریلوی فتوی کی رو سے تو باقی سب بریلوی کسی نہ کسی بریلوی بزرگ اور عالم سے محبت رکھنے کی وجہ سے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اب بریلویوں کے پاس بچا ہی کیا ہے۔

ایک سوال بریلوی اگر ہمیں کافر کہنے میں سچے ہیں تو ان سب کو بھی تو بریلوی

اکابرین نے کافر کہا ہے وہاں کیوں جھوٹے ہیں۔
کیا دنیا میں کوئی بریلوی مسلمان رہتا ہے؟ ان فتاوٰی بریلویہ کی روشنی میں کوئی بھی بریلوی مسلمان باقی نہیں رہتا۔

قارئین گرامی قدر ہم نے اختصار سے چند بریلوی علماء کی تحریریں پیش کی ہیں جس میں انہوں نے بریلوی حضرات کو کیا کچھ لکھا ہے وہ آپ پڑھ چکے ہیں مگر اپنے بریلویوں کا غصہ ہم پر نکالتے ہوئے ہمیں بھی گالیاں وغیرہ دیتے نظر آتے ہیں تو ہم ان کے اس مکروہ و مذموم فعل پر معاف کرتے ہیں کیونکہ ہمیں انکو گالیاں دینے کی ضرورت ہی کیا ہے جب وہ خود ہی گالیوں اور طعن و تشنیع کی زد میں بری طرح پھسے ہوئے ہیں۔ تو مزید ضرورت ہی کیا ہے اور ویسے بھی ہمیں اکابر نے بدزبانی اور بدکلامی سکھائی ہی نہیں۔ ثابت قدمی سے اللہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔







0301-4441805
042-37360660